www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ القرآن

توحید یا اللہ مدد

رسالت محمد رسول اللہ ﷺ

دوسرا ایڈیشن

ختم نبوت زندہ باد

خلافت راشدہ

حق چاریارؓ

عقیدہ حیات النبی ﷺ زندہ باد

عقائد اہلسنت اور علامہ زاہد الراشدی صاحب کی

نوازشات

یہود و نصاریٰ کی ہمنوائی

جلد اوّل

- قادیانیت نوازی
- غامدیت نوازی
- رافضیت نوازی
- مودودیت نوازی
- مماتیت نوازی
- بریلویت نوازی
- حقیقی جانشین کون؟
- آزاد فورم کیا ہے؟

افادات و ارشادات

رئیس العلماء مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

فخر السادات حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہؒ

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد مدظلہ

حضرت مولانا مفتی محمد انور اکاڑوی مدظلہ

حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور مدظلہ

حضرت مولانا مفتی شیر محمد علوی مدظلہ

حضرت مولانا عبدالقدوس قارن مدظلہ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ

حضرت مولانا مہر محمد میانوالوی مدظلہ

حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ

حضرت مولانا زاہد حسین رشیدی مدظلہ

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی مدظلہ

حضرت مولانا محمد احمد حافظ مدظلہ

جناب پروفیسر خالد بشیر احمد مدظلہ

ترتیب

خادم اہلسنت

عبدالرحیم چاریاری

خلیفہ مجاز

پیر طریقت حضرت ابو معاویہ

سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

فاضل دیوبند

ناشر جامعہ حنفیہ

امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عقائدِ اہلسنت اور علامہ زاہد الراشدیؒ کی

نوازشات

جلد اوّل

ترتیب: خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری

ناشر: جامعہ حنفیہ امدادیہ شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد، پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	عقائد اہلسنت اور علامہ راشدی صاحب کی نوازشات
ترتیب	خادم اہل سنت عبدالرحیم چاریاری
طباعت	اوّل
تعداد	5000
ناشر	جامعہ حنفیہ، امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ فیصل آباد پاکستان

قیمت: [redacted]

ملنے کے پتے

1 مکتبہ اہل سنت، ۱۲ رسول پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

2 دفتر تحریک خدام اہل سنت، مدنی مسجد چکوال

3 دفتر ماہنامہ حق چاریار مدینہ بازار۔ ذیلدار روڈ، لاہور

5 مکتبہ قاسمیہ، مکتبہ سید احمد شہید۔ مکتبہ رحمانیہ۔ مکتبہ عشرہ مبشرہ۔ ادارہ تالیفات ختم نبوت لاہور

6 کتب خانہ رشیدیہ۔ راولپنڈی

7 جامع مسجد زکریا۔ مخدوم پور پہوڑاں ضلع خانیوال

8 مکتبہ عمر فاروق نزد جامعہ فاروقیہ۔ شاہ فیصل کالونی، کراچی

ضلع [redacted]

المکتبۃ الرحمانیہ

۹۹... بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر ....20.6.10....

نزد فاروق اعظم مسجد کراچی

نوازشات جلد اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
1	انتساب	14
2	حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات	15
3	غلطی ماننا اہل علم کا امتیاز ہے۔ حضرت تھانویؒ	17
4	حرف آغاز۔ مولانا زاہد حسین رشیدی	18
5	قافلہ اہل حق کی نشانی۔ مفتی شیر محمد علوی مدظلہ	19
6	تاثرات۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب مدظلہ	20
7	قلم کی حرمت کو بیچ دینا۔۔۔۔ یہ ہماری رسم وفا نہیں ہے	22
8	ایک اہم گذارش	23
9	سُنّی قوم پوچھتی ہے؟	23
10	ایک بزرگ۔۔۔۔ سمجھ نہیں آتا؟؟؟	25
11	کلمہ حق۔۔۔۔۔۔۔۔ مقدمہ	26
12	جماعت علماء دیوبندؒ	27
13	نوازشات کیا ہیں؟	28
14	حضرت قاضی صاحبؒ سے وابستہ چند یادیں۔ علامہ راشدی صاحب	29
15	میں اپنی شخصیت کو دیکھوں یا مسلک کی حفاظت کروں	30
16	علامہ زاہد الراشدی صاحب اور امام اہلسنّتؒ کا موقف اور مشن؟	30
17	ہائے افسوس	31
18	حضرت امام اہلسنّتؒ کا اسلوب بیان۔ علامہ راشدی صاحب	31
19	لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا	32
20	پاکستان شریعت کونسل	32
21	چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ	34
22	عمدہ اخلاقیات کا نمونہ	35

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل: یہود و نصاریٰ سے ہمنوائی 36

تنقید رسالت پڑھتا ہوں تو۔۔۔ آنکھیں بھیگ جاتی ہیں 37

مسلمان تنقید برداشت کرسکتا ہے مگر توہین نہیں (معاذ اللہ) علامہ راشدی صاحب کا خطاب 38

تنقید آقا پر گوارا کرنہیں سکتا۔ اثر جونپوری 40

تنقید برداشت ہے توہین و تنقیص برداشت نہیں (کراچی سیمینار سے خطاب) 41

سر کٹانا جانتے ہیں حرمت سرکار پر 43

تنقید ''توہین رسالت'' کے ہی زمرے میں آتی ہے (حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ) 44

ایک مشہور بیورکریٹ قدرت اللہ شہاب کا بیان 44

امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ارشاد 46

مغرب اور حقوق انسانی کی نام نہاد تنظیموں نے 46 آخری بات 47

جدید تہذیب اور جدید ثقافت کے دعویدار 47

تنقید اور توہین میں کوئی فرق نہیں (جامعہ اشرفیہ لاہور کے علماء کا فتویٰ) 49

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر آج تک کسی بھی مسلمان نے تنقید برداشت کرنے کا اعلان نہیں کیا! 51

تنقید کا معنیٰ، مطلب، مقصد اور مفہوم کیا ہے؟ (حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے قلم سے) 52

جس چیز یا جس شخصیت کو تنقید کا محل سمجھا جائے 52

جانتے ہو کوئی شخص جب کسی دوسرے پر 'تنقید' کرتا ہے 53

اگر ان حضرات کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو 54

حاملینِ اسلام اور سلفِ صالحین 55 ایک طفلِ مکتب کا تصور کیجئے 55

اسلام میں سب سے پہلا فتنہ عبداللہ بن سبا یہودی نے برپا کیا 55

گستاخ رسول کی سزا اور مسلمانوں کی ذمہ داری (عبدالقدوس خان قارن مدظلہ کا تبصرہ) 58

بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے والے مفاد پرست 61

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر اک دن مرنا ہے یہ کیا کردار سنبھالا ہے۔ سید محمد امین گیلانی 62

فکری دہشت گردی (مولانا محمد احمد حافظ مدظلہ) 63

جاوید غامدی اور اس کی فکری ذریت نے ہر اس نازک مسئلے کو چھیڑا ہے 65

کیا ذات رسالت مآب ﷺ پر تنقید برداشت کی جاسکتی ہے؟ 66

مسلمان رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر تنقید کو برداشت نہیں کرتا ہے 69

گستاخان رسول کو رعایت دینے کی خطرناک سازش 71

خاندان صفدریہ کے چشم و چراغ 71 یہود و نصاریٰ کی وکالت 72

ذرا سوچئے تو سہی 73

علماء کرام اور مشائخ عظام کے لئے لمحہ فکریہ 74 "توہین رسالت کا مسئلہ" کی فہرست 74

یادگار اسلاف مولانا مفتی عبدالواحد مدظلہ کی رائے گرامی 77

عملاً ناصر غلامی نے توہین رسالت کرنے والے کافر کی حمایت میں توہین رسالت کا مسئلہ کی کتاب لکھی 79

علامہ راشدی صاحب کا جواب 81

علمی و اجتہادی مسائل میں رائے کا اختیار (مولانا زاہد حسین رشیدی مدظلہ چکوال) 84

باب دوم: یہود و نصاریٰ کے ایوارڈ یافتہ اور سند یافتہ فری میسن ایجنٹ امیر عبدالقادر الجزائری کی کتاب پر علامہ صاحب کا تقریظ کے طور پر "پیش لفظ" 89

نام نہاد مجاہد کی سوانح حیات سے کے اہم اقتباسات کے مطلوبہ صفحات کی فہرست 91

کتاب ہذا پر لگی ہوئی مہر 92

علامہ راشدی صاحب کا جھوٹے مجاہد کی داستان پر پیش لفظ 93

جعلی مجاہد کی اصلی داستان (مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب مدظلہ کے قلم سے) ملاحظہ فرمائیں 100

یہودیت کے خانہ ساز غامدیت کے علمبردارو! 102 آیئے دیکھتے ہیں 103

چور کے ہاتھ میں دھرے چراغ کی روشنی 105

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمی میڈیا امیر ملاں عمر مجاہد مدظلہ کو امیر بنانا پسند نہیں کرتا 105
تحریک غامدیت پر مہر یہودیت کا ثبوت 106 کتاب کے عالمانہ تعارف میں 106
مسلسل وسیع ہونے والے حرم کا اندرونی حال بھی سن لیجئے 107
جھوٹے مجاہد کے جعلی ترجمان 110
مضمون بالا پر مولانا رشیدی صاحب مدظلہ کا تبصرہ 113
شاہین کا جہاں اور کرگس کا جہاں اور 115

باب سوئم: علامہ زاہد الراشدی صاحب کی قادیانیت نوازی 117

قادیانیوں کے بارے میں اکابر علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ 119
ختم نبوت کا کام شفاعت کا ذریعہ ہے 120
تحریف قرآن کی ایک نئی سازش (ماہنامہ "لولاک" ملتان) 121
قادیانیوں کی کتاب "مفہوم القرآن" کا ٹائٹل 131
علامہ راشدی صاحب کی تقریظ کا عکس 132
جو پھول کل تک سکون دل تھے انہی سے شعلے برس رہے ہیں 133
فخر السادات مولانا سید نفیس الحسینی کے "مفہوم القرآن" کے مصنف "قاضی عطا" کے بارے میں ارشادات 134
یہ شخص قادیانی ہے اور جھوٹا ہے 134
شاہ صاحب کے حکم پر پسرور کے ایک عالم دین کی تحقیق 135
مولانا محمد عابد صاحب ناظم اعلیٰ صفہ ٹرسٹ لاہور فرماتے ہیں 137
متحدہ علماء بورڈ پنجاب سے "مفہوم القرآن" پر پابندی لگانے کا مطالبہ 138
قادیانیت کا دفاع کیوں؟ 142 قاضی عطاء کے قادیانی ہونے کی 15 شہادتیں 143
کہا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق 143
"قادیانیت نوازی" کی داستان علامہ راشدی صاحب کی زبانی 146

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنہوں نے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ عالم دین نہیں 149
بعض عبارات سے اشتباہ ہوتا ہے جن کی اصلاح کی ضرورت ہے (مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ کی رپورٹ) 149
الحمدللہ 150 اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے؟ 150
ایک سوال 151 عمار ناصر غامدی صاحب کا راشدی صاحب کے نام مکتوب 152
عمار خان ناصر کس راستے پر چل نکلے؟ (مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ) 153
عمار خان ناصر کی خدمت میں۔ پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب 160
مرزا غلام احمد قادیانی کو پاگل قرار دے کر تکفیر نہ کرنا! 167
مولانا مفتی عبداللہ صاحب مدظلہ خیر المدارس ملتان کا فتویٰ 168 تصدیقات 172
باب چہارم: علامہ زاہد الراشدی صاحب کی غامدیت نوازی 173
غامدی صاحب کے ۵۰ گمراہ کن عقائد ونظریات 175 کھلا اعتراف اور اقرار 183
اقرار بھی ہے انکار بھی ہے (16 مثالیں) 185 باپ بیٹا آمنے سامنے 187
حضرت امام اہل سنتؒ کی کرامت 188 تائید بھی۔۔۔تنقید بھی 190
اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا تھا 192
کھلے اعتراف اور اقرار پر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ کا تبصرہ 193
ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ 195
غامدی نسبتیں، اجماع کا تصور اور تبلیغی جماعت 196
روشن خیال غامدی کی شاگردی، ان سے متاثر ہونا اور جزوی وابستگی 196
کیا ''اجماع'' کا تصور ایک علمی افسانہ ہے؟ 199
کیا تبلیغی جماعت کا موقف اُمت کے لئے غیر مفید اور نقصان دہ ہے؟ 200
ایک عاجزانہ درخواست اور طالب علمانہ اپیل 202
مولانا عبدالرؤف چشتی مدظلہ کے تاثرات 203

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوازشات کے تلاطم میں ہے عقائد کی کشتی 206
فتنۂ ملت بیضا ہے امامت اُس کی (شورش کشمیریؒ) 206
باب پنجم: علامہ زاہد الراشدی صاحب کی رافضیت نوازی 207
رافضیت کیا ہے؟ 209
شیعو اور سنیو! تاریخ سے سبق سیکھو (''الشریعہ'' میں شیعہ عالم کا ایک مضمون) 210
امام باڑہ میں شیعہ امام کے پیچھے عمار ناصر غامدی کی نماز پڑھنا 212
آپ کا اہل تشیع سے پیار کیسا؟ 213
خلفائے راشدینؓ کے فیصلے اور رائے سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے (راشدی صاحب کا بیان) 214
خلفائے راشدین کے فیصلے حجت شرعیہ ہیں (امام اعظمؒ کا ارشاد) 214
فرمانِ رسول ﷺ خلفاء راشدینؓ کی سنت کو لازم پکڑو 215
سیدنا عمرؓ اور قتل منافق کا واقعہ (مولانا مہر محمد میانوالوی کا مکتوب گرامی) 216
باب ششم: علامہ زاہد الراشدی صاحب کی مودودیت نوازی 219
امام اہل سنتؒ کے خصوصی متالہ کے ٹائٹل کا عکس 222
امام اہل سنتؒ کا ردِ مودودیت میں سخت ترین موقف 223
مقالات سواتی کے ٹائٹل کا عکس 224
حضرت صوفی عبدالحمید سواتیؒ کا ایک خط کے جواب میں نہایت ہی فکر انگیز 144 ارشادات 225
مودودیوں کی کتاب ''معین القاری شرح بخاری'' کی اہمیت 241
معین الدین خٹک مودودی صاحب کے دستِ راست تھے (ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کی تقریظ) 242
دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ذمہ داران کے لئے لمحۂ فکریہ 243
''معین القاری شرح بخاری'' کے ٹائٹل کا عکس 244
معین القاری پر علامہ راشدی صاحب کی تقریظ کا عکس 245

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ راشدی صاحب کی اس تقریظ پر مختصر تبصرہ (مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ) 248
امام اہلسنتؒ کی تمام مساعی جمیلہ پر علامہ راشدی صاحب نے پانی پھیر دیا 249
مودودی صاحب کے بارے میں امام اہلسنتؒ کا ایک یادگار مکتوب 250
حضرات صحابہ کرامؓ سے عقیدت 251 ایک مودودی وکیل کا واقعہ 251
امام اہل سنتؒ کے حقیقی جانشین (مولانا عبدالقدوس قارن مدظلہ کا مزید ارشاد) 253
مریدین اور تلامذہ کو امام اہلسنتؒ کی سبق آموز نصیحت 254
جس کا یہ عقیدہ نہ ہو اس کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں 255
امام اہل سنتؒ کی ایمان افروز نصیحت اور علامہ راشدی صاحب کا کردار 255
صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے؟ 256
مودودیت کے خلاف مضمون کا ایک اقتباس 257 شرم تم کو مگر نہیں آتی 257
باب ہفتم: علامہ زاہد الراشدی صاحب کی مماتیت نوازی 262
"تسکین الصدور" کے ٹائٹل کا عکس 261
علامہ راشدی صاحب کا مماتیوں سے معافی مانگنا
علامہ راشدی صاحب کا مماتیوں کے پیچھے نماز پڑھنا 263
تاکہ یہ ابہام ختم ہو جائے کہ ان کے پیچھے یقیناً نماز ہو جاتی ہے 263
علامہ راشدی صاحب کے امام بندیالوی صاحب کی کتاب کے ٹائٹل کا عکس 264
ایک کربلا دوسرا نیم چڑھا 265 حضرت علیؓ کی توہین اور یزید کی تعریف 265
بندیالوی صاحب کے خلاف مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ کی کتاب کے ٹائٹل کا عکس 267
مماتیوں کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ علماء کرام کے فتاویٰ جات 268
دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ 268 جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتویٰ 268
جامعہ قاسم العلوم ملتان کا فتویٰ 269 دارالعلوم کبیر والا کا فتویٰ 269

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کا فتویٰ 270 جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کا فتویٰ 270
جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا فتویٰ 271 مفتاح العلوم سرگودھا کا فتویٰ 271
اہلسنّت والجماعت اور مماتی فرقہ کے عقائد نظریات میں 25 فرق 272
عقیدہ حیات الانبیاء کو نقصان پہنچانے والے (مولانا نور محمد تونسوی مدظلہ) 274
عقیدہ حیات النبی اکابر اُمت کی نظر میں ۵۰ حوالہ جات سے مزیّن 278
خلیفہ اوّل سیّدنا ابوبکر صدیقؓ کا عقیدہ 278 خلیفہ ثانی سیّدنا عمر فاروقؓ کا عقیدہ 278
خلیفہ ثالث سیّدنا عثمان ذوالنورینؓ کا عقیدہ 279 خلیفہ رابع سیّدنا علی مرتضیٰؓ کا عقیدہ 279
ام المومنین سیّدہ عائشہؓ کا عقیدہ 279 مؤذن رسول حضرت بلالؓ کا عقیدہ 279
امام اعظم حضرت ابوحنیفہؒ کا عقیدہ 280 حضرت امام شافعیؒ کا عقیدہ 280
حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا عقیدہ 280 حضرت امام مالکؒ کا عقیدہ 280
حضرت مجدد الف ثانیؒ کا عقیدہ 280 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا عقیدہ 281
مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا عقیدہ 281 حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا عقیدہ 282
عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں 10 اکابر علماء دیوبندؒ کا متفقہ اعلان 282
مولانا قاری محمد طیبؒ کی مسلک دیوبند کی ترجمانی 284
شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کا مسلک؟ 285
منکرین سماع صلوٰۃ وسلام عند القبر سے مولانا غلام اللہ خانؒ کا اظہار براءت 286
فتاویٰ جات 287 منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ کفر 290
مولوی احمد سعید چترو ڑگڑھی نے ایک اجتماع میں کہا 290

باب ہشتم: علامہ زاہد الراشدی صاحب کی بریلویت نوازی 292

بریلویت کے شرکیہ عقائد کے بارے میں امام اہلسنّتؒ کا موقف 294
علامہ راشدی صاحب کی بریلویت نوازی پر چند مثالیں 295

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلویوں کی کتاب ''انوار خاص'' کے بارے میں چند علماء کرام کے فتاویٰ جات 296
مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب مدظلہ کا فتویٰ 296
مولانا مفتی عبدالرحمن ظفر مدظلہ کا فتویٰ 297 مولانا مفتی قاسم صاحب کی تصدیق 298
مولانا مفتی محمد اعظم ہاشمی مدظلہ کا فتویٰ 298 مولانا مفتی عبدالحفیظ مدظلہ کی تائید 298
بریلوی کی کتاب کے ٹائٹل کا عکس 299 علامہ صاحب کی تقریظ 300
علامہ صاحب کی تقریظ پر تبصرہ 301 ہماری گذارش 301
دارالتکفیر بریلی (مولانا ظفر علی خان کی زبانی) 303 بریلویت کیا ہے؟ (شورش کشمیریؒ) 304

باب نہم: علامہ زاہد الراشدی صاحب کے لئے لمحہ فکریہ؟ 305

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی 306 تاریخ شاہد ہے 306
حضرت امام اہل سنتؒ کے حقیقی جانشین کون ہیں؟ 307
یہاں تو اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے 308
علامہ صاحب کے امام اہلسنتؒ سے 20 اختلافات کے نمونے 309
1-امام اہل سنتؒ تو صحابہ کرامؓ پر بھی تنقید برداشت نہ کریں 309
2-''توہین رسالت'' کے ذمی مجرم کو سزائے موت دینا کوئی ضروری نہیں 310
3-علامہ صاحب کے ہاں خلفائے راشدینؓ کے فیصلے بھی حجت نہیں (معاذ اللہ) 311
4-علامہ صاحب کا تکفیر شیعیت میں حضرات امام اہل سنتؒ سے اختلاف 311
5-علامہ صاحب کا بریلویت کے شرکیہ عقائد میں امام اہل سنتؒ سے اختلاف 312
6-علامہ صاحب کا رد مودودیت میں امام اہل سنتؒ سے شدید اختلاف 312
7-علامہ صاحب منکرین حیات النبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح سمجھتے ہیں 313
8-علامہ صاحب کا تصویر کے مسئلہ میں امام اہلسنتؒ سے اختلاف 314
9-علامہ صاحب کا جمہور کے بارے میں امام اہل سنتؒ کے موقف سے اختلاف 314
10-امام اہل سنتؒ جمہور سے اختلاف کو گمراہی جبکہ علامہ صاحب 314

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11-امام اہل سنتؒ کا اکابر پر اعتماد جبکہ علامہ موصوف کا اختلاف 315
12-حضرت امام اہل سنتؒ نے زندگی بھر کسی باطل فرقہ کی کتاب پر تقریظ نہیں لکھی 315
13-امام اہل سنتؒ شہدائے لال مسجد کے زبردست حامی جبکہ علامہ صاحب ان کے خلاف ہیں 316
14-امام اہل سنتؒ مرزا قادیانی کو کافر جبکہ علامہ صاحب کمال صحافتی مہارت سے اپنے صاحبزادہ کی حمایت میں پردہ پوشی کئے ہوئے ہیں 316
15-امام اہل سنتؒ کے قول وفعل میں مطابقت تھی جبکہ علامہ صاحب اس سے تہی دامن ہیں 317
16-امام اہلسنتؒ طلاق کے الفاظ کو ہر حال میں نافذ جبکہ علامہ صاحب غامدی کی حمایت میں گنجائش کے قائل ہیں۔ 318
17-واہ رے جانشین امام اہل سنتؒ تم کیسے جانشین ہو؟ 320
18-علامہ صاحب کی غیر معتدل تحریروں پر بھائیوں کی زبردست تنقید 321
19-حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب اور مفتی تقی عثمانی صاحب کے ارشادات 321
20- علامہ صاحب راسخ العقیدہ سنی حنفی دیوبندی ہیں؟ 322
علماء کرام اور مشائخ عظام سے درخواست 323
ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ علامہ راشدی صاحب کا بائیکاٹ کیا جائے 324

باب دہم: علامہ راشدی صاحب کا ''آزادفورم'' 327

ماہنامہ الشریعہ کے بارہ میں ماہنامہ الفاروق کراچی کا تبصرہ 328
ماہنامہ ''الشریعہ'' کے ''آزادفورم'' کے نعرے کا بھانڈا خود انہی کے ہاتھوں پھوٹ گیا 328
''آزادفورم'' کیا ہے؟ 329 دنیا میں اصل گروہ دو ہی ہیں 329
دین کی مدد و نصرت ہر ایک پر واجب ہے 330 آزادفورم کی حقیقت 330
آزادفورم کا کیا مقصد ہے؟ 332 زخم لگانا کمال نہیں، مرہم رکھنا کمال ہے 333
کیا ''آزادفورم'' بالکل ہی آزادفورم ہے؟ 333 سوچنے کی بات 335
اختتامِ کلام 336

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

محدث عرب وعجم، آبروئے علمائے دیوبند، امام اہل السنۃ والجماعۃ

شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

تلمیذ رشید شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

خلیفہ مجاز امام الموحدین رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علیؒ

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ بانی نصرت العلوم گوجرانوالہ

جانشین قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی ظہور حسین اظہر مدظلہ

امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے نام کرتا ہوں

یکے از خدام: پیر طریقت رہبر شریعت قطب العصر مولانا ابو معاویہ

حضرت سید محمد امین شاہ صاحبؒ (فاضل دارالعلوم دیوبند)

خادم اہل سنت : محمد عبدالرحیم چاریاری عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات

''مکتوبات مجدد الف ثانیؒ'' دیکھ رہا تھا۔ حضرت مجددؒ کے مکتوبات جو کہ سراپا نورِ ہدایت ہیں۔ ان کی روشنی نے دل کی کدورتوں کو صاف کر دیا اور ایمان کو تازگی بخش دی۔ جی چاہا کہ کتاب کے دامن کا آغاز بھی ان اُجالوں سے منور ہو جائے۔ حضرت مجددؒ فرماتے ہیں۔

''اے سعادت مند! ہم پر ضروری ہے کہ اپنے عقائد کو کتاب وسنت کے مطابق اس طور پر کہ علماء کرام اہل حق نے کتاب وسنت سے سمجھا اور اخذ کیا ہے۔ صحیح کریں۔ کیونکہ ہمارا سمجھنا اگر ان حضرات کی رائے کے مطابق نہ ہو تو قابل اعتبار نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہر بدعتی اور گمراہ اپنے باطل خیالات کی بنیاد قرآن وحدیث پر ہی رکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں وہیں سے ان کو اخذ کرتا ہوں، حالانکہ ان کو یقیناً کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔'' (بحوالہ، مکتوب نمبر ۱۵۸، دفتر اول)

''مکلفین (عقل مندوں) پر اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ حضرات اہل سنت والجماعت کی رائے کے مطابق اپنے عقائد درست کریں۔ کیونکہ نجات اُخروی انہی کے اتباع سے وابستہ ہے اور فرقہ ناجیہ بھی وہی ہیں اور ان کے پیروکار بھی۔ کیونکہ وہی آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے طریقہ پر ہیں اور کتاب وسنت سے جو علم حاصل ہوا ہے۔ ان سے وہی معتبر ہیں۔ جن کو ان بزرگوں نے وہاں سے سمجھا اور اخذ کیا ہے۔ ورنہ ہر بدعتی اور ہر گمراہ اپنے عقائد فاسدہ کی بنیاد کتاب وسنت ہی پر رکھتا ہے۔ پس قرآن وحدیث سے جو شخص معنی سمجھے وہ سب معتبر نہیں ہیں۔ (بحوالہ، مکتوب نمبر ۱۹۲، ۱۹۳، دفتر اول)

''خدا تم کو نیک ہدایت دے اور صراط مستقیم پر چلائے تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ضروریات طریق میں سے عقیدہ کا صحیح ہونا بھی ہے۔ جس کو علماء اہل سنت نے کتاب وسنت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آثار سلف سے سمجھا ہو۔ نیز قرآن وحدیث کو انہی معانی پر محمول سمجھنا جو علمائے اہل سنت نے سمجھے ہوں۔ نیز ضروریات میں سے ہے کہ اگر بالفرض کشف والہام سے جمہور علماء کے خلاف کسی نص کے معنی معلوم ہوں تو اس کا اعتبار نہیں بلکہ اس سے پناہ مانگنا چاہیے، کیونکہ جمہور علماء کی آراء کے خلاف جو معانی سمجھے جائیں وہ معتبر مقام سے گرے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہر بدعتی اور ہر گمراہ اپنے عقائد کو اپنی سمجھ سے قرآن وحدیث ہی سے نکالتا ہے۔ قرآن کی تو شان ہے۔ یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا۔ (البقرہ) اور یہ جو میں نے دعویٰ کیا کہ علماء اہل حق ہی کے سمجھے ہوئے معانی معتبر ہیں۔ اور ان کے خلاف کسی اور کے سمجھے ہوئے معتبر نہیں تو یہ اس واسطے کہ علماء اہل حق نے ان معانی کو صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ کے چشمہ فیض سے حاصل کیا ہے اور انہی کے انوار سے اقتباس فرمایا ہے۔ لہٰذا نجات ابدی اور فلاح سرمدی انہی سے وابستہ ہے۔ وہی خدا کا گروہ ہے اور خدائی گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔

(بحوالہ، مکتوب نمبر ۲۸۶، دفتر اول ص ۳۷۳)

بقول علامہ محمد قبالؒ

عطا اسلاف کا جذبہ دروں کر ☆ شریکِ زمرۂ لا یحزنوں کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا ہوں ☆ میرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطی ماننا اہل علم کا امتیاز ہے

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ایک واقعہ نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی شخص مجھ سے مسئلہ پوچھتا ہے تو میں اس کو جواب دینے سے پہلے یہ مستحضر کر لیتا ہوں کہ اس وقت میں حق تعالیٰ کے سامنے ہوں اور قیامت کا میدان ہے وہاں مجھ سے مسئلہ پوچھا گیا ہے اور اس وقت جب اس کا جواب دوں گا تو اس جواب کی دلیل مجھ سے پوچھی جائے گی کہ کہاں سے یہ مسئلہ بتایا ہے۔ جب یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ اگر دلیل پوچھی گئی تو اپنے جواب کی دلیل بھی حق تعالیٰ کے سامنے بیان کر سکوں گا۔ اُس وقت جواب دیتا ہوں ورنہ جواب ہی نہیں دیتا۔

اس استحضار حساب کی وجہ سے علماء وغیر علماء میں یہ فرق ہے کہ کیا آپ نے کسی بیرسٹر یا وکیل کو کبھی دیکھا ہے کہ اس نے اپنی کسی غلطی کا اعلان کیا ہو حالانکہ کیا ان سے غلطی نہیں ہوتی؟ ضرور ہوتی ہے لیکن کہیں آپ نے دیکھا ہے کہ اپنی غلطی کو کسی نے شائع کیا ہو کہ مجھ سے فلاں مقدمہ میں فلاں غلطی ہو گئی ہے تاکہ دوسروں کو اس سے غلط فہمی نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے اور میں ایسے علماء آپ کو دکھلاتا ہوں۔ جنہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ فلاں مسئلہ میں ہم سے غلطی ہو گئی ہے ہم اس سے رجوع کرتے ہیں کیونکہ امت کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں ہے اگر وہ ایسا نہ کریں تو امت گمراہ ہو جائے اور یہ اس کے ذمہ دار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مواخذہ دار ہوں۔ بخلاف اس کے کہ وکیل صاحب نے الٹی سیدھی مقدمہ کی پیروی کی اور بری الذمہ ہو گئے تو کہاں یہ کام کہاں وہ کام۔ الحمد للہ میرے یہاں خود ایک سلسلہ ہے ترجیح الراجح کا جس میں جتنی غلطیاں مجھ سے ہوتی ہیں ان کو وقتاً فوقتاً سال کے ختم پر شائع کرتا رہتا ہوں۔ اگر کوئی بچہ بھی متنبہ کرے اور مجھے اطمینان ہو جاوے کہ واقعی مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو بلا تامل اس کو تسلیم کر لیتا ہوں اور اپنی رائے سے رجوع کر لیتا ہوں۔ (ملفوظات حکیم الامت، ج ۱۰، ص ۱۷۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قافلہ اہل حق کی نشانی

حضرت مولانا مفتی شیر محمد علوی صاحب مدظلہ سابق نائب مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور کا ارشاد

''ہمارے اکابر کا ایک خاص طرہ امتیاز رہا ہے کہ انہوں نے ہر مسئلہ کی انتہائی تحقیق کے بعد اس کو اپنایا، مگر پھر بھی بتقاضاء بشریت اگر کوئی کوتاہی ہوگئی اور بعد میں از خود یا کسی کے توجہ دلانے پر حقیقت واضح ہوگئی تو اپنی بات پر ڈٹنے کی بجائے ان حضرات نے حق کو قبول فرمایا اور اپنی بات سے رجوع کرلیا۔ چنانچہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے ہاں دو سلسلے قائم تھے اور ان کی وقتاً فوقتاً اشاعت ہوتی رہتی تھی۔ تصحیح اغلاط، ترجیح الراجح اور پھر اپنی اصل کتابوں میں اس کی نشاندہی فرمادیتے کہ پہلے اس طرح لکھا گیا تھا۔ اب اس کی اصلاح کر کے یوں کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ نے ''اختیار الصواب'' کے عنوان سے بعض مسائل سے رجوع فرمایا۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی موجودہ دور کے علماء کے سرخیل، امام اہل السنۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر بھی تھے کہ آپ نے اکابر دیوبندؒ کا دفاع اور اہل حق کے مسلک کی ترجمانی کا حق ادا کرتے ہوئے مختلف عنوانات پر گراں قدر قیمتی اور تحقیقی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جب جناب کی کتاب ''ارشاد الشیعہ'' شائع ہوئی تو اس میں ایک فروگزاشت ہوئی کہ کتاب ''تحفہ اثناعشریہ'' کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ حضرت شاہ صاحب کی مصدقہ ہے۔''

تو اس پر احقر نے حضرت کو عریضہ لکھا اور حقیقت حال واضح کی تو حضرت قدس سرہ نے فوراً جوابی خط تحریر فرمایا اور آئندہ اشاعت میں اصلاح کا وعدہ فرمایا۔ اور اس نشاندہی پر شکریہ تحریر فرمایا۔ (مجلہ المصطفیٰ، بہاولپور امام اہل السنۃ نمبر، ص ۴۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اغاز

فاضل نوجوان برادرِ عزیز مولانا حافظ زاہد حسین رشیدی صاحب مدظلہٗ کے تاثرات

ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ کے رئیس التحریر ہمارے مخدوم بزرگ حضرت علامہ زاہد الراشدی مدظلہٗ اپنے بعض ناقدین کو ''سیون۔اپ'' کی اس بوتل سے تشبیہ دیتے ہیں جس کا ڈھکن کھول کر اس میں چٹکی بھر نمک ڈال دیا گیا ہو۔ جبکہ اپنے اور ادارہ کے جملہ رفقاء کو بحث و مکالمہ میں حوصلہ، تحمل اور بردباری کا مثالی پیکر متعارف کرواتے ہیں۔

حضرت مخدوم کی قوتِ برداشت کو ایک نیا چیلنج درپیش ہونے کو ہے۔ ایک مرتبہ پھر ان کی ٹیبل پر ایسی ''سیون۔اپ'' رکھی جارہی ہے جس میں ایک کے بجائے کئی چٹکیاں ڈال دی گئی ہیں۔

میری مراد برادر محترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب چاریاری کی نئی کاوش ''عقائد اہل سنت اور علامہ زاہد الراشدی کی نوازشات'' سے ہے۔ جس میں انہوں نے دس باب قائم کیے ہیں اور علامہ راشدی صاحب سے شکوہ کناں ہیں کہ وہ جادۂ حق سے منحرف طبقات کو تائید و تقریظ سے کیوں نوازتے ہیں؟ اور ان کے ساتھ نرم رویہ کیوں روا رکھتے ہیں؟ ان کے خیال میں راشدی صاحب کا یہ طرزِ عمل نہ صرف اکابر علماء دیوبند کے مسلکی و تبلیغی ذوق سے مطابقت نہیں رکھتا بلکہ مذہب اہل سنت کی بقاء کے حوالہ سے تشویشناک بھی ہے۔

مولانا چاریاری تصنیف و تالیف کی دنیا کے باقاعدہ باسی نہیں ہیں۔ تاہم جو درد دل انہوں نے پیش کیا ہے اس سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں شدید احساس ہے کہ مرتب موصوف نے حضرت راشدی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے بہت سے مقامات پر حدِ ادب ملحوظ رکھنا فرقِ مراتب کا لحاظ کیا۔ لیکن یہ چیز قابل اصلاح ہونے کے باوجود اپنے اندر غور و فکر کی دعوت بھی رکھتی ہے کہ آخر وجہ کیا ہے کہ لکھنے والا حضرت موصوف کی خاندانی و علمی وجاہت کو نظر انداز کرنے پر مجبور ہوگیا ہے؟

ہمارے خیال میں اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ماہنامہ ''الشریعہ'' میں اکابر علماء دیوبند کے مسلک اور مزاج سے ''چھیڑ چھاڑ'' کو تحقیق و مکالمہ اور بحث و تمحیص کا آزادانہ فورم کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جو نہ صرف شکوک و شبہات میں اضافے بلکہ اشتعال کا باعث بھی ثابت ہوتا ہے۔ شاید راشدی صاحب کے ناقدین کا حدِ ادب کا لحاظ نہ رکھنا ان کی اس روش کا ردِ عمل ہے۔

گستاخی معاف! حضرت راشدی صاحب اپنے ناقدین کی تنقید کو ''سیون۔اپ'' کی بوتل کے ساتھ ساتھ ''غزانے کی مشق'' سے بھی تعبیر کرچکے ہیں۔ لہذا انہیں اور مجھ سمیت ان کے تمام عقیدت مندوں کو چاریاری صاحب کا اسلوب بیان برداشت کرنا پڑے گا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ نگاہ کتاب کے مجموعی پیغام پر رکھی جائے اور وہ یہ ہے کہ ماہنامہ ''الشریعہ'' کے رئیس التحریر سمیت انکی پوری ٹیم کا دیوبندی حلقے سے متعارف ہوتے ہوئے ایسا طرزِ عمل اپنانا جس سے مسلک علماء دیوبند یا اس کے ذوق و مزاج پر حرف آئے ایسا نامناسب عمل ہے جسے ترک کردینا ہی انکی بڑی خدمت ہے۔

زاہد حسین رشیدی۔ سنی اکیڈمی، جامعہ اہل سنت تعلیم النساء عقب مدنی جامع مسجد چکوال 0300-9470582

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاضل اجل، مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب مدظلہ

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''آب حیات'' لاہور

بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

ہمارے ہاں ستم ظریفی یہ ہے کہ ایک شخص کو بڑا مان لیا جاتا ہے۔ جب وہ بڑا بن جاتا ہے تو پھر اپنے اسلاف کے روشن ماضی کے عالی شان محلات کو پاؤں تلے روندتا ہوا آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ انہیں لوگوں میں ہمارے مخدوم مولانا زاہد الراشدی صاحب بھی ہیں۔ جن کے والد ماجد حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے اپنی ساری زندگی باطل کی سرزنش اور سرکوبی میں گذار دی۔ جس مدرسہ کے وہ شیخ الحدیث ہیں ان کا طغرائے امتیاز ہی افکار اسلاف کی پاسبانی ہے۔ مگر حیرت اور افسوس یہ ہے کہ مولانا زاہد الراشدی صاحب اپنے گمراہ بیٹے عمار ناصر کی محبت میں اسلاف اور اپنے والد بزرگوار کی روح کو صبح و شام تڑپا رہے ہیں۔ زاہد الراشدی صاحب اپنے آپ کو دیوبندیوں کا ترجمان کہتے اور کہلواتے ہیں مگر ان کے قول و فعل، تحریر و تقریر میں سخت تضاد پایا جا رہا ہے ہمارے بھائی اور دوست مولانا عبدالرحیم چاریاری نے بڑی محنت شاقہ سے دیوبند کے اس نام نہاد ترجمان کی وہ تحریریں اور بیانات اپنی اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ راشدی صاحب نے اسلاف کی جو میراث پائی تھی۔ اسے بُری طرح پامال کر دیا ہے۔

ایک روز مولانا چاریاری صاحب میرے پاس لاہور تشریف لائے تو میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ افہام و تفہیم کی راہ اختیار کی جائے۔ جس پر موصوف تیار ہو گئے۔ میں نے ان کی موجودگی میں مولانا راشدی صاحب سے فون پر بات کی۔ جب کہ وہ اسلام آباد میں کہیں مصروف تھے۔ میں نے ان کے سامنے اس مسئلے کی نزاکت والا پہلو رکھا تو مولانا موصوف نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متکبرانہ انداز میں کہا میں ان کتابوں کی پرواہ نہیں کرتا، مولانا راشدی صاحب کی بات سن کر مجھے بھی محسوس ہوا کہ یہ لوگ اپنی عظمت کے گنبد میں رہ کر اپنے اکابرین کی محنتوں پر جس عجلت میں پانی پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس قدر حکمت و بصیرت سے مسئلے کو سلجھانے کی سعی نہیں کرتے۔ اب مولانا چاریاری اس مسئلہ پر دوسری بار ملاقات کیلئے تشریف لائے تو زاہد الراشدی کی بہت سی فروگذاشتیں کتابی شکل میں ہمراہ لائے۔ جس پر میں نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور مولانا زاہد الراشدی صاحب کی اپنی تحریروں میں پیش کی گئی گمراہیوں کو دور کرنے تک ان کے ساتھ بھرپور تعاون جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔

مولانا زاہد الراشدی کا رسالہ "الشریعہ" گمراہی کا ترجمان ہے۔

ان کا بیٹا عمار ناصر محقق العصر بننے کی خواہش میں جاوید احمد غامدی کے افکار و خیالات کا پرچار کر رہا ہے۔ اگر آج ہم زاہد الراشدی صاحب کی تحریروں اور بیانات کو درست تسلیم کر لیتے ہیں تو پھر اپنے اکابرین کو ہدف تنقید بنانا پڑے گا۔ اگر اکابر درست تھے تو پھر زاہد الراشدی صاحب کی گمراہ کن باتیں کسی صورت قابل قبول نہیں ہیں۔ زاہد الراشدی صاحب جیسے لوگ ہر سمت سے داد تحسین سمیٹ کر اکابر کی ہڈیاں بیچنے اور اکابر فروشی پر اپنا لوہا منوا رہے ہیں۔ میری زاہد الراشدی صاحب سے عرض ہے کہ علی الاعلان اپنی تحریروں سے رجوع کریں۔ یا پھر اکابر کا نام استعمال نہ کریں۔

خادم اسلام محمود الرشید حدوٹی — مدیر اعلیٰ ماہنامہ "آب حیات" لاہور،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلم کی حرمت کو بیچ دینا..... یہ ہماری رسمِ وفا نہیں ہے

قلم کی حرمت کو بیچ دینا ، ہماری رسمِ وفا نہیں ہے
یہ مال و دولت ، یہ طلبِ شہرت ، کوئی بھی تو مدعا نہیں ہے
جو نورِ قرآں سے بدگماں ہیں۔ جو فکرِ مغرب کے ترجماں ہیں
ہے شکوہ جو بھی تو اپنوں ہی سے۔ کسی سے ہم کو گلہ نہیں ہے
اے اہلِ دانش۔ اے اہلِ منصب۔ کبھی یہ سوچا ہے کیا سبب ہے؟
خودی کی دستار بھی ہے عنقا۔ انا کے تن پہ قبا نہیں ہے
اے زیبِ لوح و قلم بتاؤ۔ بگاڑ لے گا وہ کیا زمانہ ؟
تمہیں عدو کا یہ خوف کیوں ہے؟ وہ ہے تو انساں۔ خدا نہیں ہے
فراستوں کا نکھار تم تھے۔ شجاعتوں کا وقار تم تھے
خرد سے وحشت ۔ جنوں پہ تہمت ، ہماری طرز ادا نہیں ہے
بشر نہیں ہے کچھ اور شے ہے۔ وہ جس میں خوئے وفا نہیں ہے
نہ دینِ حق ہو تو زندگی ہی ۔ برہنہ جسم و برہنہ جاں ہے
یہ دین ہی اس کا ہے پیراہن۔ یہ زندگی سے جدا نہیں ہے
دینی دعوت کی پھول کلیاں۔ ہر ایک موسم میں تازہ رکھنا
بجا نہیں یہ عذر زاہدؔ ابھی تو ان کی فضا نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم گزارش

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ ہمارے اکابر نے محض رضائے خدا، خوشنودی مصطفیٰ، تحفظ ناموس انبیاء، آل واصحاب نبی ﷺ کے دفاع، عظمت آئمہ وفقہاءؒ، قرآن و سنت کے احیاء، دین اسلام کی بقاء اور مسلمانوں کے صحیح دینی راہنماء ہونے کی وجہ سے گمراہ کن عقائد اور باطل نظریات کی ہمیشہ بھرپور سرکوبی فرمائی۔

مگر بعض کرم فرماؤں! نے اس واضح موقف کے برعکس فرقِ باطلہ کی مدح وثنا میں انتہائی تسامح بلکہ خراج تحسین اور قصیدہ خوانی کے طرز عمل کو اپنایا ہوا ہے۔ جس پر دل ودماغ میں ایک سوال اٹھتا ہے کہ باطل عقائد ونظریات کے حامل لوگوں سے وابستہ حضرات اور علماء اہل سنت اکابر دیوبندؒ کے نام لیواؤں کے مابین یہ کھلا تضاد، وفکری ارتداد اور نظریاتی اختلاف کیوں؟ کیسا؟ اور آخر کب تک؟

سُنی قوم پوچھتی ہے؟ ہم کس کو برحق اور قابل اعتماد سمجھا کریں۔ حقیقت حال غیر واضح اور امر حق مشتبہ کیوں ہے؟ حضرات علماء کرام ومشائخ عظام معاملہ کی سنگینی اور اہمیت کا صحیح طور پر احساس فرماتے ہوئے ملت اسلامیہ کی راہنمائی کا پورا پورا حق ادا فرمائیں۔ دوٹوک انداز میں ارشاد فرمائیں کہ حضرت گنگوہی، حضرت نانوتوی، حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت خلیل احمد محدث سہارنپوری، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی، حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی، حضرت مولانا قاری محمد طیب، حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی، حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا علامہ سید سلیمان ندوی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا عبدالباری ندوی، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی سے لے کر حضرت امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ اور قائد اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسین، فقیہ العصر حضرت مفتی سید عبدالشکور ترمذی مناظر احناف مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی حضرت مولانا سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہم (خانیوال) تک کے علماء کا موقف اور نظریہ صحیح اور درست ہے یا پھر.....**نوازشات کی دنیا کے بے تاج بادشاہ کا؟**

اکابر علماء دیوبندؒ نے جو کچھ اہل باطل کے متعلق لکھا وہ سب کا سب اور سراسر غلط ہے؟ یا پھر راشدی صاحب کا موقف؟ ملت اسلامیہ کو تردد اور کش مکش کی اس وادی میں حیران و سرگردان ہونے سے بچانے کی فکر کریں۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ راشدی صاحب کو اپنی تمام نوازشات سے اعلانیہ رجوع کرنے پر مجبور کریں۔ یا ان سے علیحدگی کا برملا اعلان فرمائیں اور اپنی دینی مجالس، سالانہ پروگراموں میں یہود و نصاریٰ کے ہمنواء قادیانیت نواز، رافضیت نواز، غامدیت نواز، بریلویت نواز، مماتیت نواز اور مودودیت نواز علامہ **زاہد الراشدی** صاحب کو دعوت دینے سے اجتناب کریں۔ اور اکابرؒ کے مسلک حق کے ساتھ وابستگی کا ثبوت دیں ورنہ سُنی قوم ہمیں بھی ان کا ہمنوا تصور کرنے میں حق بجانب ہوگی۔

عقائد اہل سنت تیری سمجھ میں آ تو سکتے ہیں		مگر دل میں غلو خانہ ہو تو اس کو کیا کہیے
میں نے دیکھا ہے تحقیق میں الجھ کر اکثر		تم نے اسلاف کی غیرت کے کفن بیچ دیئے
نئی تحقیق کی بے روح بہاروں کے عوض		تم نے شاداب تہذیب کے چمن بیچ دیئے
الٰہی خیر ہو کہ فتنہء آخر زماں آیا		رہے دین و ایماں باقی کہ وقت امتحاں آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بزرگ.....سمجھ نہیں آتا؟؟؟

1:۔ شریعت کونسل پاکستان کا سربراہ بھی ہو!

2:۔ ماہنامہ ''الشریعہ'' کا سرپرست بھی ہو!

3:۔ اہل حق کے عظیم ادارہ نصرۃ العلوم کا شیخ الحدیث بھی ہو!

4:۔ امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کا جانشین بھی کہلاتا ہو!

5:۔ اسلامک فورم ورلڈ لندن کا چیئرمین بھی ہو!

6:۔ دنیا میں مفکر اسلام اور مشہور دینی سکالر بھی ہو۔

7:۔ خاندان صفدریہ کا چشم وچراغ بھی ہو!

8:۔ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کا سابق ممبر بھی ہو!

9:۔ مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ کا خطیب بھی ہو!

10:۔ وہ بزرگ نامعلوم کن وجوہات کی بنا پر عقائد اہل السنہ والجماعت کو نظر انداز کرتے ہوئے آزاد خیالی اور تجدد پسندی کا داعی بھی ہو، گمراہ کن اور ناجائز نوازشات کی دنیا میں کبھی یہود ونصاریٰ نوازی، کبھی قادیانیت نوازی، کبھی رافضیت نوازی، کبھی غامدیت نوازی، کبھی مودودیت نوازی، کبھی مماتیت نوازی اور کبھی بریلویت نوازی میں اپنی مثال آپ ہی ہو۔

پھر غضب یہ کہ حضرت امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ اور قائد اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسینؒ جیسی عبقری شخصیات کی جانشینی اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا خواہاں بھی ہو۔

یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟؟؟.....ہائے افسوس؟.....

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی ☆ یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا ہی گھر نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم: الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

اپنے بھی خفا ہیں مجھ سے اور بیگانے بھی ناخوش میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

کلمہ حق

علامہ ابدالراشدی صاحب، سرپرست اعلیٰ ماہنامہ "الشریعہ" گوجرانوالہ عقائد اہلسنت کے تناظر میں "غامدیت کیا ہے" کے بعد "نوازشات" کے نام سے ارباب علم ودانش کی عدالت میں دوسرا استغاثہ پیش خدمت ہے۔

فرمان الٰہی: وما اتاکم الرسول فخذوہ... (سورۃ الحشر، آیت 7)

اور جو کچھ تمہیں رسول دیں پس اسے پکڑ لو۔

فرمان نبوی ﷺ: حدیث شریف میں ہے کہ میری اُمت میں تہتر (73) فرقے ہوں گے سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے اس جنتی فرقہ کے بارے میں دریافت کیا، جس پر حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا **(ما انا علیہ و اصحابی)** یعنی وہ جنتی فرقہ جو میرے اور میرے صحابہ کرامؓ کے طریقہ پر ہوگا۔

(جامع ترمذی رقم الحدیث 2641 حسنہ الالبانی فی صحیح الترمذی، ج ۲، ص ۳۳۴، رقم الحدیث 2129)

اس جنتی فرقہ سے اہل سنت والجماعت ہی کو مراد لیا گیا ہے۔ (احیاء العلوم)

فرمان سیدنا عبداللہ بن عباسؓ: قیامت کے دن روشن چہروں والے اہل سنت والجماعت ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۸۲، شرح اصول اعتقاد اہل السنہ للالکائی، ج ۱، ص ۱۷، رقم ۷۴)

(خلاصہ) اس جنتی فرقہ اہل سنت والجماعت کا مصداق چاروں اہل فقہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) ہیں۔ جیسا کہ سید احمد طحطاویؒ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(طحطاوی علی الدر، ج ۴، ص ۱۵۳ مصر، نزل الابرار من فقہ النبی المختار، ص ۹)

محض اہل سنت والجماعت نام رکھنا کافی نہیں بلکہ سنت رسول ﷺ اور جماعت صحابہ کرامؓ کے مطابق عقائد ونظریات بھی ہونے ضروری ہیں۔ (غنیۃ الطالبین۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

(جماعت علماء دیوبند) چنانچہ برصغیر پاک وہند میں اہل سنت والجماعت فقہ حنفی کی صحیح تعبیر وترجمان جماعت علماء دیوبند ہے۔ (مجالس مفتی اعظم، ص ۵۹۵ م، کراچی)

قارئین کرام! جس طرح ملکی سلامتی اور بقاء کیلئے اس کے آئین کا تقدس برقرار رکھنا اور اس کی روشنی میں نظام مملکت کا چلانا ضروری تصور کیا جاتا ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر کسی بھی مذہب کے پیروکاروں کیلئے ان کے نظریات واعمال کی صحت وسقم جانچنے کیلئے کسی آئین کا وجود ضروری ٹھہرتا ہے۔ ایک ایسا معیار جس کی روشنی میں طے کیا جاسکے کہ صائب رائے کون رکھتا ہے؟ اور زلت اقدام کا شکار کون ہوا ہے؟ اور ظاہری بات ہے۔ اس معیار وآئین کا تحفظ اس سے ثابت شدہ نظریات کی بقاء کیلئے ضروری ہوگا۔ اور یہ تب ممکن ہوگا جب پیروکار اس حوالہ سے اتنے حساس ہوں کہ اس میں کسی بھی طرف سے کمی بیشی کو روا نہ سمجھیں۔

مذہب اسلام کے اصول وفروع کی صحت وعدم صحت کے حوالہ سے آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے "مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ" کو معیار قرار دیا ہے۔ جسے عام فہم الفاظ میں اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے۔ سنت وجماعتِ صحابہؓ سے ثابت شدہ عقائد واعمال ہی اسلام کا حقیقی تصور ہیں۔

جس کی حفاظت کیلئے ہر دور میں حق تعالیٰ نے رجال پیدا فرمائے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند سے وابستہ اکابر اُمت (جنہیں علماء دیوبند کہا جاتا ہے) نے اہل سنت والجماعت کے عقائد ونظریات کی حفاظت کیلئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں وہ اظہر من الشمس اور لائق تقلید ہیں۔

نوٹ: صداقت اہلسنت کے دلائل وبراہین کی معلومات کے لئے ہماری کتاب "حقانیت اہلسنت" کا مطالعہ ضروری فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ان اکابر اُمت نے ایک طرف تو لا یخافون لومۃ لائم کی عملی تفسیر کا نمونہ پیش کرتے ہوئے ہر ظالم و جابر کے سامنے کلمہ حق کہا ہے تو دوسری طرف اپنی صفوں میں بعض پریشان فکر احباب کی لائن کو درست کیا ہے یا اپنے حلقہ سے جدا کیا ہے۔ قریب زمانہ میں منکرین حیات انبیاء کا اہل سنت والجماعت اور علماء دیوبند کے حلقہ سے اخراج اس کی روشن مثال ہے۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو، تسکین الصدور، مولفہ امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ)

نوازشات کیا ہیں؟

جگر لخت لخت کی وہ داستان ہے۔ جسے افشاء کرنے سے پہلے مشاورت کے ساتھ ساتھ ہزار بار ہم نے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا ہے اور بہت دفعہ سوچا ہے لیکن اکابر دیوبند کا روشن ماضی سامنے رکھتے ہوئے کوئی صورت نہ بن پائی تو محض اللہ کی رضا اور مسلک حق کے دفاع کیلئے ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ کے سرپرست اعلیٰ علامہ زاہد الراشدی صاحب کی نوازشات کے حوالہ سے ارباب علم ودانش کی عدالت میں یہ دوسرا استغاثہ پیش کرنے کی ایک ادنیٰ سی جسارت ہے۔

نوازشات کیا ہیں؟ جہاں علامہ راشدی صاحب کی بہکی بہکی نظریاتی لغزشوں کا ذکر ہے۔ وہیں ''قادیانیت، رافضیت، غامدیت، مودودیت، مماتیت اور بریلویت'' کے بارہ میں مداہنت اور مفاہمت کی بھری دلداری سے معنون فسانہ بھی ہے۔

خدا کرے کہ ہمارے محترم بزرگ اپنی روش پر غور فرمائیں اور ہماری دردمندانہ گزارشات کو شرف قبولیت بخشیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

ضمیر زر کے ترازو میں تل رہے ہیں یہاں
کہاں کا زہد و تقدس کہاں کا علم و ہنر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت قاضی صاحبؒ سے وابستہ چند یادیں''

روزنامہ اسلام میں علامہ زاہد الراشدی صاحب کے ایک مضمون کا اقتباس

جو قائد اہل سنت وکیل صحابہ، ترجمان مسلک علماء دیوبند، حضرت سیدی و مرشدی مولانا قاضی مظہر حسینؒ کی وفات پر تعزیتی پیغام میں ارشاد فرماتے ہیں۔

علامہ زاہد الراشدی صاحب کی اس تحریر نے ہی ہمیں علامہ راشدی صاحب سے کچھ عرض کرنے کا حوصلہ بخشا۔ ورنہ شاید ہم یہ جسارت نہ کرتے۔ علامہ زاہد الراشدی صاحب رقم طراز ہیں کہ ''حضرت قاضی صاحب کی جدوجہد دین کے ہر شعبہ میں تھی لیکن دو باتوں کو ان کے نزدیک سب سے زیادہ اہمیت حاصل تھی اور ان کی تگ و دو کا اکثر و بیشتر حصہ انہی دو امور کے گرد گومتا تھا ایک اہل سنت کے مذہب و عقائد کی ترویج اور دوسرا علماء دیوبند کے مسلک کا تحفظ ان دو حوالوں سے وہ کسی مصلحت یا لچک کے روادار نہیں تھے اور کسی کو رعایت دینے پر آمادہ نہیں ہوتے تھے ان کے نزدیک عقائد اور ان کی تعبیرات کے باب میں اکابر علماء دیوبند کی تصریحات ہی فائنل اتھارٹی کی حیثیت رکھتی تھیں کسی بھی حلقہ یا شخصیت کی طرف سے اس سے ہٹ کر کوئی بات سامنے آتی تو کسی جھجک کے بغیر اس کی تردید کر دیتے اور اس معاملہ میں ان کے ہاں کوئی ترجیحات یا پروٹوکول نہیں تھا۔ ایک بار انہوں نے مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کی زندگی میں ان کی کسی تقریر یا تحریر پر گرفت کرتے ہوئے ایک پمفلٹ شائع کر دیا اس کے بعد کسی مرحلہ پر میری حضرت قاضی صاحب کے ہاں حاضری ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ حضرت ضیاء الرحمن فاروقیؒ یا میرے جیسے لوگوں کے خلاف آپ پمفلٹ شائع نہ کیا کریں ہم آپ کے بچے ہیں ہماری کسی بات میں غلطی دیکھیں تو خود بلا کر ڈانٹ دیا کریں، سمجھا دیا کریں۔ ہم اس سطح کے لوگ نہیں ہیں کہ آپ ہمیں اپنے خلاف حریف بنائیں یہ آپ کی شخصیت اور مقام کے خلاف ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے ایک جملہ فرمایا جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں اپنی شخصیت کو دیکھوں یا مسلک کی حفاظت کروں''

آج مولانا قاضی مظہر حسینؒ .....ہم سے رخصت ہو گئے ہیں تو..... میں اس حوالہ سے بھی غم زدہ ہوں..... کہ اب ہم سے جواب طلبی کرنے والا کون ہوگا؟..... ہماری غلطیاں کون نکالا کرے گا؟.....اور کس کی خدمت میں حاضر ہوتے وقت..... ہمارے دل میں ڈر ہوگا؟..... کہ فلاں بات کے بارے میں اگر انہوں نے پوچھ لیا تو.....ہم کیا جواب دیں گے؟.....اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں ان کے درجات بلند سے بلند فرمائیں.....اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیں۔آمین یارب العالمین۔ (قائد اہل سنت نمبر ماہنامہ ''حق چار یارؓ'' لاہور، ص ۱۳۰۱)

بنتے ہو وفا دار تو وفا کر کے دکھاؤ ☆ کہنے کی زباں اور ہے کرنے کی زباں اور

جناب والا! حضرت قاضی صاحب کے رضا کاروں کے بھی رضا کار جب تک زندہ ہیں ان کے اس ''مبارک مشن'' اور آپ کی ''نیک خواہشات'' کی تکمیل بفضل خدا حسب استطاعت کرتے رہیں گے اور آپ کی غمزدگی کے بوجھ کو ہلکا کرنے کیلئے شب و روز کوشاں رہیں گے۔

ان شاء اللہ بقول امام اہل سنتؒ (چالیس دعائیں، ص ۲۲، مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ)

کیونکر نہ دل جلوں کی لبوں پر فغاں نہ ہو ☆ ممکن نہیں کہ آگ لگے اور دھواں نہ ہو

علامہ زاہد الراشدی صاحب اور امام اہل سنتؒ کا موقف اور مشن؟

حضرت امام اہل سنت، ترجمان اہل سنت، فخر اہل سنت، مولانا سرفراز خان صفدرؒ کو اللہ رب العزت نے جن اوصاف حمیدہ اور صفات جمیلہ سے نوازا تھا ان کا احاطہ میرے جیسے کم علم اور کم ہمت کیلئے یقیناً مشکل ہے۔حضرت امام اہل سنتؒ اپنے دور کے فی الحقیقت مخدوم العلماء اور محبوب الصلحاء تو تھے ہی مگر دیگر خوبیوں کے علاوہ ایک ایسی خوبی بھی تھی کہ اپنی تمام تر علمی و تحقیقی، تاریخی اور تصنیفی خدمات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود اکابر علماء دیوبندؒ کے مسلک ومشرب، موقف ومشن اور فکر ونظر پر مکمل اعتماد اور پابندی خود بھی فرماتے اور اپنے متوسلین، متعلقین اور متعلمین کو بھی سختی کے ساتھ تاکید فرمایا کرتے تھے۔ گویا

دن رات حق کہنے میں ان کا سکونِ دل ☆ باطل کے انتقاد میں چلتی رہی مشین
کیا خوب تھا تزکیہ، تھی تقریر دل پذیر ☆ تدریس عالیشان تھی، تصنیف بہترین
تاریکیوں کے دور میں وہ تھے نقیب حق ☆ اب بن گئے ہیں اہل فلک کے ہم نشین
آواز حق تھی شیخ کی باطل شکن جگر ☆ ان کے قلم کی نوک میں تھا نور آستیں

اسی لئے اکابر دیوبند کو بھی امام اہل سنتؒ پر مکمل اطمینان اور اعتماد تھا۔

ہائے افسوس! کہ آج اس خوبی کو تنقید کی نظر سے نظر انداز کر کے جدید تحقیق کی آڑ میں اکابر علماء دیوبندؒ سے انحراف کرنے کی ناکام سعی کی جارہی ہے۔ خداوند قدوس جدت پسندی کے فتنوں سے اُمت محمدیہ کی حفاظت فرمائے۔

میرے درد کی حقیقت میرے آنسوؤں سے پوچھ ☆ میرے قہقہوں کی دنیا میری ترجمان نہیں

حضرت امام اہل سنتؒ کا اسلوب بیان..... علامہ راشدی صاحب رقم طراز ہیں

والد محترم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہ کا مزاج ومعمول یہ تھا کہ اس طرح کے اختلافی مسائل کے بارے میں وہ مضمون اور کتاب کی صورت میں خوب بحث کرتے تھے اور عام طور پر ان کی تحریر علمی حلقوں میں حرف آخر سمجھی جاتی تھی۔ وہ سبق میں بھی اختلافی مسائل پر محققانہ تبصرہ کرتے تھے اور دونوں طرف کے دلائل کا حقیقت پسندانہ تجزیہ کر کے مسئلہ کو اس طرح واضح کر دیتے تھے کہ طلبہ کے ذہن میں کوئی ابہام باقی نہ رہتا تھا۔ لیکن عام اجتماعات، پبلک درس اور خطبات جمعہ میں وہ کسی اختلافی مسئلہ کو موضوع بحث بنا کر بات نہیں کرتے تھے۔ البتہ ضمناً کوئی مسئلہ آجاتا تو مسئلہ کی دوٹوک وضاحت کر کے اس کے حق میں دلائل بھی ذکر کر دیتے تھے۔ حضرت والد محترم کی پچاس کے لگ بھگ تصنیفات میں ایک دو کو چھوڑ کر سب کی سب کسی نہ کسی اختلافی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ پر ہیں۔ دیوبندی، بریلوی اختلافات ہوں۔ سُنی شیعہ کشمکش ہو۔ حنفی اہل حدیث مسائل ہوں۔ حیات و ممات کا مسئلہ ہو۔ انہوں نے کم وبیش ہر مسئلہ پر تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اور ان کے ہر مسئلہ میں ہدف یہ ہوتا تھا کہ علماء دیوبند کثر اللہ جماعتہم کا موقف وضاحت کے ساتھ سامنے آجائے اور دلائل کے ساتھ اس کی برتری ثابت ہوجائے۔ اسی طرح حدیث کی مختلف کتابوں کی تدریس میں بھی ان کا یہ شوق نمایاں رہا ہے۔ وہ بسا اوقات احناف اور علماء دیوبند کے مسلک کے حق میں دلائل اور حوالوں کا اس قدر انبار لگا دیتے تھے کہ سننے والوں کو ان کی یادداشت اور مطالعہ پر رشک ہونے لگتا تھا۔ (مجلہ المصطفیٰ بہاولپور، امام اہل سنت نمبر ص ۷۳)

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ا:.....امام اہل سنتؒ نے بقول آپ کے 50 کتب میں ایک دو کو چھوڑ کر سب کی سب کسی نہ کسی اختلافی مسئلہ میں اہل حق علماء دیوبندؒ کی ترجمانی فرمائی ہے۔ کیا کبھی حضور والا نے بھی کوئی ایسا کارہائے نمایاں انجام دیکر حضرت امام اہل سنتؒ کی حقیقی جانشینی کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے؟

۲:.....کیا امام اہل سنتؒ کی دینی جدوجہد کے مختلف گوشوں پر کبھی کام کرنے کا آپ نے عزم یا ارادہ فرمایا ہے؟

۳:.....امام اہل سنتؒ نے 50 میں سے 48 کتب اختلافی مسائل پر تحریر فرمائی کیا جناب والا نے مسند جانشینی پر جلوہ افروز ہونے سے قبل یا بعد میں امام اہل سنتؒ کی طرح علماء دیوبندؒ کے عقائد ونظریات اور تحفظ مسلک کیلئے کیا کوئی ایک کتاب، ایک رسالہ، ایک پمفلٹ یا چند سطور ہی تحریر فرما کر سُنی علماء اور عوام کے سامنے پیش فرماتے تو بڑی نوازش ہوتی۔

پیش کر پیارے اگر کوئی عمل دفتر میں ہے۔

ظلمتیں حدِ ادب سے جو بڑھیں تو خیر نہیں ☆ عظمت شمس وقمر کے نگران ہیں ہم لوگ

پاکستان شریعت کونسل (یا کینسل) کے سربراہ اور ماہنامہ الشریعہ کے سرپرست علامہ زاہد الراشدی صاحب اپنے رسالہ کے اجرائی مقاصد کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ کے اس ترجمان کی ابتداء اس عزم کے ساتھ ہوئی تھی کہ دور حاضر کے مسائل اور چیلنجز کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات و احکام کو جدید اسلوب اور تقاضوں کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ عالم اسلام کے علمی و دینی حلقوں کے درمیان رابطہ و مفاہمت کے فروغ کی راہ ہموار کی جائے گی۔ اسلام دشمن لابیوں اور حلقوں کے تعاقب اور نشان دہی کا فریضہ انجام دیا جائے گا اور دینی حلقوں میں فکری بیداری کے ذریعے سے جدید دور کے علمی و فکری چیلنجز کا ادراک و احساس اجاگر کیا جائے گا۔ ان مقاصد کی طرف ہم کس حد تک پیش رفت کر پائے ہیں۔ اس کے بارہ میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ (الشریعہ ص ۲ جنوری 2006ء)

تو اس پر تبصرہ وفاق المدارس العربیہ ملتان کے تبصرہ نگار کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔ الشریعہ کی اشاعت کو تقریباً بیس سال مکمل ہونے کو ہیں۔ الشریعہ کی فائلیں دیکھ کر ہمیں انتہائی دکھ سے کہنا پڑ رہا ہے۔ "مولانا زاہد الراشدی صاحب اس پلیٹ فارم پر اپنے اکابر کی راہ مستقیم سے الگ ہو رہے ہیں"۔ ہمیں معلوم نہیں کہ مولانا زاہد الراشدی صاحب کے مقاصد وہی ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے ہیں اور وہ واقعتاً انہی مقاصد کیلئے اتنی تگ و دو کر رہے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ الشریعہ کے ذریعے ذہنی اضطراب و انتشار کے علاوہ بظاہر علمی و دینی حلقوں میں اسی طرح کی کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی۔ جہاں تک اسلامی تعلیمات کو جدید اسلوب اور تقاضوں کے مطابق پیش کرنا ہے اسلام دشمن لابیوں اور حلقوں کا تعاقب کرنا ہے اور دور جدید کے علمی و فکری چیلنجز کا ادراک و احساس اجاگر کرنا ہے تو دینی حلقے پہلے بھی یہ فریضہ انجام دے رہے تھے اب بھی دے رہے ہیں اور ان شاء اللہ مستقبل میں بھی دیتے رہیں گے۔

لیکن الشریعہ کا طرز اسلوب اور حالات و واقعات بتاتے ہیں کہ الشریعہ اکیڈمی کی صورت میں مولانا زاہد الراشدی صاحب جس علمی و فکری ماحول اور معاشرے کی تشکیل دینا چاہتے ہیں اس کی ایک مثال تحقیق کے نام پر اہل اسلام کے مسلمات سے تجاوز اور قدیم و جدید کے درمیان تطبیق و آہنگی کے نام پر اسلامی احکامات کی حقیقی شکل و صورت کو مسخ کرنے کی صورت میں ان کے بیٹے اور ان کی سرپرستی میں شائع ہونے والے ماہنامہ "الشریعہ" کے مدیر محمد عمار خان ناصر کی صورت میں سامنے آئی ہے۔ یہ مولانا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیس سالہ کاوشوں کا ثمرہ ہے۔ جس کو وہ مختلف افکار و نظریات کے حامل مسلمان اہل علم کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا بتاتے ہیں۔ مولانا بظاہر معروف تجدد پسند **جاوید احمد غامدی** سے علمی و فکری اختلاف کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کی علمی و فکری کاوشوں کا ثمرہ اور مرکز و محور بتاتا ہے کہ وہ غامدی افکار و نظریات کے امین اور اس کی اشاعت و ترویج کیلئے اپنی صلاحیتیں پورے طور پر بروئے کار لائے ہوئے ہیں۔

(بشکریہ: ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، ربیع الاول ۱۴۳۰ھ بمطابق مارچ ۲۰۰۹ء)

پاکستان میں غامدیت کے ترجمان عمار ناصر غامدی صاحب نے "توہین رسالت کا مسئلہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ جس میں گستاخ رسول کرنے والے کافر (ذمی) کی حمایت کردی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ غیرت ایمانی اور محبت رسول سے سرشار ہو کر ناموسِ رسالت کے تحفظ کی خاطر اپنا بھرپور کردار ادا کرتے مگر فکر غامدیت کو پروان چڑھانے کی خاطر گستاخ رسول کی سزائے موت کا انکار کر کے "کوئلوں کی دلالی میں منہ کالا" کرتے ہوئے کچھ یوں گوہر افشانی کرتے ہیں کہ "توہین رسالت کے جاری کردہ قانون کو جو کہ سزائے موت ہے جب ذمی (کافر) پر منطبق کریں تو وہ قانون فقہ اسلامی سے مطابقت نہیں رکھتا۔ (استغفر اللہ)"

چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ

تحریک غامدیت کے سرپرستِ اعلیٰ ہمارے ممدوح علامہ راشدی صاحب یہود و نصاریٰ کی ہمنوائی میں اعلان کرتے ہیں کہ "مسلمان تنقید برداشت کر سکتا ہے مگر توہین نہیں۔ (معاذ اللہ)"

جسے ہم ناموسِ رسالت پر حملہ تصور کرتے ہیں کیونکہ تنقید اس انسان پر کی جاتی ہے جس میں کوئی نقص یا عیب ہو۔ کوئی کمی یا کوتاہی ہو۔ جبکہ ہمارے آقا ﷺ تو بقول حضرت حسانؓ کے

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

کے مصداق ہیں۔ ایسی ذات اقدس پر تنقید برداشت کرنے کا اعلان کرنا دراصل تحریک غامدیت پر مہر یہودیت ثبت کرنے کے مترادف ہے۔ غامدیت کے علمبرداروں کے سوا کوئی بھی مسلمان حضرت محمد مصطفی ﷺ فداہ ابی و امی کی ذات عالی صفات پر تنقید برداشت نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمدہ اخلاقیات کا ایک نمونہ: ہمارے ممدوح علامہ صاحب اپنے مضامین میں بکثرت ''تحمل''، ''بردباری'' اور ''برداشت'' کا درس دیتے اور ''شریفانہ گفتگو'' کا سبق سکھاتے ہیں، لگتا ہے کہ اس کے عالمی ٹھیکیدار یہی ہیں، لیکن جب اپنے بیٹے کی بات آتی ہے تو علماء دین، وارثان انبیاء کو انتہائی نامناسب تشبیہ دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اپنے بیٹے کے خلاف کوئی مضمون آتا ہے تو آپے سے باہر ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح بڑے زور وشور سے ''تہذیب''، ''اخلاقیات'' اور ''سنجیدگی ومتانت'' کا سبق دینے والے اپنے فرزند کے بارے میں دو چار تحقیقی وعلمی مضامین بھی نہیں ہضم کر سکتے اور فوراً اس کے دفاع کے لیے میدان میں کود پڑتے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی نے شکوہ کیا تو کہا کہ ''میں نے اس کو گھنے جنگل میں تنہا نہیں چھوڑ رکھا کہ جو چاہے اس پر غرانے کی مشق شروع کر دے۔'' لاحول ولاقوۃ الا باللہ (الشریعہ، دسمبر 2012ء)

اکابر امت، علماء دین اور وارثان نبی تو آپ کے بیٹے پر غرّا رہے ہیں اور آپ کا بیٹا مسلمانوں کے خلاف مغرب ویورپ کی ایجنٹی اور حمایت کر کے کیا قرآن کی تلاوت کر رہا ہے؟

واہ راشدی صاحب صاحبِ قرآن پر تو تنقید برداشت کرنے کا اعلان مگر خود اپنی ذات اور اپنے صاحبزادے پر روا نہیں۔ سبحان اللہ۔

فرمانِ رسول ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین کی یہی عملی تصویر ہے؟

لوگ بچ کر چلتے ہیں کانٹوں سے ہم نے پھولوں سے زخم کھائے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

ہم روک رہے ہیں باطل کو، جو چاہے ہمارے ساتھ چلے
یہ رستہ جنت جاتا ہے ، جو آئے ہمارے ساتھ چلے

''مسلمان محبوبِ خدا ﷺ کی ذات اقدس پر تنقید برداشت کر سکتے ہیں مگر توہین نہیں۔''

علامہ راشدی صاحب کا اعلان

یہود و نصاریٰ سے ہمنوائی

ترتیب: خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری

ناشر: جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد، پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنقید رسالت پڑھتا ہوں تو..... آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

نوازشیں تیری تکتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
تیری سوچوں میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
گستاخوں سے یہ ہمنوائی توبہ ۔ معاذ اللہ!
فکری دہشت گردی سے لرزتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
نبی کی ذات تو ہر تنقید سے ہے بالا
تنقید برداشت پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
نہ صحابہ پر بھی کرنا طعن ، یہ بتایا ہے اکابر نے
مگر نبی پر برادشت سنتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
یہ مشن اہل سنت سے بغاوت ہی بغاوت ہے
جب شیخ صفدر یاد کرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
بسر کی حضرت نے زندگانی فتنوں کے تعاقب میں
گلشن شیخ اجڑتا دیکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
تمہارا ذکر سنتے ہی سُنّی پریشان ہو جاتے ہیں
کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
تیری تقریظوں کا تعفن ہروقت رقص کرتا ہے
ترے غم میں سلگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
میں ہنس کے جھیل لونگا جفا کی سبھی رسمیں
گلے غیروں کے جب لگتا ہے ، تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
ہر زبان تیری نوازشات کی داستانیں ہیں
ترا چہرہ جب تکتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
نہ جانے ہو گیا کیا؟ اس علمی خانوادے کو
چاریاریؔ بات کرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزنامہ
اسلام
کراچی
جلد 5 شمارہ 278 ہفتہ 7 جمادی الاول 1427ھ مطابق 8 جون 2006ء

مسلمان تنقید برداشت کرسکتے ہیں مگر توہین نہیں

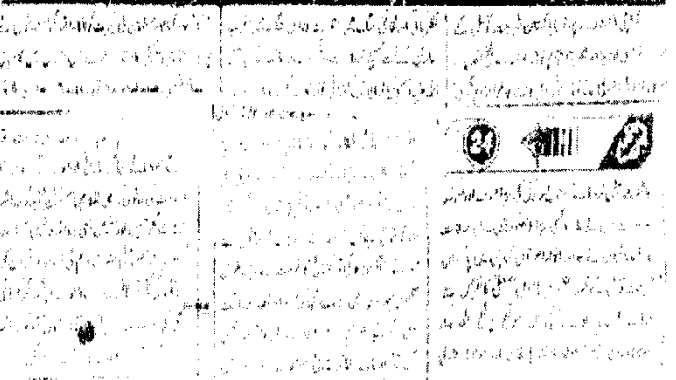

نوازشات جلد اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہود و نصاریٰ سے ہمنوائی

مسلمان تنقید برداشت کرسکتا ہے مگر توہین نہیں (معاذ اللہ) علامہ راشدی صاحب کا خطاب

(روزنامہ اسلام بدھ ۷ صفر ۱۴۲۷ھ مطابق 8 مارچ ۲۰۰۶ء)

دشمن نے بہت بڑے شر کا آغاز کیا۔ مسلمانان عالم یکجہتی کا مظاہرہ کر کے کڑے امتحان میں سرخرو ہوئے۔ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔

پاکستان شریعت کونسل کے تحت عظمت ناموس مصطفیٰ ﷺ کانفرنس سے خطاب

کراچی (سٹاف رپورٹر) پاکستان شریعت کونسل کے جنرل سیکرٹری اور جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ اس وقت عالم اسلام فکری، نظریاتی اور ثقافتی جنگ میں مبتلا ہے اور اس جنگ میں مغرب سازش کے تحت کھینچ کر لایا ہے۔ دشمن نے رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کر کے بہت بڑے شر کا آغاز کیا اور مسلمان کی غیرت کو للکارا ہے، مگر مسلمانوں نے پوری دنیا میں یکجہتی کا مظاہرہ کر کے اس امتحان میں کامیابی کا ثبوت پیش کر دیا ہے۔ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ اس کے علاوہ کسی سزا کا تصور نہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعہ انوار القرآن کراچی میں پاکستان شریعت کونسل کے تحت عظمت ناموس مصطفیٰ ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا زرولی خان، مولانا اسفندیار ولی اور مولانا قاری مفتاح نے بھی خطاب کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ ڈنمارک کے اخبار نے سوچی سمجھی سازش کے تحت حضور ﷺ کی شان میں گستاخانہ خاکے شائع کئے۔ اس حرکت کے بعد مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی تو گستاخ کارٹونسٹ نے ایک طویل مضمون لکھا۔ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس نے کہا کہ مسلمان تنقید برداشت نہیں کر سکتے اور ہم عدم برداشت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ مولانا نے کہا کہ تاریخ اور حقائق کی روشنی میں کارٹونسٹ کی دونوں باتیں غلط ہیں۔ مسلمان تنقید تو برداشت کرتا ہے مگر توہین اور تنقیص کبھی برداشت نہیں کرتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور قرآن کریم پر جو تنقید کی گئی تو دلائل سے اس کا جواب دیا گیا مگر گستاخی کو کبھی بھی معاف نہیں کیا گیا۔ آج بھی مسلمان تنقید کو برداشت کریں گے مگر توہین کسی صورت برداشت نہیں ہوگی۔ (روزنامہ اسلام بدھ ۷ صفر ۱۴۲۷ھ مطابق 8 مارچ ۲۰۰۶ء)

تنقید آقا پر گوارا کر نہیں سکتا

شہِ جن و بشر پر شر، گوارا کر نہیں سکتا ☆ تنقید ذاتِ عالی پر گوارا کر نہیں سکتا
نشانہ رطب و یابس کا بنائے شاہِ بطحا کو ☆ وہی جو خود پہ خشک و تر گوارا کر نہیں سکتا
اپنی ذات پر تو ہر ستم سہہ لے گا مسلماں ☆ مگر تنقید آقا پر گوارا کر نہیں سکتا
چبھے سرکار کے پاؤں میں اگر ایک کانٹا بھی ☆ سلامت ہو یہ اپنا سر گوارا کر نہیں سکتا
میں اپنی جاں لوٹا دوں گا ناموسِ رسالتؐ پر ☆ مگر بے ادبیٔ پیغمبر گوارا کر نہیں سکتا
امام الانبیاء کی شانِ اقدس میں یہ بے باکی ☆ صحافت اس قدر خود سر؟ گوارا کر نہیں سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ

اسلام

کراچی

باشہ بین اللہ زندہ صرف اسلام ہی ہے (القرآن)

ترجمان

جلد 5 شمارہ 280 جمعہ 9 صفر 1427ھ مطابق 10 مارچ 2006ء قیمت 8 روپے

مذہب اور سائنس کی ہم آہنگی

ہدایت اور علم کا منبع

صحیفہ فطرت

قرآن

علامہ ارشدی

پیرس کی ایک سائنسی کانفرنس میں قرآن کریم کی آیات کا مطالعہ

قرآن کے مسلمانوں کی زندگی اور موت کے مسئلے پر تنقید اور اس کے تدارک کی تجاویز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نوازشات جلد اوّل

www.KitaboSunnat.com

مغرب مذہب اور آسمانی ہدایت سے عاری ہو کر حیوانیت پر اتر آیا

یورپی و امریکی مصنوعات کو شکست دینے کیلئے حکومتی سطح پر بائیکاٹ ضروری ہے۔ وسیع پیمانے پر ڈائیلاگ کی ضرورت ہے۔ (مولانا زاہد الراشدی)

تنقید برداشت ہے توہین و تنقیص برداشت نہیں

مجلس عمل فاؤنڈیشن کے سیمینار سے خطاب

کراچی (سٹاف رپورٹر) مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ آج کل کے مادی اور گئے گذرے دور میں مسلمانوں کا ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے متحد ہو کر ایک آواز بلند کرنا حضور ﷺ کی ذات گرامی کا اعجاز ہے۔ مغرب مذہب اور آسمانی ہدایت سے عاری اور دستبردار ہو چکا ہے۔ اس لئے حیوانیت پر اتر آیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے یہاں مجلس عمل فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مولانا عزیز الرحمن رحمانی، ڈاکٹر عامر طاسین، قاری محمد اقبال، مولانا زبیر احمد چترالی، ملک نواز اعوان، مولانا طلحہ رحمانی، مولانا عزیز الرحمن، مولانا احمد بنوری و دیگر حضرات موجود تھے۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ یورپی و امریکی مصنوعات کو اگر اقتصادی و فکری جنگ میں شکست دینی ہے تو حکومتی سطح پر ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ تب ہی یہ ہتھیار کارگر ثابت ہوگا۔ اور فکری سطح پر وسیع پیمانے پر ڈائیلاگ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب مغربی تہذیب کلچر و شکست کے راستے پر چل پڑا ہے۔ اور ہر محاذ پر ناکام ہو کر جارحیت اور گلوبل گلوچ پر اتر آیا ہے۔ اس کے ترکش میں دلائل و براہین کے تیر نہیں رہے۔ انہوں نے کہا کہ اب معاملہ محض خاکوں کی اشاعت کا نہیں رہا بلکہ مسلمانوں کی زندگی و موت کا مسئلہ بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغرب مسلمانوں پر الزام عائد کرتا ہے کہ مسلمان تنقید کو برداشت نہیں کرتے جب مسلمان تنقید کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت نہیں کریں گے تو بحث ومباحثہ کیسے ہوگا اور یہی بات ملعون کارٹونسٹ نے اپنے حالیہ طویل مضمون میں بھی لکھی ہے اور اپنی گستاخی پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کے کارٹون تو دنیا کی تمام بڑی شخصیات کے چھپتے رہتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو تنقیدی پہلو کو برداشت کرنا چاہیے۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مغربی دانشوروں اور ملعون کارٹونسٹ کی بات تاریخ کے میزان اور عقل کی روشنی میں بھی غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے ہمیشہ تنقید کو برداشت کیا ہے اور تنقید کا دلائل کی روشنی میں جواب بھی دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنقید تو ہمیشہ ہوتی رہتی ہے اور ہوتی رہے گی اور اس کا مثبت انداز میں دلائل سے جواب بھی دیا جائے گا۔ مگر تنقید اور توہین میں فرق ہے۔ مسلمان تنقید کو برداشت کرلے گا مگر توہین وتنقیص برداشت نہیں ہوگی۔ (روزنامہ اسلام بدھ ۹ صفر ۱۴۲۷ھ مطابق 10 مارچ ۲۰۰۶ء)

سر کٹانا جانتے ہیں حرمت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

کردو باور یہ حقیقت مجمع کفار پر ☆ مسلک دوٹوک واضح کردو اب اغیار پر
ثبت کر دو اب یہ نعرہ ہر دلِ بیدار پر ☆ شعر آویزاں کر دو، ہر چوک ہر دیوار پر
سر سجانا جانتے ہیں اہل ایماں دار پر ☆ تف ہے میرے دوست ایسے مغربی اقدار پر
حملہ آور پیروئے ابلیس ہے سرکار پر ☆ بھیجو لعنت مل کے سارے، اس آزادیٔ اظہار پر
کوئی کیوں کیچڑ اچھالے سیّد ابرار پر ☆ جو کرے تنقید کی جرأت میرے سردار پر
سر اچھالا جائے اس بد بخت کا تلوار پر ☆ رحم کرنا ظلم ہے اے دوست موذی مار پر
زندگانی تلخ کر دو موت کے حقدار پر ☆ حیرت وافسوس ہے اس مفلس و نادار پر
کرتا ہے جو بدزبانی نبیوں کے سردار پر ☆ بن کے ناداں، تھوکتا ہے بدرِ پُرانوار پر
بدنسب انگلی اٹھاتا ہے، پیارے سرکار پر ☆ تہمت و ہرزہ سرائی صاحب کردار پر
لب کشائی دو جہاں کے شاہ پر سردار پر ☆ کاش کھل جائے حقیقت ایسے نا ہنجار پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنقید "توہین رسالت" کے ہی زمرے میں آتی ہے۔ منصب نبوت ہر قسم کی تنقید سے بلند ہے۔ بعض مغرب زدہ مسلمان دانشوروں نے یہ شوشہ چھوڑا ہے۔

رئیس العلماء سرمایہ اہل سنت مولانا سلیم اللہ خان صاحب زید مجدھم

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ارشاد

"بعض مغرب زدہ مسلمانوں، دانشوروں نے "تنقید اور توہین" کا شوشہ چھوڑ کر اس بات پر جو زور دیا ہے کہ مسلمان کو تنقید اور توہین کا فرق ملحوظ رکھنا چاہیے۔ منصب نبوت ہر قسم کی تنقید سے بلند ہے۔ انبیاء معصوم ہوتے ہیں اور حضور ﷺ سید الانبیاء ہیں۔ منصب نبوت کی طرف کسی قسم کی انگشت نمائی یا تنقید "توہین رسالت" ہی کے زمرے میں آتی ہے۔ امت کے جلیل القدر علماء نے اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ یہ دانشور اگر ان کتابوں کا بغور مطالعہ کر لیں تو انہیں مستشرقین کے دائرہ اثر سے نکلنے کا موقع مل جائے گا۔" .....

"توہین رسالت کے متعلق علماء کرام اور کالم نگاروں کے ارشادات"

علامہ تقی الدین سبکیؒ کی کتاب "السیف المسلول علی من سب الرسول" مشہور حنفی عالم علامہ ابن عابدین شامیؒ کی "تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام" اور علامہ ابن تیمیہؒ کی شہرہ آفاق تصنیف "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" اس موضوع پر ایسی کتابیں ہیں جنہوں نے کوئی تشنہ نہیں چھوڑا اور سب اس پر متفق ہیں کہ بارگاہ رسالت میں کسی بھی قسم کی تنقید کی سزا موت اور قتل ہے۔" .....

"ایک مشہور بیوروکریٹ اور ادیب قدرت اللہ شہاب نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلے میں مسلمانوں کے جذبات کا تجزیہ کرتے ہوئے کافی حد تک صحیح لکھا ہے۔ ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اگر کوئی بدزبانی کرے تو لوگ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ تو مرنے کی بازی لگا بیٹھتے ہیں۔ اس میں اچھے، نیم اچھے، برے مسلمان کی بالکل کوئی تخصیص نہیں۔ بلکہ تجزیہ تو اسی کا شاہد ہے کہ جن لوگوں نے ناموس رسالت پر اپنی جان عزیز کو قربان کر دیا ظاہری طور پر نہ تو وہ علم و فضل میں نمایاں تھے اور نہ زہد و تقویٰ میں ممتاز تھے۔ ایک عام مسلمان کا دِل شعور اور لاشعور جس شدت اور دیوانگی کے ساتھ شان رسالت کے حق میں مضطرب ہوتا ہے اس کی بنیاد عقیدہ سے زیادہ عقیدت پر مبنی ہے۔ خواص میں یہ عقیدت ایک جذبہ اور عوام میں ایک جنون کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔''

''ایک عام مسلمان کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت و محبت کا یہ عالم ہے کہ وہ ناموس رسالت پر کٹ مرنے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے اور مولانا محمد علی جوہرؒ کی ایمانی غیرت و حمیت کے یہ الفاظ تقریباً ہر مسلمان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ''جہاں تک خود میرا تعلق ہے۔ مجھے نہ قانون کی ضرورت ہے نہ عدالتوں کی حاجت۔ اگر کوئی ہندوستانی اس قدر شقی القلب ہے کہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے ان میں سب سے اشرف نبی سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور باعث تکوین دو عالم کا جو تقدس میرے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اس کا اتنا پاس بھی نہیں کرتا کہ اس برگزیدہ ہستی کی توہین کر کے میرے قلب کو چور چور کرنے سے احتراز کرے۔ تو مجھ سے جہاں تک صبر ہو سکے گا صبر کروں گا۔ جب صبر کا جام لبریز ہو جائے گا تو اٹھوں گا اور یا تو اس گندہ دل، گندہ دماغ، گندہ ذہن کافر کی جان لے لوں گا یا اپنی جان اس کی کوشش میں کھو دوں گا۔''.....

(مولانا محمد علی جوہرؒ، آپ بیتی اور فکری مقالات، صفحہ 232)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد ختم نبوۃ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ارشاد

انیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں راجپال نامی بدبخت نے حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی پر مشتمل ایک کتاب ''رنگیلا رسول'' کے نام سے لکھی تھی۔ انگریز کا قانون نافذ تھا۔ مسلمان بجا طور پر مشتعل تھے۔ دفعہ 144 نافذ کر دیا گیا تھا اور کسی قسم کے جلسے اور اجتماع کی اجازت نہیں تھی۔ اس موقع پر خطیب الہند حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے جو تقریر کی۔ اس سے مسلمانوں کے جذبات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ ''جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے۔ ناموس رسالت پر حملہ کرنے والے چین سے نہیں رہ سکتے۔ پولیس جھوٹی، حکومت کوڑھی اور ڈپٹی کمشنر نااہل ہے۔ ہندو اخبارات کی ہرزہ سرائی تو روک نہیں سکتا۔ لیکن علماء کرام کی تقریریں روکنا چاہتا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ دفعہ 144 کے یہیں پر نچے اڑا دیئے جائیں۔ میں دفعہ 144 کو اپنے جوتے کی نوک تلے مسل کر بتا دوں گا۔

پڑا فلک کو دل جلوں سے کبھی کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

''مغرب اور حقوق انسانی کی نام نہاد تنظیموں نے اس قانون کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا اور مختلف حکومتوں پر اس میں ترمیم اور تخفیف کرنے کیلئے دباؤ ڈالا جاتا رہا۔ بعض حکمران اس میں ترمیم کیلئے آمادہ بھی ہوئے۔ لیکن عوامی طاقت کے خوف سے وہ اس میں تبدیلی نہیں کر سکے۔ اس سلسلے میں (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) سے وابستہ علماء اور مخلص کارکنوں کا کردار قابل رشک رہا۔ انہوں نے جہاں کہیں اس طرح کی سازش کی بو محسوس کی۔ عوام میں بیداری کیلئے ''ہوشیار باش'' کی صدا لگائی اور لوگوں کو بروقت جگانے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضہ انجام دیتے رہے اور ایک مومن کیلئے اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ اس کے وقت، اس کے مال، اس کی فکر اور اس کی مساعی کا محور آقائے نامدار ﷺ کی ناموس کا تحفظ ہو۔ مبارک ہیں ایسے لوگ۔ اور قابل رشک ہیں ان کی زندگی کے لمحات''.....

آخری بات

جہاں تک مغرب اور کفریہ طاقتوں سے دلائل کی روشنی میں مکالمے کا تعلق ہے۔ یہ بات اپنی جگہ بے غبار ہے کہ ان کا رویہ عناد اور دشمنی پر مبنی ہے اور ایک عناد اور کینہ رکھنے والا دشمن، دلائل سے بھی متاثر نہیں ہوتا۔ اس کے پاس اگر طاقت ہوتی ہے تو دلائل کا ٹکسال بھی اس کا اپنا ہوتا ہے اور خیر و شر کے پیمانے بھی وہ خود بناتا اور بگاڑتا ہے۔ ہاں۔ اہل اسلام کا یہ فریضہ ضرور ہے کہ وہ انسانیت کی ابدی صداقتوں کی روشنی میں حق اور حقیقت کو اجاگر کریں۔ خیر و شر اور نیکی اور بدی کے صحیح پیمانوں کا تعارف کرائیں اور داعیانہ اسلوب میں واضح کریں کہ کائنات کی مقدس ترین ہستی کی شان میں گستاخی صرف مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا سبب نہیں۔ بلکہ یہ اہانت آمیز رویہ اختیار کرنے والی ان قوموں کے لیے دنیا اور آخرت کی بربادی اور تباہی کا ذریعہ بھی ہے۔

جدید تہذیب اور جدید ثقافت کے دعویدار

جنہوں نے اپنے تہذیب و تمدن کا ڈھنڈورا پیٹا ہوا ہے۔ کہ ہم انسانوں کے حقوق کے علمبردار ہیں، ان میں اور ان بدباطن کافروں میں آج بھی ذرا برابر فرق نہیں آیا، آج ان کے پاس بھی اسلام کے خلاف کوئی دلیل نہیں دلیل کے میدان میں یہ شکست کھا چکے ہیں، اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فضل و کرم سے اسلام کی حقانیت ساری دنیا میں اپنا لوہا منوا رہی ہے، ان دشمنان اسلام کے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے چاند پر تھوکنے کی کوشش کریں، یہی وطیرہ آج انہوں نے اپنایا ہوا ہے۔

یہ درحقیقت ان کی پستی، ان کی شکست، ان کی مغلوبیت کی دلیل ہے کہ ان کے پاس دلیل کے میدان میں پیش کرنے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے، اسی وجہ سے اپنا غصہ، اپنا حسد اور اپنی جلن کا مظاہرہ ان اوچھے ہتھکنڈوں کے ذریعہ کر رہے ہیں کہ کبھی معاذ اللہ حضور اقدس کی شان میں گستاخیاں کرنا شروع کر دیں اور کبھی حضور ﷺ کے معاذ اللہ کارٹون بنانے شروع کر دیئے۔ یہ ساری باتیں درحقیقت دلیل کے میدان میں شکست خوردگی کی علامت ہیں، جس کے پاس دلیل ہوتی ہے وہ کبھی گالی نہیں دیتا، وہ کبھی دوسروں کو طعنے نہیں دیتا، وہ دلیل سے بات کرتا ہے اور دلیل کے ذریعے اپنی بات دوسروں کو سمجھاتا ہے، دلیل کے ذریعے دوسروں کی باتوں کی تردید کرتا ہے لیکن جس کے پاس دلیل نہیں ہوتی وہ ان اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آتا ہے۔ دراصل یہ تو خود ان کی طرف سے اعتراف ہے کہ ہم حضور ﷺ کی دلیل کا کوئی جواب نہیں رکھتے سوائے اس کے کہ اپنے غصہ کی آگ کو ان اوچھے ہتھکنڈوں سے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں چنانچہ یہ کر رہے ہیں، حقیقت میں یہ شکست خوردگی کا اعتراف ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں کی غیرت کو بھی چیلنج ہے کہ جو لوگ محمد عربی ﷺ کے نام لیوا ہیں اور جو حضور اقدس ﷺ کی محبت کے دعویدار ہیں وہ ان اوچھے ہتھکنڈوں کے جواب میں کیا کرتے ہیں یہ ایک چیلنج ہے، میں سمجھتا ہوں کہ پوری امت مسلمہ کو غیرت ایمانی کے ساتھ اس چیلنج کو قبول کرنا چاہیے کہ پوری امت مسلمہ اس بات کا مظاہرہ کرے کہ وہ اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی حرمت پر اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار ہے۔ (توہین رسالت کے متعلق علمائے کرام اور کالم نگاروں کے ارشادات، باب پنجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر حال میں حق بات کا اظہار کرینگے
منبر نہیں ہو گا تو سردار کرینگے

تنقید اور توہین میں کوئی فرق نہیں

جامعہ اشرفیہ لاہور کے علماء کرام کا فتویٰ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسائل کے متعلق کہ تنقید اور توہین میں فرق ہے یا دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ تنقید کرنے والے شخص کو صرف دلائل کے ساتھ جواب دیا جائے گا۔ یا اس کے علاوہ کوئی اور سزا بھی شریعت کے اندر ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر تنقید کرنے والے کو بھی اسلام کی رو سے سزائے موت ہے یا کوئی دوسری سزا ہے؟

توہین رسالت کی سزا شریعت مقدسہ کی رو سے کیا ہے؟ مدلل جواب سے نوازیئے۔

سائل: شیراز قریشی لاہور

الجواب باسم الملک الوہاب

تنقید اور توہین میں عام شخص کے اعتبار سے گو فرق ہے۔ وہ اس طرح کہ تنقید کا معنی یہ ہے کہ کسی شی میں چھانٹ بینٹ کر کے اس کو منقح کر کے پیش کرنا، جبکہ توہین میں تذلل ہی مقصود ہوتا ہے۔

لیکن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے اعتبار سے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین موجب کفر ہے۔ ایسے ہی آپ پر تنقید کرنا بھی موجب کفر ہے۔ کیونکہ چھانٹ بینٹ اس شخص کی کی جا سکتی ہے جس کے اندر نقص کا احتمال ہو۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقول حضرت حسانؓ اس سے بھی مبرا ہیں۔

کقولہ:۔ خلقت مبراء من کل عیب... کانک قد خلقت کما تشاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز علامہ قرطبی نے تفسیر قرطبی میں لا تقولوا راعنا کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اگر اپنے کسی فعل سے دوسروں کو کسی ناجائز فعل کی گنجائش ملتی ہو تو اس کیلئے یہ مباح فعل بھی ناجائز ہو جاتا ہے۔ جبکہ یہ جائز فعل شرعاً ضروری اور مقاصد شرعیہ میں سے نہ ہو۔ اس کی مثال یوں دی جا سکتی ہے۔ کہ اللہ کے نبی نے بیت اللہ کی تعمیر کو بدلنے کا ارادہ فرمایا جو زمانہ جاہلیت میں قریش نے کی تھی۔ کیونکہ وہ اس بناء کے اعتبار سے کچھ چیزیں بناء ابراہیمؑ کے خلاف تھیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا جی یہ چاہتا ہے کہ میں اس کو منہدم کر کے اس کو از سر نو دوبارہ تعمیر کر دوں۔ لیکن اس لئے نہیں کرتا کہ ناواقف لوگ کہیں اس سے فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ لفظ موہم سے بھی اجتناب کرنا ضروری ہے۔ اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ جس لفظ سے فاسد معنی کا ابہام (اشارہ) ہوتا ہو اس کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ متکلم کی نیت صحیح ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح علماء نے لکھا ہے کہ نبی کی توہین اشارۃً یا کنایۃً موجب کفر ہے۔

شاتم رسول کے سلسلہ میں مالکیہ میں سے قاضی عیاضؒ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ''الشفاء'' ہے۔ حنابلہ میں سے ابن تیمیہؒ نے کتاب ''الصارم المسلول علی شاتم الرسول'' لکھی ہے اور شافعیہ میں سے علامہ تقی الدین ابوالحسن علی سبکیؒ نے ایک کتاب ''السیف المسلول علی من سب الرسول'' لکھی ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ اجمعوا عوام اهل العلم علی من سب النبی علیه القتل۔ یعنی جس نے حضور ﷺ کی گستاخی کی اس کو قتل کیا جائے گا۔

اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ اس پر علماء کا اجماع ہے۔ کہ جس نے آپ ﷺ کو برا بھلا کہا یا آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی وہ کافر ہے۔ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ابوسلیمان الخطابیؒ نے لکھا ہے کہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ اگر کسی مسلمان نے آپ ﷺ کی گستاخی کی تو اس کی سزا صرف قتل ہے۔ اسی طرح علامہ ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب ''الصارم المسلول'' میں لکھا ہے کہ جس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی اس کو صرف قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے گا۔ اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر۔ امام ابو یوسفؒ نے لکھا ہے کہ ''اگر کسی مسلمان نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی یا عیب نکالا یا تکذیب کی یا نقص نکالا تو اس نے اللہ کا انکار کیا۔ اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔ اگر اس نے توبہ نہ کی تو اس کو قتل کیا جائے گا اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی رائے یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی اگرچہ اس نے نشہ کی حالت میں کیوں نہ کی ہو، اس کو قتل کیا جائے گا۔

لہٰذا ان عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ توہین بھی موجب قتل ہے اور تنقید بھی موجب قتل ہے فقط واللہ اعلم۔ (احمد علی، دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور، ۲۹ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ ۳ مئی ۲۰۱۱ء)

(نوٹ) اس فتویٰ کی فوٹو کاپی دستیاب ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر آج تک کسی بھی مسلمان نے تنقید برداشت کرنے کا اعلان نہیں کیا!

صرف جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب تھے جنہوں نے لکھا کہ ''رسول خدا کے سوا کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے'' جن کے خلاف تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام ان کے باطل نظریہ کا رد فرمایا جبکہ ہماری طرف سے دیگر علماء کرام کے علاوہ خصوصاً قائد اہلسنّت سیّدی و مرشدی حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ (چکوال) نے ''صحابہ کرامؓ اور مودودی'' کے نام سے ایک یادگار کتابچہ تحریر فرمایا جبکہ یادگار سلف شہید اسلام مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانویؒ نے ''تنقید اور حق تنقید'' کے نام سے ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس میں صحابہ کرامؓ اور اکابر امت کا بھرپور دفاع کیا بلکہ مسلک اہلسنّت کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ واضح رہے کہ ہمارے ممدوح علامہ راشدی صاحب، مودودی صاحب کو بھی پیچھے چھوڑ گئے، فرماتے ہیں کہ ''مسلمان (رسالت مآب ﷺ پر معاذ اللہ) تنقید برداشت کر سکتا ہے۔

جس کام کی جسارت مودودی صاحب جیسے ضال و مضل نہ کر سکے وہ کام علامہ راشدی صاحب کر گذرے۔ مودودی صاحب نے تو یوں کہا کہ ''رسولِ خدا کے سوا کسی کو تنقید سے بالاتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ سمجھے۔'' یہ نظریہ رافضیت اور خارجیت سے وفاداری کے جراثیم کی نشاندہی کرتا ہے۔

جبکہ رسالت مآب ﷺ کی ذات اقدس پر تنقید برداشت کرنے کا اعلان یہ یہود و نصاریٰ کی ہمنوائی میں ''نظریہ عدم برداشت'' کی تائید وحمایت کی غماضی کرتا ہے۔ واضح رہے کہ علامہ راشدی صاحب تو مودودی صاحب سے بھی سبقت لے گئے۔ وہ تو رسولِ خدا کو تنقید سے بالاتر سمجھتے تھے اور یہ تنقید برداشت کرنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ (معاذ اللہ)

تنقید کا معنیٰ، مطلب، مقصد اور مفہوم کیا ہے؟

آیئے شہید اسلام حضرت لدھیانویؒ کے قلم فیض رقم سے ملاحظہ فرمائیں جسے آپ اپنے رسالہ ''تنقید اور حق تنقید'' میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

جناب مودودی صاحب کا ارشاد کہ ''رسول خدا ﷺ کے سوا کسی انسان کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے۔'' اس کے آثار و نتائج پر غور کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھئے کہ ''تنقید'' کسے کہتے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ یہ عربی کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں کسی چیز کو جانچنا، پرکھنا اور کھوٹا کھرا معلوم کرنا۔ اور اردو محاورے میں یہ لفظ نکتہ چینی، خردہ گیری اور اظہارِ نقص کے معنیٰ میں استعمال کیا جاتا ہے، یعنی جانچنے پرکھنے کے بعد جب کوئی چیز عیب دار ثابت ہوتی ہے تو اُس کے کمزور پہلوؤں کے اظہار کا نام تنقید ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے فلاں پر تنقید کی تو اس کا مفہوم اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ اس کے کمزور پہلوؤں پر روشنی ڈالی، اس پر نکتہ چینی کی اور اس کے عیوب و نقائص بیان کئے۔

جس چیز یا جس شخصیت کو تنقید کا محل سمجھا جائے: اُس کے بارے میں سب سے پہلا تصور یہ قائم ہوتا کہ 'تنقید' سے پہلے یہ چیز قابلِ اعتماد نہیں، بلکہ جانچ پرکھ کی محتاج ہے اور اس کے بعد ہی یہ فیصلہ ہو سکیگا کہ یہ لائقِ اعتماد ہے یا نہیں۔ کیونکہ جو چیز سو فی صد لائق اعتماد ہو اُس کے جانچنے پرکھنے کی ضرورت نہیں رہتی، اور نہ دنیا میں کوئی ایسا عقلمند آپ نے دیکھا ہوگا جو سکہ بند اور لائق اعتماد چیزوں کی جانچ پرکھ کرتا پھرے۔ الغرض یہ ایک بدیہی اصول ہے کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز لائق اعتماد ہے اُس کی تنقید (یا اردو محاورے کے مطابق اُس پر تنقید) کی ضرورت نہیں۔ اور جو چیز محتاجِ تنقید ہے، وہ تنقید سے قبل لائق اعتماد نہیں۔ مثلاً بازار میں مہر شدہ باٹ استعمال ہوتے ہیں۔ آپ نے کسی کو نہیں دیکھا ہوگا کہ وہ سودا خریدتے وقت دکاندار سے یہ دریافت کرے کہ میاں! اس کا وزن بھی درست ہے؟ کیونکہ وہ سرکاری مہر کے بعد تنقید سے بالا تر ہے۔ اور اس پر سرکاری مہر کا ہونا ہی اس کے قابلِ اعتماد ہونے کی ضمانت ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص اس دانشمندی کا مظاہرہ کرے تو تم جانتے ہو کہ اسے کیا کہا جائے گا۔

اب جب مودودی صاحب ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ "رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی بھی انسان تنقید سے بالاتر نہیں" تو اس کے معنی اس کے سوا اور کیا ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی انسان بھی ہمارے لئے لائق اعتماد نہیں۔ اسی اعتماد کو جناب مودودی صاحب 'ذہنی غلامی' سے تعبیر کر کے یہ فرماتے ہیں کہ "نہ (رسول خدا کے سوا) کسی (انسان) کی 'ذہنی غلامی' میں مبتلا ہو" گویا جناب مودودی صاحب کے نزدیک چودہ سو سال کی امت میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جس کے کسی قول و فعل پر ہم اعتماد کر سکیں۔

جانتے ہو کوئی شخص جب کسی دوسرے پر 'تنقید' کرتا ہے: تو اُس کا منشا کیا ہوتا ہے؟ سُنو! اگر کسی کے علم پر تنقید کی جائے (خواہ وہ صرف کسی ایک مسئلہ یا معاملہ سے متعلق ہو) تو اس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں ان صاحب کا علم صحیح نہیں بلکہ ناقد کا علم صحیح ہے یا ناقد اس مسئلہ کو اس سے بہتر سمجھتا ہے۔ اس طرح اگر کسی کے فہم پر تنقید کی جائے تو اُس کا منشا اپنے فہم کی برتری کا احساس ہے۔ اور اگر عمل پر تنقید کی جائے تو اس کا منشا اپنے عملی تفوّق کا جذبہ ہے۔ الغرض جس بات میں آپ دوسرے پر تنقید کریں گے اُس میں اپنے علم و عمل اور عقل و فہم کے مقابلہ میں دوسرے کے علم و عمل اور عقل و فہم کو فروتر سمجھیں گے۔ پھر کبھی تو ناقد واقعی ان امور میں اُس شخص سے جس پر تنقید کی گئی، فائق ہوتا ہے اور کبھی واقعۃً فائق نہیں ہوتا، بلکہ وہ اپنی خوش فہمی کے جنون میں اپنے کو فائق تر سمجھتا ہے۔ اسلام کی اصطلاح میں اسے 'کِبر' یا 'تکبّر' کہتے ہیں اور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی 'کِبر' تھا جس کا شکار سب سے پہلے ابلیس ہوا، اور اسی برخود غلط احساسِ برتری نے اسے 'معلّم ملکوت' کے بجائے قیامت تک ملعون بنا دیا۔

اب اس اصول کو سامنے رکھ کر ذرا مودودی صاحب کی تنقید اور اصول تنقید پر نظر ڈالئے۔ وہ ہر شخص کو حق دیتے ہیں کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سلف صالحین میں سے ہر شخص پر تنقید کرے۔ بتایئے آخر اس کو کیا نام دیا جائے۔ کیا مودودی صاحب کے نزدیک ان کی جماعت کا ہر فرد سلفِ صالحین سے علم و فہم میں فائق ہے؟ اگر نہیں تو اس کا منشاء برخود غلط پندار کے سوا اور کیا ہے؟

تم یہ بھی جانتے ہو کہ ہمارے آخری دین کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک محفوظ رکھنے کا ذمہ لیا ہے، دین کی حفاظت جب ہی ہو سکتی ہے جبکہ نصوصِ دین کے الفاظ بھی بغیر کسی تغیر و تبدل کے محفوظ رہیں۔ ان کے معانی بھی محفوظ ہوں۔ پھر ان پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح خود عمل کر کے دکھایا اور صحابہ اکرامؓ سے اپنے سامنے عمل کرایا۔ وہ بھی محفوظ ہو، اور پھر ان اعمال سے جو اسلامی ذوق، احسانی کیفیت اور دین فہمی کا ملکہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی محفوظ رہے۔ غرضیکہ یہ چار چیزیں ہوئیں۔ الفاظ، معانی، اعمال اور ذوق دین۔ ہم 'ذہنی غلامی' کے مبتلاؤں تو خیال ہی نہیں بلکہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ نے یہ چاروں چیزیں بغیر کسی انقطاع کے محفوظ رکھیں اور جن حضرات کے ذریعہ محفوظ رکھیں وہ ہمارے محسن ہیں، مقتدا ہیں، معتمد علیہ ہیں، اور ہم ان کے ذہنی غلام ہیں، ممنون احسان ہیں۔ کیونکہ اگر

ان حضرات کو درمیان سے ہٹا دیا جائے: اور یہ فرض کر لیا جائے کہ فلاں دَور میں وہ دین کے الفاظ کو یا معانی کو، یا عمل کو، یا ذوق کو محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے یہ کہ اُن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا تو اس سے پورے دین ہی کی نفی ہو جاتی ہے۔

جناب مودودی صاحب کی شستہ بیانی اور قلم کی روانی کا میں بھی معترف ہوں، مگر میرا خیال ہے کہ وہ اپنی بلند پروازی میں ایسے الفاظ بھی استعمال فرما جاتے ہیں جو موقعہ و محل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتبار سے بالکل ہی بے معنی ہوں۔ مثلاً یہی 'تنقید سے بالاتر' اور 'ذہنی غلامی' کے الفاظ کو لیجئے۔ یہ اپنے سیاق و سباق کے اعتبار سے بالکل مہمل ہیں۔ غور فرمایئے، اگر دین اسلام کی 'ذہنی غلامی' کوئی عیب نہیں بلکہ لائق صد فخر ہے تو

حاملینِ اسلام اور سلفِ صالحین: کی پیروی اور ذہنی غلامی کیوں لائقِ فخر نہیں؟ اور اگر دینِ اسلام ہم ایسے جاہلوں کی تنقید سے بالاتر ہے تو جن حضرات کے واسطہ سے ہمیں دین پہنچا اُن کا علم و فہم تنقید سے بالاتر کیوں نہ ہوگا؟ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ کا آخر کیا مفہوم ہے؟

ایک طفلِ مکتب کا تصور کیجئے: جو پہلے دن مکتب میں گیا۔ اُستاذ نے اُسے بغدادی (یا نورانی) قاعدہ شروع کرایا ہو، جب اُستاذ نے اُس کو الف، بے کہلایا تو اس کے جواب میں وہ صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ حضور! میں چودھویں صدی کا مفکّر ہوں، آپ کی 'ذہنی غلامی' کیوں قبول کروں، تو اس صاحبزادے کی تعلیم جس قدر 'مکمل' ہوگی وہ محتاجِ بیان نہیں۔ ہم لوگ صحابۂ کرامؓ اور دیگر سلفِ صالحین کے مقابلہ میں وہ حیثیت بھی نہیں رکھتے جو اس ماڈرن صاحبزادے کی استاذ کے مقابلہ میں تھی ہمیں دین کی ابجد انہی بزرگوں کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے، ان کی 'ذہنی غلامی' سے انحراف کا نتیجہ بھی اس صاحبزادے سے مختلف نہیں ہوگا۔ خدا مجھے معاف فرمائے میرا خیال یہ ہے کہ سلفِ صالحین سے کٹ کر اور ان کی 'ذہنی غلامی' کا جوا اُتار کر جو لوگ اسلام کا نام و نقشہ مرتب کر رہے ہیں، وہ سرے سے اسلام کے قائل ہی نہیں، وہ قرآن اور سنت کے الفاظ بار بار اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ میں کفر و الحاد پھیلانے کے لئے اس کے بغیر کام نہیں چلتا۔

اسلام میں سب سے پہلا فتنہ عبداللہ بن سبا یہودی نے برپا کیا

جس کی بنیاد ہی ''رسولِ خدا کے سوا کسی انسان کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھنے'' پر تھی۔ پھر اسی سبائیت کے بطن سے 'فتنہ خوارج' نے جنم لیا، جو بڑی شوخ چشمی سے کہتے تھے کہ حضرت علیؓ اور دیگر صحابہؓ نے دین کو نہیں سمجھا، ہم ان سے بہتر سمجھتے ہیں۔ پھر انہی بنیادوں پر معتزلہ، مرجئہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدریہ وغیرہ فرقے پیدا ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک نے سلف کی پیروی کو ذہنی غلامی تصور کیا، **فضلو واضلوا**۔ دورِ حاضر میں جو نئے نئے فرقے پیدا ہوئے اُن میں اصول و نظریات کے اختلاف کے باوجود تمہیں یہی 'قدر مشترک' نظر آئے گی۔ سلف صالحین کا مذاق اُڑانا، ان کے کاموں میں کیڑے نکالنا، ان کی حیثیت کو مجروح کرنا، اُن پر تنقیدی نشتر چلانا اور ان کی پیروی کو رجعت پسندی، دقیانوسیت، قدامت پرستی جیسے القاب دینا دورِ جدید کا فیشن ہے۔

یاد رکھئے اکابر سلف صالحینؒ اور ناموس صحابہ کرامؓ کے تحفظ اور دفاع کے لئے حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے نہایت ہی مدبرانہ، فاضلانہ، عالمانہ اور محققانہ انداز میں ''نظریہ عدم برداشت'' کا رفرما کر مسلک اہلسنت ﷺ والجماعت کی وکالت اور صحیح ترجمانی فرمائی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ جس اچھوتے طرز تحریر اور قلمی جراحی سے رد فرق باطلہ کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے عظمت صحابہ و سلف صالحین کو اہلسنّت والجماعت کے قلوب و اذہان میں اُتار کر منور فرمایا یہ اُن ہی کا حصہ تھا۔

گئے عشاق وعدہ ٔ فردا لے کر	اب ڈھونڈ اُنہیں چراغِ رُخِ زیبا لے کر

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہم سُنّی مسلمان تو اتنے حساس ہیں کہ صحابہ تو صحابہ رہے سلف صالحین پر بھی تنقید برداشت نہیں کرتے۔ بلکہ ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ

مقامِ نبی تو مقامِ نبی ہے، صحابہ کی خاطر بھی ہم جان دینگے
ہتھیلی پہ سر کو لئے پھر رہے ہیں، امانت ہے انکی بصد شان دینگے
کھائی ہے قسم خود اللہ نے اصحاب کے دوڑتے گھوڑوں کی
اصحاب کا جب یہ عالم ہے سردار کا عالم کیا ہوگا

قارئین ذی وقار! تنقید، تنقیص اور توہین جامعہ اشرفیہ لاہور کے فتویٰ کے مطابق ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔ لہٰذا امام الانبیاء، محبوبِ خدا، شافع روزِ جزا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر (معاذ اللہ ثم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ اللہ) جن کی نعلین مبارک کو "تنقیدی نظر" یا بے ادبی کے طور پر "جتڑی" کہنا بھی سلب ایمان کا خطرہ ہے۔ تو ایسی ذات عالی صفات جن کے جسمِ اطہر سے نکلنے والے پسینہ مبارک میں رب کائنات نے اتنی عمدہ خوشبو رکھ دی ہے کہ جس کا مقابلہ دنیا بھر کی کوئی خوشبو نہیں کر سکتی۔ تو ایسی پاکیزہ ذات پر "تنقید برداشت کرنے کا اعلان کرنا" حفاظت ایمان کا ذریعہ کیسے ثابت ہوگا؟.....بینوا توجروا؟؟؟

زندگی زمین کے سینے میں رہ گئی ،جنت کنیز بن کے مدینے میں رہ گئی
پھولوں کا حسن حضرت یوسفؑ کو مل گیا اور خوشبو میرے نبی کے پسینے میں رہ گئی

حضرت خاتم المعصومین، سیّد المرسلین، محبوب رب العالمین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، سیّد الاوّلین والآخرین جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ پر کھلے جلسۂ عام میں تنقید برداشت کرنے کا اعلان کرنے والے علامہ راشدی صاحب کو

نبی کا وفادار مانوں، توبہ توبہ ،اسلام کا پہرے دار مانوں ، توبہ توبہ
سنّیو کا غم خوار مانوں، توبہ توبہ، جانشینی کا حق دار مانو ں، توبہ توبہ

ہمارے پیارے آقا ﷺ کی ذات اقدس جن کے بارے میں ہمارا تو یہ نظریہ اور عقیدہ ہے کہ سرکار دو عالم، تاجدارِ دو عالم، جانِ دو عالم، روحِ دو عالم، وجہِ تخلیق کائنات، فخرِ موجودات، منبع فیوضات، جناب رسالت مآب ﷺ جس سواری پر تشریف فرما ہوں اُس سواری کے "بول وبراز" کو بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھنا بے ادبی تصور کرتے ہیں۔ چہ جائیکہ اتنی مقدس، مطہر، منور اور معتبر ہستی کو نشانۂ تنقید بھی بنایا جائے اور اُسے برداشت کرنے کا اعلان کر کے مسلمانوں کے ایمانی جذبات کو مجروح کیا جائے تا کہ یہود و نصاریٰ کی بھرپور ہمنوائی ہو سکے؟ العیاذ باللہ

کونین کی تخلیق کا مولا تو سبب ہے	اسلام کا مفہوم ترے در کا ادب ہے
طٰہٰ سے عیاں تری سیرت کا قصیدہ	قرآن میں یٰسین تیرے چہرے کا لقب ہے
والفجر کا مطلب تیرے چہرے کی تلاوت	واللیل تو مولا تیری زلفوں کا لقب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گستاخ رسول کی سزا اور مسلمانوں کی ذمہ داری

امام اہل سنت کے حقیقی جانشین مولانا عبدالقدوس خان قارن مدظلہ کا تبصرہ

اسلام اپنی حقانیت، اعلیٰ اقدار اور فطرت انسانی کے مطابق ہونے کی بدولت جس قدر تیزی سے دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اسی قدر مخالف قوتیں اس کا راستہ روکنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں اور ''الکفر ملۃ واحدۃ'' کفر ایک ہی جماعت ہے۔ کہ فرمان نبوی کے تحت تمام باطل ادیان اس میں شریک ہیں، مگر سب سے بھونڈا انداز اس میں یہود و نصاریٰ اور ان کی آلہ کار جماعتوں کا ہے۔

☆.....تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بچپن میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ تجارتی قافلہ کے ہمراہ شام جا رہے تھے تو بحیرہ نامی راہب نے اس قافلہ میں خرق عادت کے طور پر پیش آنے والے کچھ حالات معلوم کر کے قافلہ والوں سے ملاقات کی اور اپنی کتاب میں بیان کردہ نبی آخر الزمان ﷺ کی علامات حضور علیہ السلام میں دیکھ کر آپ کے چچا سے کہا کہ اس بچے کو شام لے کر نہ جائیں بلکہ یہاں سے ہی مکہ واپس بھیج دیں، ایسا نہ ہو کہ یہود و نصاریٰ ان کو تکلیف پہنچا دیں، حالانکہ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک آٹھ سال تھی، اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے یہی یہود و نصاریٰ کے دل آپ کے بارے میں بغض و عناد سے بھرے ہوئے تھے۔

☆.....جب آنحضرت ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو یہود و نصاریٰ نے آپ کو پریشان کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ کبھی خود سامنے آتے اور کبھی مشرکین کو اپنا آلہ کار بنا کر پریشانی کا سامان مہیا کرتے آپ کو زہر دے کر شہید کرنے کی سازش کی گئی۔ (بخاری ج ۲ ص ۶۱۰) آپ کی محفل میں آ کر السلام علیکم کہنے کی بجائے بددعائیہ انداز میں السام علیکم کہتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا معنی ہے کہ تم پر موت آئے۔ (بخاری ج ۲ ص ۸۵۰)

مسلمان جو آپ ﷺ کی بات کسی وقت نہ سمجھ سکتے تو کہتے "راعنا" کہ حضور ہماری رعایت فرما دیں مگر یہود اپنی اصطلاح کے مطابق آ کر آپ کو "راعنا" کہتے جو ان کی اصطلاح میں ایک گالی تھی وہ یہ کلمہ بول کر آپس میں ہنستے اور مذاق اڑاتے۔ ایک دفعہ حضرت سعد بن معاذؓ نے یہود سے یہ کلمہ سنا اور وہ ان کی اصطلاح کو جانتے تھے تو فرمانے لگے۔ علیکم لعنة الله لئن سمعتها من رجل من يقولها النبي صلى الله عليه وسلم لاضربن عنقه۔ تم پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں نے تم میں سے کسی کو نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ کلمہ کہتے ہوئے سن لیا تو میں ضرور اس کی گردن اڑا دوں گا۔ (تفسیر قرطبی، جلد ۲، ص ۵۷)

☆.....امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو جن نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان تمام نعمتوں میں دو نعمتیں سب سے عظیم ہیں۔ ایک قرآن کریم اور دوسری نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی۔ اور یہی ہر مسلمان کا عقیدہ ہے اور مسلمان ان دونوں نعمتوں کی قدر نہ صرف اپنے ایمان کا حصہ اور اپنی زندگی کا اصل سرمایہ سمجھتے رہے اور سمجھتے ہیں بلکہ ان کے بارے میں مسلمانوں کے جذبات ہمیشہ انتہائی حساس رہے ہیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد ابوقحافہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اس دور میں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے حضور ﷺ کی شان میں کوئی نازیبا کلمات کہہ دیئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے منہ پر اتنے زور سے تھپڑ مارا کہ وہ بے ہوش ہونے کے قریب ہو گئے۔ (تفسیر قرطبی، ج ۱۷، ص ۲۶۸)

☆.....ایک یہودی نے حضرت موسیٰؑ کو حضور ﷺ پر فضیلت کا دعویٰ کیا تو پاس بیٹھے مسلمان نے اس کو زور سے تھپڑ مارا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۶۸)

☆.....ایک نابینا صحابیؓ نے یہودیہ عورت کو جو اس کے بچوں کی ماں بھی تھی حضور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا تھا اور حضور ﷺ نے اس عورت کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔ (ابوداؤد، ج ۲، ص ۶۰۰، نسائی، ج ۲، ص ۱۵۳)

اس طرح کے بہت سے واقعات احادیث اور تاریخ کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ نے ان دونوں عظیم نعمتوں کی شان میں گستاخیاں کر کے ہمیشہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی ہے۔ مصر کے ایک بہت بڑے عالم امیر شکیب ارسلان المتوفی ۱۹۴۶ء لکھتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں نے قرآن کریم اور پیغمبر خدا ﷺ کے خلاف تقریباً چھ لاکھ کتابیں شائع کی ہیں۔ (بحوالہ معالم العرفان فی دروس القرآن، ج ۳، ص ۵۷۷)

☆..... برصغیر میں غازی علم الدین شہیدؒ کا واقعہ بہت مشہور ہے کہ جب ہندو راجپال نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی پر مشتمل کتاب لکھی تو غازی علم الدینؒ نے ایمانی غیرت و جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کو قتل کر دیا۔ غازی علم الدین شہیدؒ کا عدالتی مقدمہ مسٹر محمد علی جناح صاحب نے لڑا۔ جو بعد میں بانی پاکستان اور قائداعظم کے القابات سے نوازے گئے۔

مسٹر جناح صاحب نے اپنی پوری استطاعت وصلاحیت گستاخ رسول کے خلاف اور غازی علم الدین شہیدؒ کی حمایت میں صرف کی۔ یہ الگ بات ہے کہ غازی علم الدین شہیدؒ کے مقدر میں شہادت تھی۔ اس لئے تمام تر کوششوں کے باوجود وہ اعزاز واکرام کے ساتھ پھانسی کے پھندے پر جھول گئے۔ مگر مسٹر جناح صاحب کا اس کی جانب سے مقدمہ لڑنے کا کارنامہ ہمیشہ تاریخ کے اوراق میں سنہرے حروف سے لکھا جاتا رہے گا۔

حال ہی میں ایک عیسائی خاتون آسیہ مسیح نے برسرعام حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی۔ جس کا مقدمہ چلا تو سیشن کورٹ نے جرم ثابت ہونے پر اس کو قانون کے مطابق سزائے موت سنائی۔ قانون کے مطابق سزا پر عمل درآمد کرنے کی بجائے کچھ حکومتی اہلکاروں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے دین تنظیموں نے نہ اس کی سزا رکوانے کی کوشش کی۔ بلکہ سرے سے گستاخ رسول کی سزا سے متعلق قانون کو تبدیل کروانے کی سکیمیں بنانی شروع کر دیں۔ جس سے ملکی فضا انتہائی خراب ہو گئی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ سرکاری عمارات اور حکومتی دفاتر میں مسٹر جناح صاحب کی تصویر کے نیچے بیٹھنے والے اور جناح صاحب کی جماعت کے وارث ہونے کا دعویٰ کرنے والے تمام مسلم لیگی دھڑے اپنی تمام تر صلاحیتیں گستاخ رسول کے خلاف صرف کر کے مسٹر جناح صاحب کی تقلید کرتے اور قانون کی حفاظت اور اس کے مطابق عمل کا حلف اٹھانے والے قانون کا ساتھ دیتے۔

بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے والے مفاد پرستوں نے اپنا وزن گستاخ رسول کی حمایت میں ڈال دیا۔ اور ان کی اسی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکی و برطانوی حکمرانوں اور پاپائے روم کو تحفظ ناموس رسالت قانون کو تبدیل کرنے کیلئے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی جرأت ہوئی۔ مذہبی جماعتیں بھی اپنے طور پر کام کر رہی ہیں۔ مگر مخالف لابیاں، اخبارات، رسائل اور الیکٹرونک میڈیا میں عوام الناس کے اذہان کو تشویش میں ڈالنے کیلئے زہر آلود پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں۔ کچھ مفکرین اور سکالرز حضرات نے عجیب قسم کی الجھنیں ڈال کر اس متفقہ مسئلہ کو اختلافی ثابت کر کے اس کی اہمیت گھٹانے کی ناکام کوشش میں ہیں۔

(بحوالہ، مجلہ صفدر، گجرات، ص 17 تا 27، شمارہ نمبر 5)۔ (بشکریہ ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، اپریل 2011ء)

وضاحت کر نہیں سکتا ، مگر آواز دیتا ہوں
کہ اِس کرب و بلا میں سخت جانوں کی ضرورت ہے
کہاں ہیں سیّد الکونین کی امت کے دیوانے؟
کہ ناموسِ نبی کے پاسبانوں کی ضرورت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فخر السادات حضرت سید محمد امین گیلانیؒ کی نظم کا کچھ حصہ

قدرے تغیر کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

آخر اک دن مرنا ہے یہ کیا کردار سنبھالا ہے

تلمیذِ غامدی گود میں لیکر ہاتھ میں تھامی مالا ہے
سچ کہتی ہے دنیا تیری دال میں کالا کالا ہے
اک نہیں انداز تیرا سب لوگوں نے پہچان لیا
ظاہر میں اسلاف کے نعرے اندر گھپلا گھالا ہے
مسند پر تو لیپا پوتی کر کے سج بن کر تو بیٹھ گیا
تیرے پسر کے ذہن میں گندگی اور پاکیزہ سوچ پہ تالا ہے
تیری ہر ہر حکمت عملی تیرا ہر ہر منصوبہ
دیوبند کے فکر کے اوپر گمراہی کا اک چھالا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکری دہشت گردی

(مولانا محمد احمد حافظ)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ایک مسلمان کیلئے کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اس پر قرآن و سنت میں موجود نصوص کے علاوہ عشاق رسول کے وہ نادر الوقوع واقعات بھی شاہد ہیں۔ جب لوگ صرف نام محمد کی عزت و عظمت اور رفعت کی حفاظت کی خاطر اپنی جانوں کی بازی ہار گئے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء میں کئی ایسے واقعات رونما ہوئے۔ جب سر ہتھیلی پر لئے نوجوان فوج کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔ اور اپنے جسموں پر زخموں کے تمغے سجا لئے۔.....

علامہ اقبالؒ نے غلط نہیں کہا تھا۔

دردلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است آبروئے ما زنام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است

محبت رسول دماغ نہیں دل کا معاملہ ہے۔ اور کون نہیں جانتا کہ جب دل و دماغ میں کشمکش ہوتی ہے تو فاتح دل ہی ٹھہرتا ہے۔ محدث کبیر حضرت امام ابو یوسفؒ حدیث پڑھا رہے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرغوبات کا تذکرہ چل رہا تھا۔ ایک مقام پر آیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبزی میں ''لوکی'' بہت پسند تھی۔ کسی نے کہا مجھے تو پسند نہیں۔ تو اسی وقت حضرت ابن مبارکؒ نے اپنی مسند کے نیچے سے تلوار نکالی اور کہا۔ ابھی اپنے ایمان کی تجدید کرو ورنہ تجھے قتل کرتا ہوں۔

علامہ اقبالؒ جو نہ مُلّا، نہ مسٹروں جیسے مسٹر۔ ایک مرتبہ کہنے لگے کہ میری غیرت تو یہ بھی گوارا نہیں کرتی کہ کوئی شخص یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

کتنے واقعات ہیں۔ جب کسی بدبخت گستاخ نے گستاخی کا ارتکاب کیا چشم زدن میں اس کی گردن اڑا دی گئی۔ آپ بھی کہہ رہے ہوں گے کہ ان دنوں یہ موضوع زیر بحث نہیں پھر زیب قرطاس کرنے کا کیا مقصد؟..... درست بات ہے لیکن کیا کیجئے کہ اس موضوع پر کچھ لکھے بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔ معاملہ غیروں کا ہوتا تو بات دوسری تھی۔ مگر یہاں تو اپنے مار آستین بنے بیٹھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ آج کل ہم نوجوان پڑھے لکھوں میں خصوصاً جن کا شمار "اہل قلم" میں بھی ہونے لگے، یہ مرض بہت عام ہے کہ کوئی ایسی بات، ایسا اشقلہ اور شوشا ضرور چھوڑا جائے جو ہماری انفرادیت کو چار چاند لگا سکے۔ خواہ اس کیلئے اسلاف کے اجماعی مسلک اور اہل سنت کے مصدقہ و متفقہ عقائد سے انحراف ہی کیوں نہ کرنا پڑے اور خیر سے اگر کسی کو ایلفائیڈ نیک نوجوان کی تحقیق ہے۔ اس کو اسی نظر سے دیکھنا چاہیے اور کسی کے پاس مخالف دلیل ہے۔ وہ سامنے میدان میں آئے۔"

کہہ کر تھپکی دینے والے بھی مل جائیں تو پَر لگنے میں دیر نہیں لگتی۔

تھوڑا عرصہ قبل جب گورنر سلمان تاثیر کا قتل ہوا تو پھر چند ہی ہفتوں بعد شہباز بھٹی کا بھی قتل ہوا۔ تو کونوں کھدروں میں چھپے دانشور راگ الاپنے لگے کہ توہین رسالت کی سزا محض قتل ہی تو نہیں۔ اس کی مختلف حیثیتیں ہیں۔ اور فقہ حنبلی تو مرتد کو توبہ کی مہلت دیتی ہے۔ اور یہ کہ توہین رسالت کے مجرم کو بھی توبہ کا موقع ملنا چاہیے۔ نیز یہ کہ اتنی شدت پسندانہ رائے اور مسلک تو امام ابن تیمیہؒ کا ہے۔ وغیرہ۔ اسی شور میں ایک علمی خانوادے کے نوجوان صاحبزادے (عمار ناصر غامدی) نے اس حوالے سے تدلیس و تلبیس اور قبل ازیں تمام ہتھکنڈوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ثابت کرنے کی سعی ناتمام فرمائی کہ فقہ حنفی توہین رسالت کے مجرم کو ہر صورت سزائے موت نہیں دیتی بلکہ استثنائی صورتیں بھی ہیں۔ ہم نے جتنا کچھ ان کی تحریر سے اخذ کیا۔

اس کا لب لباب یہی اوپر کا دعویٰ ہے۔ اس حوالے سے ایک تحریر قومی روزنامے میں متعدد اقساط میں چھپ چکی ہے اور اب اسے کتابچے کی شکل میں بھی پھیلایا جا رہا ہے۔ حقائق کس حد تک ان کے اس دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کی کھوج لگانا تو اہل علم کا کام ہے۔ ہم اپنے ناقص اور ٹوٹے پھوٹے علم کے مطابق اتنا جانتے ہیں کہ یہ بات فقہ حنفی پر محض تہمت ہے کہ وہ توہین رسالت کے مجرم کو رعایت دیتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل بات جو ہمیں عرض کرنی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان دانشوروں کو ایسی رخصتیں عین اس وقت کیوں یاد آتی ہیں۔ جب اہل مغرب کا مفاد خطرے میں ہوتا ہے؟ کون نہیں جانتا کہ پاکستان میں توہین رسالت کا قانون اہل مغرب کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ وقتاً فوقتاً امریکہ اور یورپی ممالک کی طرف سے اس قانون کو ختم کرنے کے مطالبات سامنے آتے رہے ہیں اور یہ بات بھی سب لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ سلمان تاثیر مغرب کے اسی ایجنڈے پر کام کر رہے تھے کہ کسی طرح قانون کو تحلیل کر دیا جائے۔ شہباز بھٹی اسی قانون کے حوالے سے جائزہ کمیٹی کے سربراہ تھے۔ ایسے ماحول میں جبکہ مغرب قانون توہین رسالت کے درپے ہو اور اس وقت یہ فلسفہ چھوڑنا کہ جناب توہین رسالت کے مجرم پر قتل پر ہی اصرار نہ کرنا چاہیے اور اس مدعا کیلئے دور دراز سے دلائل بھی ڈھونڈ لئے جائیں تو یہ مغرب ہی کی خدمت کہلائے گی۔ کسی کے ایمان میں شبہ کرنے کا ہمیں حق نہیں ہے۔ مگر ہمیں یقین نہیں آتا کہ معاملہ ذات رسالت مآب ﷺ کا ہو اور انسان آپ ﷺ کے مجرم کیلئے رعایتیں تراشنے لگیں۔ یہ بات بجائے خود حضور اکرم ﷺ سے محبت و شگفتگی اور والہانہ تعلق میں شدید کمی کا ثبوت ہے۔

جاوید غامدی اور اس کی فکری ذرّیت نے ہر اس نازک مسئلے کو چھیڑا ہے۔

جس سے اُمت مسلمہ کے ایمان وعقیدہ کی بنیاد پر دلی جذبات کے ساتھ وابستگی ہے۔ مسئلہ فلسطین ہو یا حدود اللہ کا ہو، جہاد کا ہو یا ناموس رسالت کا، اس ٹولے نے فکری دہشت گردی کی یلغار کر رکھی ہے۔ ہر تھوڑے عرصے بعد ایسی ہیجان انگیز تحریریں اور ژولیدہ خیالات سامنے آتے رہتے ہیں۔ جو امت میں انتشار و افتراق کا سبب بنتے ہیں۔ اس پر مستزاد، ان کے سرپرست اعلیٰ علامہ راشدی صاحب ہیں۔ جو یہ کہہ کر اپنا دامن سمیٹ لیتے ہیں کہ "یہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان کی تحقیق ہے، اس سے اختلاف بھی کیا جاسکتا ہے اور علمی مسائل میں یہ نئی بات نہیں"۔ اگر معاملہ محض کسی کی ذاتی تحقیق کا ہو تو بات الگ ہے۔ مگر جب کوئی شخص مغرب ہی کے ایجنڈے پر کام کرنے لگے تو بات دوسری ہو جاتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے نت نئے فتنوں کا جائزہ لیا جائے اور جو لوگ حنفیت اور دیوبندیت کی آڑ لے کر اپنے باطل افکار و نظریات کا پرچار کر رہے ہیں ان سے لاتعلقی کا اعلان کیا جائے۔

کیا ذات رسالت مآب ﷺ پر تنقید برداشت کی جاسکتی ہے؟

توہین رسالت ﷺ کے حالیہ اندوہناک وقوعے نے مسلمانوں کے ہر طبقے کو یکساں متاثر کیا ہے۔ آج ہم مسلمانوں کا اہم ترین موضوع اہل مغرب کی توہین رسالت پر مبنی اجتماعی جسارت ہے۔ ہم مغرب کے رویے کو دیکھتے ہوئے اپنے تعلقات کے حوالے سے نظر ثانی پر مجبور ہیں۔ ایک طرف نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے حوالے سے ایمانی تقاضے ہیں۔ دوسری طرف مغرب کے ساتھ سیاسی، سفارتی، اقتصادی اور تہذیبی تعلقات ہیں۔ الحمدللہ! یہ اطمینان بخش بات ہے کہ سوا ارب مسلمانوں نے پُرزور احتجاجی مظاہروں کے ذریعے مغرب کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ذات کے حوالے سے کسی قسم کی مداہنت کیلئے تیار نہیں۔ اس سلسلے میں جہاں ایک طرف لاکھوں افراد کے اجتماعات منعقد ہوئے، وہیں اہل فکر کی محدود نشستیں بھی منعقد ہوئیں اور مغرب کے سامنے ردعمل کے مختلف پیرایوں پر غور و خوض ہوا۔ فکر و نظر پر مبنی ایسی ہی ایک نشست "مجلس عمل فاؤنڈیشن کراچی" کے زیر اہتمام 9 مارچ کو ہوئی۔ مجلس عمل مولانا یوسف بنوری ؒ مولانا طاہر طاسین ؒ کی یادگار ہے اور اس کا اپنا بظاہر مگر "منتخب" کتاب خانہ ہے۔ آج کل مجلس عمل کے روح رواں ڈاکٹر عامر طاسین ہیں۔ جو اکابر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی میراث کو نہایت خوبی کے ساتھ سنبھالے ہوئے ہیں۔ اس فکری نشست کے داعی تھے۔

اس نشست میں مولانا سید فضل الرحمن، ڈاکٹر عبدالرؤف پاریکھ، مولانا طلحہ رحمانی، مولانا سید احمد بنوری، جناب ملک نواز احمد اعوان، مولانا زبیر احمد چترالی، سید عزیز الرحمن اور دیگر اہل علم حضرات موجود تھے۔ معروف اسکالر اور قلم کار مولانا زاہد الراشدی جو ان دنوں کراچی کے دورے پر تھے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ تقریب کا وقت گو کہ تین بجے طے تھا مگر مولانا کی اے آر وائی چینل پر مصروفیت کے باعث ذرا تاخیر سے شروع ہو پائی۔ سلسلہ کا آغاز مولانا کی طرف سے ہی ہوا۔ ان کی گفتگو کا خلاصہ یہ تھا۔

''آج کل کے گئے گذرے اور مادی دور میں مسلمانوں کا متحد ہو کر تحفظ ناموس رسالت کیلئے آواز بلند کرنا، حضور ﷺ کی ذات گرامی کا اعجاز ہے۔ مغرب مذہب اور آسمانی ہدایت سے دستبرداری کے مرحلے میں ہے اور حیوانیت پر اتر آیا ہے۔ اس کے ترکش میں دلائل و براہین کے تیر نہیں رہے۔ اب معاملہ صرف توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کا نہیں رہا بلکہ یہ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا مسئلہ بن گیا ہے۔ مغرب مسلمانوں پر الزام عائد کرتا ہے کہ مسلمان تنقید برداشت نہیں کرتے۔ جب مسلمان تنقید برداشت نہیں کریں گے تو بحث و مباحثہ کیسے ہوگا؟ یہ بات توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبار کے ایڈیٹر نے کی ہے۔ اس نے اپنے وضاحتی مضمون میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ خاکے عمداً شائع کئے گئے اور ان کا مقصد ایک طرف اظہار رائے کی آزادی کو چیک کرنا، اور دوسری طرف مسلمانوں کے حلال و حرام کے امتیازات کو ختم کرنا تھا۔ مولانا نے فرمایا مسلمانوں نے ہمیشہ تنقید کو برداشت کیا ہے اور تنقید کا دلائل کی روشنی میں جواب بھی دیا ہے۔ تنقید اور توہین میں فرق ہے۔ مسلمان تنقید کو برداشت کر لے گا مگر تنقیص و توہین کو برداشت نہیں کرے گا۔ موجودہ صورت حال میں اہل علم و دانش کا فرض ہے کہ وہ آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھیں اور مغرب کے پیش کردہ چیلنج کا علمی و فکری سطح پر جواب دیں۔

ممکن ہے کہ اس پیراگراف میں راقم مولانا کے فرمودات کی کما حقہ ترجمانی نہ کر پایا ہوں، لیکن آخری بات ہے کہ ''**مسلمان تنقید برداشت کرسکتا ہے تنقیص و توہین نہیں**'' مولانا کے ہی الفاظ ہیں۔ اس سے زیادہ غیر مبہم الفاظ روز نامہ اسلام نے اپنی 8 مارچ کی اشاعت میں نقل کئے۔ جوانہوں نے جامعہ انوار القرآن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہے۔ روز نامہ اسلام کے مطابق مولانا کا کہنا تھا۔

''تاریخ گواہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ذات اور قرآن کریم پر جو تنقید کی گئی تو دلائل سے اس کا جواب دیا گیا۔ مگر گستاخی کو کبھی بھی معاف نہیں کیا گیا۔ آج بھی مسلمان تنقید برداشت کریں گے مگر توہین کسی صورت برداشت نہیں ہوگی۔

(روز نامہ اسلام کراچی، 8 مارچ 2006ء)

اس کے علاوہ مختلف مقامات پر اپنی گفتگو میں انہوں نے اہل مغرب سے مکالمے پر بھی زور دیا اور کہا کہ مغرب سے فکری سطح پر مکالمے کی ضرورت ہے۔

تنقید اور مکالمہ.....دونوں نقطوں پر گفتگو کی خاصی گنجائش موجود ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کے حوالے سے مغرب کے مستشرقین اور دانشوروں نے ہمیشہ معاندانہ رویوں کا ثبوت دیا ہے۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس کو نعوذ باللہ ہدف تنقید بنایا ہے۔ آپ ﷺ پر نعوذ باللہ اقرباء پروری، عیش کوشی اور خون ریزی کے بے سروپا الزامات لگائے ہیں۔ معاندین کے ان بے سروپا الزامات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ڈنمارک میں چھپنے والے کارٹونوں کو دیکھا جائے تو ایک معنی میں فرق صرف اتنا ہے کہ یہ کارٹون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی الزامات کا تصویری اظہار ہیں۔ مطلب یہ کہ کل الزامات لفظوں کے پیرائے میں دہرائے جاتے تھے۔ آج وہ متشکل لکیروں میں دہرائے گئے ہیں۔

اہل مغرب جب بھی ذات رسالت مآب ﷺ پر تنقید کرتے ہیں تو اس سے ان کا مقصود سوائے تنقیص اور توہین کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی معاند تنقید اس لئے نہیں کرے گا کہ اس سے آنحضرت ﷺ کا مرتبہ بلند ہو، مستشرقین کی ساری تنقید پڑھ لیجئے۔ ان کے پیش کردہ اعتراضات کا مطالعہ کر لیجئے ان تمام کے پیچھے واضح طور پر یہ جذبہ کارفرما نظر آئے گا کہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کو مورد تنقید بنا کر نعوذ باللہ آپ کے روئے زیبا کو داغ دار کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ دینی عقائد، احکام، اعمال اور آپ ﷺ کی ذات گرامی پر تنقید کو اس لئے برداشت نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی علمی پیرایہ ہے..... بھلا آنحضرت ﷺ پر تنقید کا معاذ اللہ کوئی علمی پیرایہ بھی ہو سکتا ہے؟..... ذرا تصور کیجئے کیا ایک ادنیٰ مسلمان بھی یہ سوچ سکتا ہے؟ کوئی بھاری بھرکم علمی شخصیت اپنے علم و مطالعہ کے زور پر آنحضرت ﷺ پر اعتراضات اٹھائے تو اس کا ردعمل کیا ہوگا؟ یقینی طور پر اس کی پہلی کوشش اس ناہنجار کو تہہ تیغ کرنے کی ہی ہوگی۔ ذات رسالت مآب ﷺ پر تنقید کو برداشت کرنا قرآنی منشاء کے بھی خلاف ہے۔ جب سورۃ بقرہ آیت ۱۰۴ میں اہل ایمان کو مخاطب کر کے تمام لوگوں کو بتا دیا گیا کہ آپ ﷺ کے سامنے ''لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا'' نہیں بولنا بلکہ ''انظرنا'' کہہ کر آپ ﷺ سے درخواست کرنی ہے۔ اور سمع و طاعت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ تو اس کا مطلب یہی ہے کہ بے ادبی اور بے اکرامی کے ادنیٰ شائبے کو بھی رد کر دیا گیا ہے۔

''مسلمان رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر تنقید کو برداشت نہیں کرتا ہے''

سوال یہ ہے کہ کیا نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی نقد و نظر کی میزان میں رکھی جا سکتی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعاً نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی تنقیدی پیمانوں میں رکھے جانے سے ماوراء ہے۔

اگر برداشت کے نام پر تنقید کو روا تسلیم کر لیا جائے تو پھر ہر دشمن رسول تنقید کی آڑ میں آپ ﷺ کی توہین و تنقیص کو شعار بنا لے گا..... مغرب کے تنقیدی پیمانے ہماری علمی روایت سے بہت مختلف اور قطعی نا قابل قبول ہیں..... کوئی تنقید اس لئے برداشت نہیں کی جائے گی کہ اس کا پیرایہ اظہار توہین یا تنقیص پر مبنی نہیں یا وہ ایک ''علمی بحث'' ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ توہین رسالت کے حوالے سے حساس فضا کے باوجود نکتہ آفرینی کے لطیف پیرایوں میں ذات رسالت مآب ﷺ پر تنقید کو برداشت کرنے کا تاثر کیوں پھیلا جا رہا ہے؟ شاید مغرب کے اس پروپیگنڈے کہ ''مسلمانوں میں برداشت نہیں'' کے زیر اثر خیال کیا جا رہا ہے کہیں تو برداشت کا مظاہرہ بھی کرنا چاہیے۔ یہ فکر و خیال مغرب سے شدید مرعوب کسی دانشور کا تو ہو سکتا ہے۔ سچے مومن کا نہیں۔ مغرب کو ہم سے عدم برداشت کی شکایت ہے تو رہے.....!!! اسے بھی تو معلوم ہونا چاہیے کہ ''عدم برداشت کو برداشت کرنا بھی عدم برداشت ہے'' ہم اگر اپنی بات کریں تو عرض ہے کہ محض برداشت اور رواداری کا فلسفہ مغرب کی اپنی اختراع ہے۔ ہماری علمی اور اخلاقی روایات میں جہاں برداشت اور رواداری کی اقدار موجود ہیں، وہیں ''عدم برداشت'' کی مضبوط قدر بھی مسلمہ ہے۔

''من رای منکم منکر فلیغیرہ بیدہ'' اور ''من احب للہ و ابغض للہ فقد استکمل الایمان'' کا مطلب کیا ہو سکتا ہے۔؟ یہی نا کہ جب بھی کوئی منکر مشاہدے میں آئے اسے برداشت نہ کیا جائے۔ یا کوئی شخص کسی ملعون حرکت میں ملوث ہو تو اس کیلئے دلوں میں بغض و نفرت رکھی جائے۔ اہل علم اگر ''ابغض'' کے مادہ، معنی اور مصداق پر غور فرما لیں۔ تو بات کافی حد تک واضح ہو جائے گی۔ یہ تو عمومی بات ہے جہاں حضور نبی کریم ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات اقدس کی بے ادبی و بے اکرامی کا معاملہ ہو وہاں ''برداشت'' کا ادنیٰ خیال بھی حبط ایمان کا سبب ہوسکتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں بجز سمع وطاعت اور کچھ روا نہیں۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

گستاخان رسول کو رعایت دینے کی خطرناک سازش

توہین رسالت کے موضوع پر ''توہین رسالت کا مسئلہ'' کے نام سے حال ہی میں علامہ راشدی صاحب کے بیٹے عمار خان ناصر صاحب نے ذمی یعنی کسی کافر کا مسلمانوں کے ملک میں توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کرنے والے بدبخت اور ملعون انسان کو بصورت رعایت تحفظ فراہم کرنے کیلئے جمہور اہلسنت کی مقرر کردہ اسلامی سزا کے خلاف ایک کتاب شائع کی ہے۔

علامہ راشدی صاحب ناموس رسالت پر تنقید برادشت کروانے کا اعلان فرما چکے ہیں۔ جبکہ بیٹا جی جاوید غامدی کے مشن کو پروان چڑھاتے ہوئے گستاخ رسول کی سزا میں رعایت دلوانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ''توہین رسالت کا مسئلہ'' کے نام سے کتاب مرتب کر کے گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں (العیاذ باللہ) جو پدر نہ کرد ، آنچہ پسر تمام کرد۔

بلکہ باپ بیٹا دونوں اپنے خصوصی مشن اور موقف کے اعتبار سے ایک جسم کی دو آنکھیں ،ایک گاڑی کے دو پہیے، ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم نظر آتے ہیں۔

خاندان صفدریہ کے چشم و چراغ۔ جہاں سے کبھی عشق رسول کے چراغ روشن ہوتے تھے محبت رسول کے گیت، عقیدت رسول کے نغمے اور حرمت رسول پر قربان ہو جانے کے اعلان ہوا کرتے تھے لیکن اب گستاخان رسول یہود و نصاریٰ سے ہمنوائی کی وجہ سے ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف رسوائی، خاندان صفدریہ کے بے داغ ماضی پر سیاہ دھبہ اور دلسوزی کا سبب بن رہے ہیں یہ وہ لوگ تھے جن کی ذمہ داری تحفظ ناموس رسالت کی پاسبانی، رکھوالی اور حرمت دین کی حفاظت تھی مگر یہ پاسبان اور نگہبان نامعلوم کن وجوہات، مفادات اور مجبوریوں کی بنا پر ان کی وکالت و ہمنوائی میں لگ گئے ہیں۔ جب پہردار سو جائے تو خنزیر فصل کو برباد کر دیا کرتے ہیں۔ جب رکھوالے غافل ہو جائے تو گیدڑ کھیت اجاڑ دیا کرتے ہیں۔ اگر اس قسم کے تمام کرم فرما یہود و نصاریٰ کی ہمنوائی ختم کر دیتے تو دشمنان رسول اپنی موت آپ مر جاتے۔ اگر گستاخان رسول کے خلاف تعاقب کی مہم چلاتے تو ان کا دماغ درست ہو جاتا مگر

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا	کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

لکڑہارے نے جب درخت پر کلہاڑا مارا تو درخت نے کہا تھا کہ ''کیوں مجھے کاٹ رہے ہو''۔ تو کلہاڑے نے جواب دیا تھا۔ کہ اگر لکڑی کا یہ دستہ میرا ساتھ نہ دیتا تو میں تجھے کبھی نہیں کاٹ سکتا تھا۔ اگر درخواست کرنی ہے۔ تو اپنے ہم جنس لکڑی کے دستے سے کر کیونکہ

گر کلہاڑے میں لکڑی کا دستہ نہ ہوتا	تو لکڑی میں کٹنے کا رستہ نہ ہوتا

یہود و نصاریٰ کی وکالت۔ تائید، حمایت، رعایت اور ان کے ناقابل معافی جرم کو تحفظ فراہم کرنے والے گستاخان رسول کی ہمنوائی کیوں کر رہے ہیں؟

قارئین کرام۔ چنگیز خان خلافت عباسیہ کو کبھی تباہ نہیں کر سکتا تھا۔ اگر وزیر اعظم ابن علقمی ہمنوائی نہ کرتا۔

فرنگی سلطان ٹیپو کو کبھی شکست نہیں دے سکتا تھا۔ اگر میر جعفر ہمنوائی نہ کرتا انگریز کبھی سراج الدولہ کو ناکام نہیں کر سکتا تھا۔ اگر میر صادق ہولناک کردار ادا نہ کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت عثمانیہ کبھی سقوط کا شکار نہ ہوتی۔ اگر غداروں کی ٹیم گھناؤنا فعل نہ کرتی، جب ہم گستاخان رسول کے ہمنواؤں سے بائیکاٹ کرنے کی بات کرتے ہیں تو وہ الٹے سیدھے دلائل پیش کر کے اپنی ضد پر قائم رہتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں کہ "کسی نظر ثانی کی ضرورت محسوس کیے بغیر (اپنی بات) اب بھی قائم ہوں" مگر یہود و نصاریٰ کی ہمنوائی سے اجتناب کرنے کیلئے تیار نہیں۔

اگر کسی کو شوگر ہو جائے تو چینی چھوڑنے پر تیار، بلڈ پریشر ہو جائے تو نمک چھوڑنے پر تیار۔ اگر کولیسٹرول بڑھ جائے تو گھی چھوڑنے پر تیار۔ اگر یورک ایسڈ بڑھ جائے تو گوشت چھوڑنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ جس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہمارے کرم فرماؤں کو اپنی شوگر ناموس رسالت سے زیادہ عزیز، انہیں بلڈ پریشر حرمت رسول سے زیادہ محترم ہے۔ انہیں کولیسٹرول عقیدہ تحفظ تاجدار ختم نبوت سے زیادہ پیارا اور انہیں یورک ایسڈ عظمت پیغمبر سے زیادہ مقدم ہے۔ (العیاذ باللہ) عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض بھی ہے اور قرض بھی۔

ذرا سوچیئے تو سہی!: کیسا وہ عالم دین ہے جو یہود و نصاریٰ کی ہمنوائی تو کرتا ہے مگر ناموس رسالت کی حفاظت نہیں کرتا؟ کیسا ہے وہ خطیب جو اپنی خطابت سے گستاخانِ رسول کو اسلامی سزا میں رعایتیں دلوانے کیلئے تو دلائل ڈھونڈھتا ہے مگر عصمت پیغمبر کی پاسبانی کیلئے سعی نہیں کرتا؟ کتنا بدبخت ہے وہ ادیب اور صحافی جو اپنے قلمی خنجر سے عظمت مصطفی کی نگہبانی نہیں کرتا؟ کتنا حرماں نصیب ہے وہ مالدار جو اپنا مال تحفظ ناموس رسالت کیلئے خرچ نہیں کرتا؟ کتنا بدبخت ہے وہ معلم جو اپنے متعلم کو تحفظ ختم نبوت کی تعلیم نہیں دیتا؟ کتنا ہٹ دھرم ہے وہ شاعر جو اپنی شاعری میں ناموس رسالت کی حفاظت اور گستاخان رسول کی دھجیاں نہیں اڑاتا۔

لحد میں عشق مصطفی کے داغ لیکر چلو
اندھیری رات سُنی ہے چراغ لیکر چلو

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

علماء کرام اور مشائخ عظام کیلئے لمحہ فکریہ؟

سرپرست غامدیت علامہ راشدی صاحب کی زیرِ نگرانی شایع ہونے والا رسالہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ کے مدیر، ''الشریعہ اکادمی'' گوجرانوالہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر، ''تلمیذِ غامدی''، پاکستان میں غامدیت کے ترجمان، غامدی کے ادارہ المورد کے معقول تنخواہ دار یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ، نام نہاد مجاہد عبدالقادر الجزائری کی سوانح حیات سچے مجاہد کی داستان کے مترجم اور ناشر، عمار ناصر غامدی کی کتاب ''براہین'' سے توہین رسالت کی فہرست کا نمونہ جھلکی کے طور پر ملاحظہ فرمائیں۔

جس پر علامہ زاہدی الرشدی صاحب کی پُراسرار خاموشی اس بات کی نشاندہی کر رہی ہے کہ

خون نا حق بھی چھپائے سے کہیں چھپتا ہے!
کیوں وہ بیٹھے ہیں مسلک کی میت پہ دامن ڈالے

عمار ناصر غامدی کی کتاب ''براہین'' کے صفحہ ۴ کی فہرست میں ''توہین رسالت کا مسئلہ'' میں لکھتے ہیں۔

بنیادی سوالات (۴۴۵) اسلامی ریاست کی ذمہ داری (۴۴۷) کیا سزائے موت حدشرعی ہے؟ (۴۵۵) امام ابن تیمیہ کے موقف کا جائزہ (۴۷۹) فقہائے احناف کا نقطہ نظر (۵۰۳) حکمت و مصلحت کے چند اہم پہلو (۵۱۶) سزا کے نفاذ کا اختیار (۵۵۲) حاصل بحث (۵۶۸) اعتراضات پر ایک نظر (۵۷۳) بعض اہم سوالات سے متعلق مراسلت (۵۹۷)

۱..... جہاں تک ریاست کی سطح پر قانون سازی کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ قانون ساز ادارے کسی فقہی مکتب فکر کی آراء کے پابند نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بحوالہ مجلہ ''صفدر''، گجرات، شمارہ نمبر 6 ''توہین رسالت کا مسئلہ'')

۲.....اجتہادی مسئلے میں انہیں پورا حق حاصل ہے کہ وہ دین و شریعت کی جس تعبیر کو زیادہ درست سمجھیں اس پر قانون سازی کی بنیاد رکھیں۔ ایضاً

۳.....اگر غور و فکر اور بحث و مباحثہ کے نتیجے میں قانون ساز ادارے کسی دوسری تعبیر کی صحت پر مطمئن ہو جائیں تو پھر وہ اسے قانون کا درجہ دے دیں۔ ایضاً

۴.....۱۹۸۶ء میں پارلیمنٹ نے توہین رسالت سے متعلق سزائے موت کے علاوہ عمر قید کی متبادل سزا کی گنجائش بھی رکھی تھی۔ ایضاً

۵.....۱۹۹۰ء میں یہ مسئلہ وفاقی شرعی عدالت میں زیر بحث آیا؟ یہ فیصلہ دیا کہ اس جرم پر سزائے موت ہی واحد سزا ہو سکتی ہے۔ ایضاً

۶.....اگر یہ مسئلہ آئندہ کسی موقع پر عدالت یا پارلیمنٹ میں دوبارہ زیر بحث آتا ہے تو اس کا پورا امکان ہے کہ سزائے موت کے ساتھ ساتھ متبادل اور کمتر سزاؤں کی گنجائش کو دوبارہ کتاب قانون میں شامل کر لیا جائے۔ ایضاً

۷.....جو مسئلہ فقہی روایت میں ایک اختلافی اور اجتہادی مسئلہ کے طور پر معروف چلا آ رہا ہے اسے متفقہ اور غیر اجتہادی مسئلہ کے طور پر پیش کرنا۔ ایضاً

۸.....اس حوالے سے آزادانہ بحث و مباحثہ کرانے میں رکاوٹ پیدا کرنا علمی اخلاقی، بددیانتی کے زمرے میں آتا ہے۔ ایضاً

۹.....نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی توہین و تنقیص کے واقعات پر ردعمل ظاہر کرنے اور بہت سے حکیمانہ پہلوؤں کا لحاظ بھی ضروری ہے۔ ایضاً

۱۰.....جن کا ثبوت خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ؓ کے طرز عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ملتا ہے۔ ایضاً

۱۱.....ان تمام پہلوؤں کو نظر انداز کر کے اگر اس معاملے میں محض جذباتی انداز اختیار کر لیا جائے۔ ایضاً

۱۲.....یا اس ضمن میں اسلامی قانون کی ایسی تعبیر پر اصرار کیا جائے جس کے نتیجے میں ان تمام حکمتوں اور مصلحتوں کو یکسر قربان کر دینا پڑے۔ جن کی رعایت تو نبی ﷺ اور صحابہ نے کی۔ ایضاً

۱۳.....تو یقینی طور پر اس رویے کو کوئی متوازن اور دین و شریعت کی ہدایت کی درست ترجمانی کرنے والا رویہ نہیں کہا جا سکتا۔ ایضاً

۱۴.....پیغمبر علیہ السلام کی شان میں گستاخی کا مجرم اگر اپنی نوعیت اور اثرات کے لحاظ سے اس درجے کو پہنچ جائے۔ ایضاً

۱۵.....اس کی اذیت پورے مسلمان معاشرے کو محسوس ہونے لگے۔ ایضاً

۱۶.....مجرم کسی چیز کے پرواہ کئے بغیر اپنی روش پر قائم رہے تو اس صورت میں یہ جرم براہ راست آیت محاربہ کے تحت آ جاتا ہے۔ ایضاً

۱۷.....تاہم یہ ضروری نہیں کہ سب و شتم اور توہین و تنقیص کے جرم کو ہر صورت میں حرابہ ہی کے دائرے میں شمار کیا جائے۔ ایضاً

۱۸.....کیونکہ نوعیت و کیفیت اور اثرات کے لحاظ سے اس کی نسبتاً کم تر اور ہلکی صورتوں کا رونما ہونا بھی ممکن ہے۔ (ص ۱۶/ ۱۵ ایضاً)

اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

۱۹.....ہمارے ہاں چونکہ ایک خاص جذباتی فضا میں بہت سے حنفی اہل علم بھی فقہ حنفی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کلاسیکی موقف کو بعض متاثرین کے فتوؤں کے پیچھے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایضاً

۲۰.....اگر مجرم کا رویہ اصلاً معاندانہ نہ ہو اور اس نے کسی دوسری وجہ سے اشتعال میں آ کر جرم کا ارتکاب کیا تو اس کی بھی رعایت ہونی چاہیے۔ ص ۸۷، ایضاً

نوٹ:.....ان غلط نظریات پر مفصل تبصرہ یادگار اسلاف استاذ العلماء مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب مدظلہ کے قلم فیض رقم سے مجلہ ''صفدر'' گجرات، شمارہ نمبر 6 میں ملاحظہ فرمائیں۔

افسوس ہے اہل صحافت اس آزادیٔ اظہار پر ☆ جو عمل کیچڑ اُچھالے سیّد ابرار پر
اب خدائی فیصلے کے منتظر ہیں اہلِ حق ☆ حملہ آور پیروئے یہود ہے سرکار پر
فرض ہے فی الفور، امراضِ اہانت کا علاج ☆ قرض ہے یہ اِک غلامانِ آقا سرکار پر
حالِ ہمدردانِ ملت ماورائے فہم ہے ☆ تند خواپنوں کے حق میں! رحم دل اغیار پر
میرے بازو! میرا سر، جب تک سلامت ہے اثرؔ ☆ کوئی کیوں انگلی اٹھائے گا مرے سرکار پر

یادگار اسلاف، مولانا مفتی عبدالواحد مدظلہ کی رائے گرامی

رئیس دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور۔ مورخہ 20-10-2011ء

ہوا ہے گو تند و تیز، لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے بخشا ہے اندازِ خسروانہ

بخدمت حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

''الشریعہ'' کے اکتوبر 2011ء کے شمارے میں ''توہین رسالت کی سزا پر جاری مباحثہ۔ چند گزارشات'' کے عنوان کے تحت آپ نے مجلہ صفدر شمارہ 6 میں شائع شدہ میرے تبصرے پر بھی کچھ اظہار خیال کیا ہے، لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کم از کم میرے مضمون کو بالکل نہیں سمجھ پائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''توہین رسالت کا مسئلہ'' کے نام سے عمار خان صاحب نے ایک کتاب لکھی جس میں انہوں نے اپنے موقف میں یہ ظاہر کیا کہ توہین رسالت کے جاری کردہ قانون کو جو کہ سزائے موت ہے۔ جب ذمی پر منطبق کریں تو وہ قانون فقہ اسلامی سے مطابقت نہیں رکھتا اور حکمت و مصلحت کے بھی خلاف ہے کیونکہ قتل ایک تو انتہائی درجے کی سزا ہے جو صرف اس وقت لاگو ہو سکتی ہے جب توہین رسالت کا مرتکب ذمی اس سے کسی طرح باز نہ آئے اور اعلانیہ اس کو اپنی روش بنالے اور اس کی وجہ سے پورے ملک میں ہلچل مچ جائے۔ جب تک ذمی اس انتہا کو نہ پہنچے، اس کی سزا کے بارے میں فقہائے اسلام کے مابین اختلاف رائے ہے جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ اس جرم کی سزا ہر حال میں یہ ہے کہ مجرم کو قتل کیا جائے، جبکہ علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق فقہاے احناف کا رجحان یہ ہے کہ عام حالات میں اس جرم پر سزائے موت دینے کے بجائے ایسی تعزیری سزا پر اکتفا کیا جائے جو مجرم کو آئندہ اس جرم کے ارتکاب سے روکنے میں موثر ہو۔''

اپنے تبصرے میں، میں نے عمار خان صاحب کے نقلی و عقلی استدلال کا رد کیا اور واضح کیا کہ گستاخ ذمی کے بارے میں فقہائے احناف کا موقف بیان کرنے میں علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ کو ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی عبارت سے مغالطہ لگا ہے اور یہ کہ فقہائے احناف کا وہ موقف نہیں ہے جو عمار خان صاحب نے سمجھا ہے۔ بلکہ حنفیہ میں سے امام محمد رحمہ اللہ اور متاخرین کا موقف یہ ہے کہ ذمی اگر توہین رسالت کرے تو اس کو سزائے موت دو۔ علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ کی دوسرے مقام پر بعض عبارات سے بھی ہماری اس بات کی تائید ہوتی ہے مثلاً رد المحتار میں ہے۔

قوله (وسب النبي) اياذالم يعلن فلواعلن بشتمه او اعتاده قتل ولو امراة وبه يفتى (ج6،ص334)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوله (وبه افتى شيخنا) اى بالقتل تعزيرا كما قدمناه عنه وينبغى تقييده بما اذا ظهر انه معتاده كما قيده به فى المعروضات او بما اذا اعلن به كما ياتى (ج6 ص234، طبع دار المعرفة، بیروت)

اپنے تبصرے کے شروع ہی میں، میں نے واضح کر دیا تھا کہ۔

''ذمی یعنی مسلمان ملک کا کافر شہری اگر توہین رسالت کا ارتکاب کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ عمار خان صاحب نے اسی سے متعلق یہ کتاب لکھی ہے۔ اگر کوئی مسلمان توہین رسالت کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس سوال سے متعلق انہوں نے اس کتاب میں کوئی بحث نہیں کی۔''

عمار خان صاحب نے ذمی کی توہین رسالت کرنے پر اپنی کتاب لکھ کر شائع کی اور میرا تبصرہ اسی کتاب پر تھا۔ اس لئے میرا تبصرہ بھی ذمی سے متعلق ہے۔ مسلمان توہین رسالت کا ارتکاب کرے تو اس میں مجھے علامہ شامی رحمہ اللہ کے موقف سے اتفاق ہے، لیکن مسلمان کے مسئلہ پر نہ تو عمار خان صاحب نے تعرض کیا ہے اور نہ ہی میں نے کیا ہے، لیکن جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب، آپ نے اکتوبر 2011ء کے الشریعہ میں جو اپنی چند گذارشات لکھی ہیں۔ وہ صرف اور صرف توہین رسالت کرنے والے مسلمان سے متعلق ہیں مثلاً آپ نے لکھا ہے۔

''پہلی گزارش یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والے لعین شاتم رسول کیلئے توبہ کی گنجائش کے مسئلہ پر علامہ ابن عابدین شامیؒ نے اب سے پونے دو سو برس قبل خلافت عثمانیہ کے دور میں یہ موقف اختیار کیا تھا۔۔۔'' الخ

پھر مسلمان شاتم ہی کے بارے میں آپ نے تائید کے طور پر لکھا۔

''1-امام ابو یوسفؒ نے کتاب الخراج، ص 182 میں لکھا ہے کہ جو مسلمان جناب رسول اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2-اسی طرح امام طحاویؒ نے بھی مختصر الطحاوی، ص 262 میں یہی موقف بیان کیا ہے کہ ہمارے نزدیک ایسا شخص مرتد ہے۔ الخ (اور مرتد وہی ہوتا ہے جو پہلے مسلمان ہو۔ (عبدالواحد)

3-''امام ابن قیمؒ نے زاد المعاد، ج 5 ص 60 میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بھی یہی موقف ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ ایما مسلم سب اللہ ورسولہ (یعنی جو مسلمان اللہ اور اس کے رسول کو سب وشتم کرے۔''

آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ علامہ شامیؒ نے اپنے مضمون ''تنبیہ الولاۃ والحکام'' میں مسلمان شاتم رسول کیلئے علیحدہ فصل قائم کی ہے اور ذمی شاتم رسول کیلئے مستقل علیحدہ فصل قائم کی ہے۔

امید ہے کہ آپ اپنی چند گذارشات پر نظر ثانی کریں گے۔

نوٹ۔ آپ ہمارے قابل احترام بزرگ ہیں اور آپ اس بات کو بخوبی جانتے ہوں گے کہ دین ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ تم دیکھو، دین کی بات کس سے لے رہے ہو۔ اسی طرح یہ تعلیم بھی دیتا ہے کہ جو شخص نااہل ہو خواہ وہ عام آدمی ہو یا پروفیسر ہو یا کم علم یا ناقص علم عالم ہو، وہ اگر قرآن پاک کے بارے میں کچھ کہے اور اتفاق سے وہ بات درست ہو، تب بھی اس نے غلطی کی۔ ہاں یہ بات ہے کہ اگر کسی کو کوئی اشکال پیش آتا ہے تو اس کا حل بتانا علماء کا مطلوب ہے۔ اس کے باوجود آپ شرعی احکام میں قرآن وحدیث کے بارے میں آزادانہ بحث ومباحثہ کے حق میں ہیں، جس میں اس کی کوئی تمیز نہیں کہ رائے دینے والا واقعۃً اہل ہے یا نہیں اور اس کا تو ہم آپ سے مطالبہ ہی نہیں کرتے کہ آپ بتائیں کہ اب تک ''الشریعہ'' کے آزاد بحث ومباحثہ سے کتنے لوگوں نے ہدایت حاصل کی ہے کیونکہ جن کے سامنے یہ بھی نہ ہو کہ حق کیا ہے؟ اور حقانیت کیا ہے؟ اور اس کا معیار کیا ہے؟ وہ حق کو کیا سمجھیں گے؟ ہم آپ کی روش سے دل گرفتہ

---------نوازشات جلد اوّل---------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ کیا ہمارے لئے آپ کی طرف سے مایوسی اور حسرت و افسوس ہی مقدر ہے؟

والی اللہ المشتکیٰ مولانا (مفتی) عبدالواحد لاہور

ہر سابّ و شاتم کے روا سب و شتم ہیں
حق گوئی کسی حق گو کی ہے ولے لائق تعزیر؟

علامہ راشدی صاحب کا جواب

محترمی حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی یاد فرمائی کا تہہ دل سے شکریہ!

۱: توہین رسالت کے مرتکب مسلمان اور ذمی کے مابین فرق کے ضمن میں آپ کی وضاحت مفید ہے اور اس سے قارئین کو آپ کا موقف سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

جہاں تک آپ کے اس ارشاد کا تعلق ہے کہ میں ذمی کی طرف سے توہین رسالت کے شرعی حکم پر اپنی گزارشات میں سے کچھ عرض نہیں کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث نہیں کی، بلکہ اس پر اظہار خیال کرنے والے حضرات کے رویوں پر بات کی ہے جس پر مثال کے طور پر میں نے مسئلہ کے صرف ایک پہلو کا ذکر کیا ہے اور میرے خیال میں رویوں کو زیر بحث لانے کیلئے ایک مثال بھی کافی ہوتی ہے۔ میرا اصل موضوع مباحثہ میں حصہ لینے والوں کا طرز استدلال اور ان کے رویے ہیں۔ جن پر میں نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے اور میں نے مجموعی طور پر جن تحفظات کا اظہار کیا ہے ان پر کسی نظر ثانی کی ضرورت محسوس کیے بغیر اب بھی قائم ہوں۔

۲: عمار خان کی کتاب پر آپ نے جو تبصرہ فرمایا ہے۔ آپ نے اپنے نقطہ نظر کے اظہار کا جائز حق استعمال کیا ہے جس پر مجھے کوئی اشکال نہیں ہے، بلکہ میں نے اس مضمون میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا شکریہ ادا کیا ہے اگر آپ کو یاد ہو تو اس سے قبل ایک عریضہ میں عمار خان کے مضامین پر علمی نقد کے حوالے سے آپ کا الگ طور پر شکریہ ادا کر چکا ہوں اور میں یہ چاہوں گا کہ آپ کی یہ بزرگانہ شفقت آئندہ بھی قائم رہے۔

۳: جہاں تک علمی و اجتہادی مسائل پر کھلے مباحثہ کے بارے میں ہمارے طرز عمل پر آپ کے تحفظات ہیں، میں اسے آپ کا حق سمجھتا ہوں، مگر عمومی مباحثہ کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہر شخص کو رائے کا حق حاصل ہو۔ ماضی میں بھی ایسا ہوتا آیا ہے کہ کسی مسئلے پر کسی کو رائے دینے سے روکا نہیں گیا۔ ہاں، دلیل اور استدلال کی بنیاد پر کسی کی بات جمہور اہل علم کے ہاں قبولیت پا گئی ہے تو اسے علمی دنیا میں جگہ مل گئی ہے اور اگر جمہور اہل علم کے ہاں اسے قبولیت نہیں ملی تو وہ تاریخ کی نذر ہو گئی ہے ہمارے علمی اور فقہی ذخیرے میں آپ کو ہزاروں نہیں تو سینکڑوں ایسی آرا ضرور ملیں گی، جن کا اظہار ہوا ہے اور وہ جمہور اہل علم میں قبولیت کا درجہ حاصل نہیں کر سکیں۔ میری طالب علمانہ رائے میں کسی رائے کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا دائرہ الگ ہے اور کسی کو رائے کا حق دینے یا نہ دینے کا دائرہ اس سے مختلف ہے۔ دونوں دائروں میں اگر اہل علم بھی فرق نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا؟

۴: کون رائے دینے کا اہل ہے اور کون اس کا اہل نہیں ہے؟ اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار نہ مجھے اپنے پاس رکھنا چاہیے اور نہ آپ کو اس پر اصرار کرنا چاہیے۔ مجھے اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ ہمارے دارالافتاء یہ منصب بھی سنبھال لیں کہ افراد کے بارے میں ڈگریاں جاری کرنا شروع کر دیں کہ کون رائے کا اہل ہے اور کون نہیں۔

اصول کی بات اپنی جگہ پر بالکل درست ہے کہ ہمارے اسلاف نے رائے دینے کی اہلیت اور رائے کو قبول کرنے کے معیارات واضح کر دیئے ہیں ان کی بنیاد پر کسی کی رائے کو قبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے اور کسی کو بات رد کر دینے کا اختیار اب تک عمومی علمی ماحول کے پاس رہا ہے۔ جو شخص عمومی علمی ودینی ماحول میں قابل قبول قرار پایا ہے۔ اسی کی اہلیت تسلیم کی گئی ہے اور جسے جمہور اہل علم نے نظر انداز کر دیا ہے وہ پس منظر میں چلا گیا ہے ماضی میں آپ کو بیسیوں حضرات ایسے ملیں گے جن پر شدید نقد وجرح کی گئی ہے اور فتوے بھی صادر کیے گئے ہیں مگر انہیں علمی مباحثہ کے میدان سے نکالا نہیں جا سکا، جبکہ ایسے حضرات بھی کم نہیں ہے جن کا ذکر صرف تاریخ کے ایک دو صفحات تک محدود ہے۔

اس لئے میری درخواست ہے کہ کسی شخص کے یا کسی رائے کے قابل قبول ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ جمہور اہل علم اور عمومی علمی ماحول کے پاس ہی رہنے دیا جائے تو بہتر ہے اس لئے کہ ان فیصلوں کا اصل فورم وہی ہے۔

میں ایک بار پھر آپ کی توجہ فرمائی پر شکر گزار ہوں آئندہ بھی اس کی توقع رکھتا ہوں اور اگر وہ کھلے دل کے ساتھ ''دل گرفتگی'' کے بغیر ہو تو یقیناً زیادہ لطف دے گی۔ شکریہ

ابو عمار زاہد الراشدی

21 اکتوبر 2011ء ماہنامہ ''الشریعہ''، نومبر 2011ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے رندوں پہ سارے کھل گئے اسرارِ دیں ساقی
ہوا علم الیقیں، حق الیقیں، عین الیقین ساقی

علمی واجتہادی مسائل میں رائے کا اختیار

برادرم مولانا حافظ زاہد حسین رشیدی صاحب چکوال

ماہنامہ ''فقاہت'' لاہور کے شمارہ دسمبر 2011ء میں لکھتے ہیں

ماہنامہ ''الشریعہ'' نے جہاں کچھ عرصہ سے دینی جرائد میں مقبولیت حاصل کی ہے وہیں اس کے علمی واجتہادی مسائل میں مباحثے نے بیسیوں Side Effect اثرات کے خدشات کو جنم دیا ہے۔ جن کا اظہار بعض مقتدر شخصیات کرتی رہتی ہیں اور الشریعہ کے صفحات پر ان کو جگہ دی جاتی ہے۔

ہماری ناقص رائے میں علمی مباحثے کی افادیت کو تسلیم کرتے ہوئے ضروری سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہم اور نازک ترین مسائل میں اپنی رائے پیش کرنے کا اختیار کسے حاصل ہے؟

''الشریعہ'' کے رئیس التحریر ہمارے مخدوم بزرگ حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ، رائے دینے کی اہلیت اور نااہلیت کے حوالے سے کسی اصول وضوابط اور معیار کو نظر انداز کرتے ہوئے ہر شخص کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ وہ اپنی رائے قائم کرے اور اس کا اظہار کرے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''جہاں تک علمی اور اجتہادی مسائل پر کھلے مباحثے کے بارے میں ہمارے طرز عمل پر آپ کے تحفظات ہیں، میں اسے آپ کا حق سمجھتا ہوں مگر عمومی مباحثے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہر شخص کو رائے کا حق حاصل ہو ماضی میں بھی ایسا ہوتا آیا ہے کہ کسی مسئلے پر کسی کو رائے دینے سے نہیں روکا گیا۔

(ماہنامہ الشریعہ، نومبر 2011، ص 52)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی و اجتہادی مسائل پر کھلے مباحثے میں ہر عام و خاص کو رائے پیش کرنے کا حق دینا اُمت میں خیر القرون سے رائج مجتہد و مقلد کی تقسیم کو منہدم کرنے کے مترادف ہے جب ہر شخص صاحب الرائے ہے تو ہر شخص صاحب علم اور اپنے اجتہاد میں آزاد ہوگا کیا ہمارے مخدوم بزرگ کی یہ وسعت ظرفی غیر مقلد دوستوں کیلئے کارآمد ثابت نہ ہوگی جنہیں ہم حسب ذیل آیات سنا کر ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں تحقیق کی غرض سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ باور کراتے ہیں کہ اہل علم کا فریضہ راہ دکھانا اور علم و فن سے نا آشنا لوگوں کا کام ان کی پیروی کرنا ہے۔

1- ''فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون'' (سورۃ الانبیاء آیت 7)

سو پوچھ لو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے ہو۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ نے تفسیر قرطبی کے حوالہ سے لکھا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جاہل آدمی جس کو احکام شریعت معلوم نہ ہوں اس پر عالم کی تقلید واجب ہے کہ عالم سے دریافت کر کے اس کے مطابق عمل کرے۔ (معارف القرآن، جلد 6، ص 171)

2- وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا فى الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون (سورۃ التوبۃ، آیت 122)

اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ کوچ کریں سارے سو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں ان کا ایک حصہ، تا کہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور تا کہ خبر پہنچائیں اپنی قوم کو جب کہ لوٹ کر آئیں ان کی طرف، تا کہ وہ بچتے رہیں۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ آیت مذکورہ کے حوالے سے حسب ذیل نکات بیان کرتے ہیں۔ الف۔ سب لوگ طلب علم کیلئے اپنے گھروں سے نہ نکل جائیں بلکہ تھوڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لوگ جایا کریں اور وہ علم حاصل کر کے قوم کو فائدہ پہنچائیں، یعنی ان کو تعلیم دین اور ان کو وعظ و تلقین کریں۔

ب۔ جاننا چاہیے کہ فقاہت فی الدین کا درجہ مطلق علم سے بالاتر ہے۔ علم کے معانی جاننے کے ہیں اور فقاہت کے معنی لغت میں سمجھ اور فہم کے ہیں فقیہ لغت اور شریعت کے اعتبار سے اس شخص کو کہتے ہیں، جو شریعت کے حقائق اور دقائق کو اور اس کے ظاہر اور باطن کو سمجھتا ہے، محض الفاظ یاد کر لینے کا نام فقاہت نہیں۔

ث۔ اطاعت کا اصل دارومدار معانی پر ہے محض الفاظ یاد کر لینے سے فریضہ اطاعت ادا نہیں ہوسکتا۔ اصل عالم وہ ہے جو شریعت کے معانی اور مقاصد کو سمجھتا ہو، کما قال تعالیٰ

وتلك الامثال نضربها للناس وما يعقلها الا العالمون (عنکبوت، آیت)

وتلك الامثال نضربها ..... (سورۃ الحشر آیۃ 21)

ج۔ بہرحال اس آیت سے طلب علم دین اور تفقہ فی الدین کی کمال فضلیت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عالموں پر بے علموں کو عذاب الٰہی سے ڈرانا فرض ہے اور بے علموں پر عالموں کی تقلید فرض ہے۔ ناقص پر کامل کی تقلید عقلاً فرض ہے جو شخص درجہ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو اس پر کسی مجتہد کامل کی تقلید فرض ہے۔ (معارف القرآن، جلد 3، ص 424)

مذکورہ بالا آیات اور اس کی تشریح میں حضرات اکابر کے ارشادات پر گہری نظر ڈالئے کیا اس کے بعد بھی ہمارے قابل قدر اور صاحب نظر بزرگ کے اس توسع اور رائے دینے کے حوالہ سے اذن عام کی گنجائش نکلتی ہے؟

ہمارے بزرگ کا یہ کہنا ہے کہ ''عمومی مباحثے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہر شخص کو رائے کا حق حاصل ہو۔''

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس قدر سنگین اثرات کا باعث اور تقلید سے بیزار طبقے کیلئے کتنا سود مند ثابت ہو سکتا ہے کاش کہ حضرت علامہ مدظلہ، اس پہلو پر بھی توجہ فرمائیں۔

اجتہادی مسائل میں رائے دینے کیلئے شرائط۔

ہر فن کی طرح فن اجتہاد بھی اصول وضوابط رکھتا ہے ماہرین فن نے اجتہاد کیلئے متعدد شرائط بیان کی ہیں۔

چند ایک حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ، نے بھی نقل کی ہیں، ملاحظہ کیجئے۔

''اجتہاد کرنے کا حق ہر کسی کو نہیں دیا جا سکتا۔ اہل اجتہاد وہی ہیں جن میں اجتہاد کی یہ شرائط موجود ہوں۔''

1- عربی زبان کا پورا علم ہونا۔ 2- قرآن وحدیث کا پورا علم ہونا۔

3- آیات احکام اور احادیث احکام پر خصوصی نظر ہونا۔

4- پہلے جو اجتہاد (مثلاً خلفائے راشدین و دیگر فقہاء صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین ہو چکے ہیں) ان پر نظر ہونا۔

5- اجتہاد کے اصول وضوابط کا پورا علم ہونا (آثار التشریح ج2، ص121) کیا ہر شخص کو ان شرائط کا حامل قرار دیا جا سکتا ہے، نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر رائے کی آزادی چہ معنی دارد؟

پورا وثوق ہے کہ ہم زیر نظر سطور سے حضرت مخدوم مدظلہ کے علم و دانش میں رتی بھر اضافہ کر رہے ہیں نہ کسی طور انہیں اپنی رائے بدلنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ یقیناً ہماری گذارشات کی دھول وہ چٹکیوں میں اڑا سکتے ہیں اور اپنے طرز عمل کی بیسیوں حکمتیں بیان کر سکتے ہیں۔

باوجود اس کے لکھنے کا حوصلہ اور یہ قلم درازی کی خطاء اس لئے سرزد ہوئی کہ وہ بھی تو بس یہی چاہتے ہیں کہ حجابات دور ہوں اور جمود ٹوٹے۔ آزادی اظہار رائے کے حوالہ سے ذہن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکرین پر چند ایک سوال نمودار ہو رہے ہیں انہیں پر طوطی کی آواز کو بند کیا جاتا ہے اس خواہش کے ساتھ کہ نقار خانے میں اسے چند لمحوں کے لئے سنا جائے۔

1- کیا ہر شخص صاحب الرائے ہے؟

2- کیا رائے اور اجتہاد کیلئے کہیں کوئی معیار، اصول وضوابط ذکر نہیں؟

3- کیا رائے کی آزادی امت کی وحدت اور جوڑ کا باعث بنے گی یا مزید انتشار وافتراق کا؟

4- کیا بزرگان دین پر اعتماد اور مسلک حق پر تصلب جیسی روایات اس رائے کی آزادی سے دم توڑ نہیں جائیں گی؟

5- کیا آج کے نو وارد علماء اپنے اکابر کے موقف واجتہادات کے حوالہ سے تذبذب کا شکار نہ ہوں گے؟

6- مختلف آراء کے بعد فیصلہ کن رائے یعنی مفتیٰ بہ قول بھی تو ضروری ہے کیونکہ آراء سے مقصود حق تک پہنچنا ہے نہ کہ علمی ابحاث کو ذہنی آسودگی کا باعث بنانا۔

کیا ماہنامہ الشریعہ میں مختلف آراء کے بعد فیصلہ کن رائے بھی بیان کی جاتی ہے؟ اور اس کیلئے کسی اتھارٹی کا تعین کیا گیا ہے۔

ماہنامہ ''فقاہت'' لاہور، ص ۱۸، ۱۹، دسمبر ۲۰۱۱ء

نقاب رُخ سے ہر جانب شعائیں پھوٹ نکلی ہیں
ارے اوچھپنے والے حسن یوں پنہاں نہیں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوئم

غیروں پہ کرم، اپنوں پہ ستم، اے جانِ وفا، یہ ماجرا ہے کیا؟

جعلی مجاہد کی کتاب پر پیش لفظ

امیر عبدالقادر الجزائری

تصنیف

جان ڈبلیو کائزر

دارالکتابت

نامعلوم مترجم کے ترجمے کی نظر ثانی، ترتیب وتدوین اور اشاعت کا اہتمام عمار خان ناصر

اعتراف افتخار: الشریعہ مارچ 2012ء

پیش لفظ: ضرورت واہمیت حضرت مولانا ابوعمار زاہد الراشدی صاحب

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر عبدالقادر الجزائری

صلیبی صہیونی گٹھ جوڑ کی ایک داستان

جان ڈبلیو کائزر

یہود و نصاریٰ کے ایوارڈ یافتہ اور سند یافتہ فری میسن ایجنٹ کی تصویر

---------نوازشات جلد اوّل---------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام نہاد مجاہد کی سوانح حیات سے کے اہم اقتباسات کے مطلوبہ صفحات کی فہرست

یہودی اور عیسائی بھی مسلمان ہیں۔	۴۹، ۵۰
مہر پر دو مثلثوں اور چھ کونے والے ستارے کا مخصوص یہودی مذہبی و روحانی نشان	۲۸۵
انتہائی خوشامدانہ انداز میں دشمن سے رحم کی التجاء	۳۰۰
پردہ عربوں کا رواج ہے، مذہبی قانون نہیں	۳۰۲، ۳۰۳
اپنے ہاتھ سے اہم شخصیات کی شراب سے تواضع	۳۲۹
تلوار کی سیاست کا تباہی، بربادی سے چولی دامن کا ساتھ ہے	۳۶۵
سچے راستے تعداد میں ایک سے زیادہ ہیں (وحدت ادیان کا باطل تصور)	۳۶۵
پادری کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر گرجا گھر میں عبادت کے چبوترے پر عیسائی انداز میں دعا	۳۶۷، ۳۶۸
فرانس کے بادشاہ کا ہاتھ چوم کر وفاداری کا عہد	۳۷۱
وسیع النظر اسلام کی جدید تعبیر، اسلام سمیت کسی بھی مذہب کے تصور سے عظیم تر خدا پر یقین	۳۷۲
اسلام یہودیت، عیسائیت کو منسوخ کرنے نہیں، کامل بنانے آیا ہے	۳۸۶
مسجد کو چرچ بنانا درست ہے ہمارے اور عیسائیوں کے درمیان فرق صرف طریقے کا ہے	۳۸۸
بتوں کے پجاری درحقیقت اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتے ہیں	۳۸۸
مشہور فلسطین دشمن یہودی سرمایہ دار جیمز روتھ شیلڈ کی شراکت سے تعمیری منصوبہ	۴۰۶
یورپی سرپرستوں کی شہ پر جزیہ سے انکار کرنے والے عیسائیوں کے دفاع میں جہاد	۴۱۲، ۴۱۳
باغی عیسائیوں کا ساتھ دینے پر دنیا بھر کے کفار کی طرف سے اعزازات کا انبار	۴۲۷
عرب قومیت کا خواب اور سلطنت عثمانیہ کی مخالفت	۴۳۶
فرانسیسیوں کی طرف سے گورنر کیلئے نامزدگی اور مسلمانوں کی نفرت	۴۳۷
فری میسن نامی یہودی تنظیم کی خصوصی دعوت پر اس میں شمولیت	۴۳۸
بدنام زمانہ عالمی یہودی تنظیم کا تیرہ سال تک اعزازی گرینڈ ماسٹر	۴۴۱
کارناموں کے صلے میں فرانسیسی حکومت کی طرف سے پنشن میں لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ اضافہ	۴۴۲
عاشقوں کی طویل فہرست رکھنے والی خاتون منظور نظر	۴۴۹
دو بدنام ترین عیسائی مرد و خاتون سے خصوصی مراسم	۴۵۲
نیویارک ٹائمز کی طرف سے شکست تسلیم کرنے پر شاندار خراج تحسین	۴۵۴

20610

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام نہاد مجاہد کی سوانح حیات سے کے اہم اقتباسات کے مطلوبہ صفحات کی فہرست

ایک فرانسیسی عیسائی ایجنٹ کی ایک مسلمان نوجوان لڑکی سے ناجائز عشق کی داستان	۱۷۸
دشمن کے سامنے ہتھیار ڈالنے کا ذلت آمیز منظر	۲۸۳،۲۸۴
وہ مجاہد جو اپنی باتوں سے خواتین کو لبھانے میں کبھی ناکام نہیں ہوتا تھا	۳۳۰
غیر اللہ کی قسمیں کھا کھا کر فرانسیسی حکومت کو آئندہ جہاد نہ کرنے کا یقین دلانا	۳۷۱،۳۱۲
عبدالقادر آج کے دور کا ہیرو شیر ہے۔ دی ٹائمز آف لندن کا خراج تحسین کیوں؟	۳۷۲
علمائے کرام کی امیر سے لاتعلقی اور امیر کا عرب قوم پرستی کی طرف جھکاؤ	۳۹۲
ایک برطانوی ایجنٹ کے ساتھ چھ مہینے تک روزانہ ایک گھنٹے کا انٹرویو اور موصوف کی ذہن سازی	۳۹۸
ترکوں کی مخالفت اور عرب قوم پرستی کی حمایت	۴۰۴
امریکی نائب قونصل اور پادری کے ساتھ بہت سے دلچسپیوں میں اشتراک	۴۱۷
مسلمانوں کی بنسبت آدھا ٹیکس بھی نہ دینے والے عیسائیوں کی لبرل مجاہد کی طرف سے حمایت	۴۳۳
قرآن کے الفاظ کی صحیح تشریح اور سچے مومن کی تعبیر	۴۳۴،۴۳۵
نہر سوئز کے افتتاح کے موقع پر فری میسن کے نمائندوں کے ساتھ شرکت	۴۴۳
ایک اطلاع کے مطابق بیک وقت پانچ بیویاں	۴۵۱
عبدالقادر انسانی حقوق کی سرخیل اور بین المذاہب مکالمے کا علمبردار	۴۵۲

کتاب ہذا میں لگی ہوئی مہر کا عکس جو کہ اس کی اشاعت وطباعت ترسیل وتقسیم کی کہانی نیز اس کی حقیقت پس منظر پیش منظر اور تہہ منظر کو بتانے کے لئے کافی اور شافی ہے۔

مکتبہ امام اہل سنت/ دفتر ماہنامہ الشریعہ
مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ
0306-6426001

برستی ہے نگاہوں سے ٹپکتی ہے اداؤں سے
محبت کون کہتا ہے کہ پہچانی نہیں جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مسلموں کے ایجنٹ جھوٹے مجاہد کی داستان پر تقریظ کے طور پر

علامہ راشدی صاحب کا۔۔۔۔۔پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی کے دوران مسلم ممالک پر یورپ کے مختلف ممالک کی استعماری یلغار کے خلاف ان مسلم ممالک میں جن لوگوں نے مزاحمت کا پرچم بلند کیا اور ایک عرصہ تک جہاد آزادی کے عنوان سے داد شجاعت دیتے رہے۔ان میں الجزائر کے امیر عبدالقادر الجزائریؒ کا نام صف اول کے مجاہدین آزادی میں شمار ہوتا ہے۔جن کی جرات واستقلال،عزیمت واستقامت اور حوصلہ وتدبر کو ان کے دشمنوں نے بھی سراہا اور ان کا نام تاریخ میں ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گیا۔

امیر عبدالقادر مئی ۱۸۰۷ء میں الجزائر میں قیطنہ نامی بستی میں ایک عالم دین اور روحانی راہنماء الشیخ محی الدینؒ کے ہاں پیدا ہوئے اور اپنے والد محترم سے ان کے زیر سایہ دیگر مختلف علماء کرام سے ضروری دینی و عصری تعلیم حاصل کی اور ان کے ساتھ ۱۸۲۵ء میں حج بیت اللہ کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہوئے۔

یہ وہ دور تھا۔جب مغرب کے استعماری ممالک ''انقلاب فرانس'' کی کوکھ میں جنم لینے والی جدید مغربی تہذیب وثقافت کی برتری کے نشے سے سرشار تھے اور سائنسی ترقی سے حاصل ہونے والی عسکری قوت اور ٹیکنالوجی کے صلاحیت نے انہیں پوری دنیا پر حکمرانی کا شوق دلا دیا تھا۔عالم اسلام کی دو بڑی قوتیں خلافت عثمانیہ اور مغل بادشاہت ان کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ تھیں۔چنانچہ برطانیہ،فرانس،اٹلی،ہالینڈ،پرتگال اور دوسرے ممالک نے ان دونوں قوتوں سے نبرد آزما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کیلئے مختلف اطراف میں یلغار کی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ افریقہ اور ایشیاء کے ایک بڑے حصے کو نوآبادیات میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ خلافت عثمانیہ اور مغل بادشاہت کا سب سے بڑا المیہ یہ تھا کہ وہ سائنسی ترقی اور دنیا میں ہونے والی تہذیبی و معاشرتی و سیاسی تبدیلیوں کا بروقت ادراک نہ کر سکیں۔ اور ان کی یہ غفلت استعماری یلغار کے سامنے عالم اسلام کے ایک بڑے علاقے کے سرنڈر ہونے کے اسباب میں ایک اہم سبب ثابت ہوئی۔

بہر حال جب بہت سے مسلم ممالک نے مختلف یورپی ممالک کی نوآبادیاتی غلامی کا طوق گردنوں میں پہنا تو ہر جگہ حریت پسندوں اور آزادی کے متوالوں نے حالات کے اس جبر کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور بہت دیر تک بغاوت اور سرکشی کا محاذ گرم رکھا۔ الجزائر پر فرانس کے تسلط کا آغاز انیسویں صدی کی تیسری دہائی کے آخر میں ہوا۔ یہ وہ دور تھا جب جنوبی ایشیاء میں برطانوی تسلط ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعے ہو چکا تھا اور امام ولی اللہ دہلوی کے مکتب فکر بلکہ خانوادے سے تعلق رکھنے والے مجاہدین کا ایک گروہ سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی قیادت میں پشاور کے علاقے میں جہادی سرگرمیوں میں مصروف تھا۔ ان کا وقتی سامنا اگرچہ سکھوں سے تھا، لیکن اپنے عزائم اور اہداف کے حوالے سے وہ برطانوی استعمار کے تسلط کے خلاف جہاد کیلئے بیس کیمپ حاصل کرنے میں مصروف تھے۔ اس قافلہ حریت نے ۱۸۳۰ء میں پشاور کے صوبہ پر قبضہ اور کم و بیش سات ماہ حکومت کرنے کے بعد ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ میں جام شہادت نوش کیا تھا۔

الجزائر میں جب ۱۸۳۰ء میں فرانس نے تسلط قائم کرنے کی کوشش کی تو علماء کرام اور مجاہدین کی ایک جماعت نے امیر عبدالقادر کے والد محترم الشیخ محی الدین کی قیادت میں تحریک مزاحمت کا آغاز کیا۔ مگر دو سال ۱۸۳۲ء میں دیکھتے ہوئے کہ اس مزاحمت کا سلسلہ بہت دیر تک قائم رہ سکتا ہے۔ تحریک مزاحمت کی مستقل منصوبہ بندی کی گئی اور الشیخ محی الدین کے جواں سال اور جواں ہمت بیٹے امیر عبدالقادر کو باقاعدہ امیر منتخب کر کے مزاحمت کی جدوجہد کو مستقل بنیادوں پر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر عبدالقادرؒ جذبہ جہاد کے ساتھ ساتھ فراست وتدبر کی نعمت سے بھی مالا مال تھے۔اس لئے انہوں نے اپنی تحریک کو آگے بڑھانے کیلئے الجزائری عوام اور قبائل کو اعتماد میں لیا، وسیع تر مشاورت کا سلسلہ قائم کیا، آزادی کی فوج کو وقت کے ہتھیاروں اور جنگ کی تکنیک سے مسلح کیا اور ایک باقاعدہ فوج منظم کر کے الجزائر ہر حملہ آور فرانسیسی فوجوں کے خلاف میدان جنگ میں نبرد آزما رہے۔انہوں نے ۱۸۳۲ء سے ۱۸۴۷ء تک مسلسل سولہ سال تک فرانسیسی فوجوں کے خلاف جنگ لڑی۔ بہت سے معرکوں میں فرانسیسی فوجوں کو شکست سے دوچار کیا اور ایک بڑے علاقے پر کنٹرول حاصل کر کے امارات شرعیہ کا نظام قائم کیا۔وہ اس وقت تک لڑتے رہے جب تک الجزائری عوام اور اسباب و وسائل نے ان کا ساتھ دیا اور جب حالات کی نامساعدت نے انہیں بالکل تنہا کر دیا اور الجزائر کے قبائل ایک ایک کر کے الگ ہوتے گئے تو ۱۸۴۸ء میں انہوں نے اور کوئی چارۂ کار نہ دیکھتے ہوئے ہتھیار ڈال دیئے۔

انہیں گرفتار کر کے ۱۸۵۳ء تک فرانس کے مختلف قلعوں میں محبوس رکھا گیا اور پھر آزاد کر کے دمشق کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔انہوں نے ۲۳۔دسمبر ۱۸۴۷ء کو ایک مشروط معاہدے کے تحت خود کو فرانسیسیوں کے حوالے کیا تھا مگر ان کی شرائط کو قبول کئے جانے کے بعد بھی حسب معمول بالائے طاق رکھ دیا گیا۔تو ایک موقع پر انہوں نے اس حسرت کا اظہار کیا کہ:

''اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ ہمارے ساتھ یہ کچھ ہونا ہے جو ہو رہا ہے تو ہم جنگ ترک نہ کرتے اور مرتے دم تک لڑتے ہی رہتے۔''

وہ پہلے استنبول گئے اور پھر خلافت عثمانیہ کی ہدایت پر دمشق آ گئے۔ جہاں انہوں نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔وہ مالکی فقہ کے بڑے علماء میں سے تھے اور تصوف میں الشیخ الاکبر محی الدین بن عربی کے پیروکار اور ان کے علوم کے شارح تھے۔دمشق میں قیام کے دوران انہیں ایک اور معرکے سے سابقہ درپیش ہوا کہ خلافت عثمانیہ کی طرف سے شام میں مقیم مسیحیوں پر جزیہ کا قانون تبدیل کئے جانے کے بعد اس مسئلے پر مسلم مسیحی کشمکش کا آغاز ہوا اور بہت سے حلقوں کی طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون کی اس تبدیلی کو ناکام بنانے کیلئے مسیحیوں کے خلاف مسلمان عوام کو بھڑکانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ جس پر امیر عبدالقادر الجزائریؒ نے مسیحیوں کے خلاف اس یلغار کی مخالفت کی اور ان کی حمایت وتحفظ کیلئے کمر بستہ ہو گئے۔ اس وقت غصے میں بپھرے ہوئے عوام کے لئے امیر عبدالقادر کا یہ اقدام قابل اعتراض تھا، لیکن وہ اپنے اس موقف پر قائم رہے کہ بے گناہ مسیحیوں کی جانیں بچانا ان کا شرعی فریضہ ہے۔ اور وہ ایسا کر کے اپنے اسلامی فرض کی تکمیل کر رہے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ امیر عبدالقادر الجزائری کے اس جرات مندانہ اقدام کی وجہ سے کم وبیش پندرہ ہزار مسیحیوں کی جانیں بچیں۔ جس کی وجہ سے انہیں مغربی دنیا میں بھی تحسین کی نظر سے دیکھا جانے لگا اور انہیں ''امن کا ہیرو'' قرار دے کر مغرب کے چوٹی کے سیاسی راہ نماؤں اور دانش وروں نے خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ نیویارک ٹائمز نے ان کے کردار کی عظمت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا کہ ''عبدالقادر کیلئے یہ یقیناً عظمت کا اور حقیقی شان وشوکت کا باب ہے۔ اس بات کو تاریخ میں رقم کرنا کوئی معمولی بات نہیں کہ مسلمانوں کی آزادی کیلئے لڑنے والا سب سے ثابت قدم سپاہی اپنے سیاسی زوال اور اپنی قوم کے ناگفتہ بہ حالات میں عیسائیوں کی زندگیوں اور حرمت کا سب سے نڈر نگہبان بن کر سامنے آیا۔ جن کی شکستوں نے الجزائر کو فرانس کے آگے جھکایا تھا۔ ان کا بدلہ بہت حیرت انگیز طریقے سے اور اعلیٰ ظرفی سے لیا گیا ہے۔''

امیر عبدالقادر الجزائریؒ کا یہ کردار دیکھ کر مجھے متحدہ ہندوستان کی تحریک آزادی کے ایک بڑے لیڈر مولانا عبیداللہ سندھی یاد آ جاتے ہیں اور مجھے ان دونوں بزرگوں میں مماثلت کے بعض پہلو نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔ مثلاً مولانا عبیداللہ سندھی اگرچہ میدان جنگ کے نہیں بلکہ میدان فکر وسیاست کے جرنیل تھے، مگر ان کی سوچ یہ تھی کہ ہمیں سیاست وجنگ کے روایتی طریقوں پر قناعت کرنے کی بجائے ان جدید اسالیب، تکنیک اور ہتھیاروں کو سیاست اور جنگ کے دونوں میدانوں میں اختیار کرنا چاہیے اور وہ عمر بھر اسی کے داعی رہے۔

انہوں نے جب دیکھا کہ وہ حرب وجنگ کے ذریعے سے برطانوی تسلط کے خلاف جنگ جیتنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو انہوں نے اس معروضی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کیلئے عدم تشدد کا راستہ اختیار کر لیا اور بقیہ عمر پرامن جدوجہد میں بسر کر دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر عبدالقادرؒ کی طرح مولانا سندھی نے بھی عملی تگ وتاز کے میدان کو اپنے لئے ہموار نہ پاتے ہوئے تعلیم وتدریس کا راستہ اختیار کیا اور ہندوستان واپسی کے بعد دہلی اور دوسرے مقامات میں قرآن کریم کے تعلیمی حلقے قائم کر کے اپنے فکر وفلسفہ کی تدریس وتعلیم میں مصروف ہو گئے۔

مولانا سندھی مغربی تہذیب وثقافت اور تکنیک وصلاحیت کی ہر بات کو مسترد کر دینے کے قائل نہیں تھے۔ بلکہ اس کی ان باتوں کو اپنانے کے حامی تھے جو اسلامی اصولوں سے متصادم نہیں ہیں اور ہمارے لئے ضروری ہیں۔اس کی وجہ سے انہیں بہت سے حلقوں کی جانب سے مطعون بھی ہونا پڑا۔

امیر عبدالقادر الجزائری کو شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا پیروکار، ان کے علوم کا شارح اور ان کے فلسفہ وحدت الوجود کا قائل ہونے کی وجہ سے ان کے فکر کے ڈانڈے ''وحدت ادیان'' کے تصور سے ملانے کی کوشش کی گئی۔ (جس کی جھلک جان کائرز کی زیر نظر کتاب میں بھی دکھائی دیتی ہے) حالانکہ وحدت الوجود اور وحدت ادیان میں زمین وآسمان کا فرق ہے اور شیخ اکبرm کے نظریہ وحدت الوجود کا مطلب وحدت ادیان ہرگز نہیں ہے۔اسی طرح مولانا عبید اللہ سندھی کو بھی فرنگی تسلط کے خلاف سیاسی طور پر ہندوستانی اقوام کے ''متحدہ قومیت'' کے نظریہ ہر ہدف تنقید بنایا گیا۔اور انہیں ''وحدت ادیان'' سے جوڑنے کی کوشش کی گئی۔

امیر عبدالقادر الجزائری مغربی استعمار کے تسلط کے خلاف مسلمانوں کے جذبہ حریت اور جوش و مزاحمت کی علامت تھے اور وہ اپنی جدوجہد میں جہاد کے شرعی واخلاقی اصولوں کی پاسداری اور اپنے اعلیٰ کردار کے حوالے سے امت مسلمہ کے محسنین میں سے ہیں۔ان کے سوانح وافکار اور عملی جدوجہد کے بارے میں جان کائرز کی یہ تصنیف نئی پود کو ان کی شخصیت اور جدوجہد سے واقف کرانے میں یقیناً مفید ثابت ہوگی۔ایسی شخصیات کے ساتھ نئی نسل کا تعارف اور ان کے کردار اور افکار وتعلیمات سے آگاہی استعماری تسلط اور یلغار کے آج کے تازہ عالمی منظر میں مسلم امہ کیلئے راہنمائی کا ذریعہ ہے اور اس سمت میں کوئی بھی مثبت پیش رفت ہمارے لئے ملی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے۔

ابوعمار زاہد الراشدی

ڈائریکٹر الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ

۷/جون ۲۰۱۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایک باصلاحیت دشمن، ایک ایسا سپاہی جس کی ذہانت اور حاضر دماغی شک وشبے سے بالاتر ہو، جس کا وقار بے داغ ہو، ایک ایسا ریاست کار جو افریقہ کے جنگلی قبائل کو متحد کر کے بے مثال مقابلہ بنا سکے، ایک ایسا ہیرو جو حرف شکایت زبان پر لائے بغیر شکست اور تباہی کو تسلیم کر لے، اگر یہی وہ خوبیاں ہیں جو ایک آدمی کو عظیم بناتی ہیں تو پھر عبدالقادر اس صدی کے چند گنے چنے عظیم آدمیوں کی سب سے اگلی صف میں کھڑا ہونے کا حق دار ہے۔" (نیویارک ٹائمز، فروری ۱۸۸۳ء)

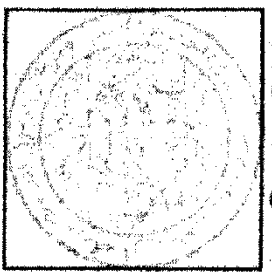

"امیر عبدالقادر الجزائری کے سوانح واذکار اور عملی جدوجہد کے بارے میں جان کاٹزر کی یہ تصنیف نئی پود کو ان کی شخصیت اور جدوجہد سے واقف کرانے میں یقیناً مفید ثابت ہوگی ایسی شخصیات کے ساتھ نئی نسل کا تعارف اور ان کے کردار اور افکار و تعلیمات سے آگاہی استعماری تسلط اور یلغار کے آج کے تازہ عالمی منظر میں مسلم امہ کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے اور اس سمت میں کوئی بھی ثبت پیش رفت ہمارے لیے ملی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے" (ابوالزاہد راشدی)

جان کاٹزر کے قلم سے مندرجہ ذیل تصانیف منظر عام پر حاصل کر سکتی ہیں:

- Communist Entrepreneurs, Unknown Innovators in the Global Economy.
- Stefan Zweig: Death of a Modern Man.
- Monks of Tibhirine: Faith, Love and Terror in Algeria (زیر طباعت)

جان کاٹزر نے کولمبیا یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ آج کل وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ نیویارک (امریکہ) میں مقیم ہیں۔

www.truejihad.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام نہاد مجاہد کے سینے پر یہود و نصاریٰ کے عطا کئے ہوئے تمغے ملاحظہ فرمائیں۔

---نوازشات جلد اوّل---

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت یہودیوں سے بو رہے ہو مسلم کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو
گماں تم کو ہے کہ رستہ کٹ رہا ہے یقیں مجھ کو ہے کہ منزل کو کھو رہے ہو

جعلی مجاہد کی اصلی داستان

عالم اسلام کے عظیم دینی سکالر ہفت روزہ ''ضرب مومن'' کراچی کے کالم نگار
مجاہد اسلام، فخر اہل سنت حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب مدظلہ
کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔

قارئین کرام! آپ کو علم ہوگا کہ ''ضرب مومن'' میں کتابوں پر تبصرے شائع نہیں کئے جاتے یا بہت ہی کم شائع کئے جاتے ہیں نیز یہ بھی علم ہوگا (راقم الحروف پہلے بھی لکھ چکا ہے) کہ احقر کتابوں کا تعارف یا تقریظ لکھنے سے حتی الامکان کتراتا ہے۔ اپنی کتابوں میں اپنے بڑوں کو تقریظ لکھنے کی زحمت دینا اچھا نہیں سمجھتا۔ مروجہ تقاریظ کتاب، مصنف اور صاحب تقریظ کی سب کی ساکھ گرنے کے باعث لگتی ہیں۔ کتاب چاولوں کی دیگ نہیں کہ چند چاول دیکھ کر ساری دیگ کو دم لگ جانے کی خوشخبری سنا دی جائے۔ لیکن آج اس اصول کو توڑتے ہوئے ہم اپنے آپ کو ایک انوکھی مجرمانہ کتاب کا تعارف کروانے پر مجبور پاتے ہیں۔ اس کتاب پر تبصرے کا خیال بھی ہمیں پیدا نہ ہوتا اگر ہمیں پاکستان میں جدید شرعی و اخلاقی اقدار کے علمبردار چند سو کا عدد اشاعت رکھنے والے ایک رسالے کا تازہ شمارہ دیکھنے کو نہ ملتا۔ جس میں خیر سے ایک ''سچے مجاہد کی داستان حیات'' قسط وار دی گئی ہے، جو ایک ایسی کتاب سے ماخوذ ہے جس کے مترجم و ناشر اس کے نسب کی ذمہ داری قبول کرنے پر تیار نہ تھے، لیکن آخر کار یہ تہمت ثبوتوں کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی ثابت ہوئی اور یہ ناجائز تخلیق ان کے ذمہ لگ رہی۔

یہ کتاب ہمیں کچھ عرصے پہلے ایک مہربان دوست خالد جامعی صاحب نے دکھائی جو مطالعے کے انتہائی شوقین ہیں۔ خود کئی کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں اور لکھنا پڑھنا ہی ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ بندہ نے پہلی نظر میں بھانپ لیا کہ انگریزی میں لکھی گئی اس کتاب کا مصنف ایوارڈ یافتہ فری میسن ایجنٹ ہے۔ کتاب کا موضوع جو شخصیت ہے وہ بھی سند یافتہ فری میسن ایجنٹ ہے۔ کتاب کے مترجم کا نام غائب ہے اور اُسے جس ناشر نے چھاپا ہے اس سے رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ کتاب اس کے ادارے کے نام سے کسی اور نے چھاپی ہے اور وہ نہیں جانتے کہ شائع کنندگان کے مقاصد کیا ہیں؟ مزید کھوج لگائی گئی تو پتہ چلا کہ اس کتاب کی تعارفی تقریب لاہور کے ایک ہوٹل میں امریکی سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کی سربراہی میں منعقد ہوئی تھی اور تقریب کی نظامت ہمارے ممدوع ''غامدی اصغر'' کر رہے تھے۔ وہی اس کتاب کے ناشر ہیں اور انہوں نے اپنی ایک اور ناجائز تخلیق جو مسجد اقصیٰ کے حوالے سے ہے بھی اس ادارے کے نام سے اسی جبری نام لگوائی والے طریق کار کے تحت چھپوائی ہے۔

راقم کو اس پر ذرا بھی تعجب نہیں ہوا، کیونکہ وہ ایک انہی صاحبزادے کو نہیں، صاحبزادگان کو ایک ایسی کھیپ کو جانتا ہے جو ''اس جیسے کام، اس جیسے انداز میں'' انجام دینے کیلئے بیرونی سفارت کاروں کی سرپرستی میں پروان چڑھ رہی ہے۔ البتہ تعجب اس ڈھٹائی اور بے باکی پر ہوا کہ غامدیت کے اس نوخیز ترجمان نے پچھلے دنوں اپنے تحریفی اقدار کے علمبردار رسالے میں یہ بحث شائع کی تھی کہ افغانستان کا جہاد اعلیٰ اخلاقی اقدار کے تحت کیا جانے والا جہاد نہیں ہے۔ موجودہ شمارے میں اسی کتاب کے ''سچے مجاہد کی داستان'' کو قسط وار شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا؟ کیا قلم کی دنیا اور علم کی قلم رو میں شرم و مروت کا اتنا بھی گزر نہیں رہا کہ انسان اپنے پڑوس میں ہونے والے جہاد عظیم کے بارے میں دو اچھے لفظ نہ کہے اور پچھلی صدی میں مصدقہ یہودی گماشتے (اس کی ناقابل تردید تصدیقات خود زیر نظر کتاب سے بھی آ رہی ہیں) کے شکست خوردہ جدوجہد کو "سچے جہاد" کا نام دے۔

یہودیت کے خانہ ساز غامدیت کے علمبردارو!

خدا کا واسطہ ہے کچھ تو لحاظ کرو۔ کوئلوں کی دلالی میں کیوں اپنا آپ کالا کرتے ہو؟

جو شخص بھی دنیا میں ایسے واقعات کے پیچھے نادیدہ ہاتھ تلاش کرتا ہے جو سمجھ میں آنے نہیں دیتے، اسے دنیا کو مصائب و آلام میں مبتلا کرنے والی پھنکاری تنظیم "فری میسن" تک سراغ جاتے دکھائی دیتے ہیں اور جو شخص بھی فری میسن کی آلہ کار شخصیات سے واقفیت رکھتا ہے، وہ جانتا ہے کہ امیر عبدالقادر جزائری نام کا نام نہاد مجاہد فری میسن ایجنٹ بن گیا تھا۔ یہودی آلہ کاروں پر کام کرنے والے ایک سے زیادہ محققین کا حوالہ میرے پاس ہے۔ جنہوں نے اسے یہود کا گماشتہ لکھا ہے۔ مجھے ان کو پیش کرنے کی ضرورت پڑی تو ان سے استناد پر بحث شروع ہو جاتی، لیکن خدا کا کرنا یہ ہے کہ "سچے جہاد کی داستان" نامی اس کتاب میں ہی اس کی تصدیق مل گئی ہے۔ لہٰذا اب اس کی خارجی توثیق کی ضرورت نہیں۔ غامدی صاحبان کتاب دیکھے بغیر اس کی "سمساری" قبول کر لیتے ہیں اور پھر حق نمک ادا کئے بغیر اس کا جائزہ لینے سے پہلے چھاپ بھی دیتے ہیں تاکہ ان کی حماقت اور خیانت کی سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

کتاب کے وقیع پیش لفظ میں: ہماری ایک انتہائی موقر علمی شخصیت (علامہ راشدی صاحب) نے اس کتاب کا بے نام و نسب اردو ترجمہ پاکستان میں شائع کرنے کے مقاصد بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ''امیر عبدالقادر الجزائری مغربی استعمار کے تسلط کے خلاف اپنی جدوجہد میں جہاد کے شرعی، اخلاقی اصولوں کی پاسداری اور اپنے اعلیٰ کردار کے حوالے سے اُمت مسلمہ کے محسنین میں سے ہیں۔ ان کے سوانح نگار اور عملی جدوجہد کے بارے میں جان کائزر کی یہ تصنیف نئی پودکوان کی شخصیت اور جدوجہد سے واقف کرانے میں یقیناً مفید ثابت ہوگی۔

آیئے دیکھتے ہیں: جہاد کے شرعی و اخلاقی اصولوں کا پاسدار اُمت مسلمہ کا یہ محسن کون تھا؟ اور نئی پودکوان کی شخصیت اور جدوجہد سے واقف کروانے کے مقاصد کیا ہیں؟ ہم دور نہیں جاتے اسی کتاب کے صفحہ نمبر 438 پر سچے مجاہد کے پیچھے موجود چھوٹے پشت پناہوں کا صاف ستھرا سراغ ملتا ہے۔ مصنف راقم طراز ہے۔ ''جب جنرل ''اوٹ پول'' اپنے تصور میں امیر کے مستقبل کی منصوبہ بندی کر رہا تھا تو پیرس میں فرانسیسی میسونی لاج ''ہنری چہارم'' کی ایک کمیٹی بڑی احتیاط سے امیر کے نام ایک خط تحریر کر رہی تھی اور اس کے ساتھ موزوں عبارت والا ایک قیمتی زیور بھی منتخب کیا جا رہا تھا۔ تقریباً ایک مہینے کی عرق ریزی کے بعد سولہ نومبر کو میسونی تنظیم کی علامت سے ڈھکے سبز جڑاؤ تمغے کے ہمراہ یہ خط ''انتہائی عزت مآب جناب عبدالقادر'' کی خدمت میں ڈاک سے روانہ کر دیا گیا۔ تنظیم کا نشان دائرے کے اندر دو چوکھٹوں پر مشتمل تھا جس سے ایک ہشت پہلو شکل بنتی تھی۔ جس سے روشنی کی شعاعیں خارج ہو رہی تھیں۔ عین درمیان میں فیثا عورث لی مساوات کندہ تھی۔ (یہودیوں کی مخصوص پسندیدہ علامت اس مساوات کا کچھ بیان آگے چل کر آئے گا) مسجع و مقطع انداز میں لکھی گئی عبارت کے آخر میں امیر کو تنظیم کا رکن بننے کی دعوت دی گئی تھی۔ ''بہت سے دل ایسے ہیں جو آپ کے دل کے ساتھ دھڑکتے ہیں، بہت سے ''بھائی''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہیں جو آپ کو اپنا سمجھتے ہوئے آپ سے محبت کرتے ہیں اور اگر وہ آپ کو اپنی تنظیم کا رکن شمار کر سکیں تو انہیں بہت فخر ہوگا"۔(ص439-438)

"عالمی برادری" میں شمولیت کی اس دعوت کو قبول کرنے میں سچے غامدی مجاہد نے دیر نہیں لگائی۔ چنانچہ 1864ء میں امیر کو دمشق میں شام کے میسوانی لاج کا اعزازی گرینڈ ماسٹر نامزد کیا گیا۔ اس کے ایک برس بعد جب عبدالقادر فرانس گیا تو اسے فرانسیسی لاج "ہنری چہارم" میں شامل کر لیا گیا جس میں بجمن فرینکلن لا پلاس، لافابیٹ ولیبیر، سوٹ مونچے، تالے راس، پروردں اور دیگر ایسی ممتاز ہستیاں موجود تھیں جن کیلئے ظاہر فطرت، عقل اور اخلاقی، قانون سب ایک الوہی تخلیق کار کے باہم موافقت رکھنے والے مظاہر تھے۔(ص 441)

ملاحظہ فرمایئے: عالمی سطح پر مسلم دشمن بلکہ انسانیت دشمن بدنام زمانہ تنظیم کے گرینڈ ماسٹر کو سچا مجاہد بنا کر پیش کرنے والے "فہم دین" اور "تفہیم شریعت" کے داعیوں کے متعلق اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ بھی "مظاہر فطرت، عقل اور اخلاقی و قانونی کے الوہی تخلیق کار کے باہم موافقت رکھنے والے مظاہر" میں سے ہیں تو کیا یہ غلط گمان ہوگا؟

راقم جب مصر گیا تو نہر سویز دیکھنے کیلئے پاپڑ بیل کر پہنچ ہی گیا۔ غرض فقط اتنی تھی کہ وہاں کھڑے ہو کر امراؤ القیس کے دوستوں کی طرح دو آنسو بہائے۔ شاید ہمارے اجتماعی گناہوں کو دھو ڈالیں۔ نہ پوچھئے حسرت اور کرب کا کیا عالم تھا؟ بات صرف اتنی نہ تھی کہ دنیا کی یہ معاشی شہ رگ ایک مسلمان ملک میں ہوتے ہوئے غیر مسلموں کے قبضہ میں ہے۔ دکھ اس کا تھا کہ درحقیقت امریکہ، برطانیہ، فرانس میں قبضہ میں نہیں، قوم یہود کے قبضہ میں ہے۔ ہماری غامدی برادری کے ممدوح سچے مجاہد کی اس داستان سے اس کا بھی ثبوت مل گیا کہ اس شہر کی تعمیر میں ایک مخصوص برادری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی شریک تھی جو الجزائر سے لاہور تک ایجنٹ تلاش کرتی رہتی ہے۔ یہ عبارت ملاحظہ فرمایئے، جیسے سمجھنے کیلئے چور کے ہاتھ میں دھرے چراغ کی روشنی اسے پہچاننے کا کام دیتی ہے۔

سترہ نومبر 1869ء کو جب نہر سویز کھولنے کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی تو امیر کو بھی گرینڈ پولین میں نپولین کی بیوی، ملکہ یوجین، آرچ ڈیوک وکٹر آف آس، ریا، شاہ ہنگری اور ساری دنیا سے آئے ہوئے سفیروں اور اہم شخصیات کے ساتھ بٹھایا گیا.....مشرق اور مغرب کے سمندروں کو آپس میں ملانے کا خواب پورا کرنے میں عبدالقادر نے فرانس کے فردیناں دے (Ferdinand di Lesseps) کی کچھ کم مدد نہیں کی تھی.....امیر کے یہ کردار ادا کرنے پر آمادہ ہونے کی بہت سی وجوہات تھیں.....لیکن سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ نہر سویز کی تشہیر کرنے والوں میں ''بھائی چارے'' کا احساس نظر آتا تھا۔ ان میں بہت سے مقدس سامعین کے پیروکار اور میسونی تھے جن کے مقامی لاج کی طرف سے لہرائے جانے والے بینرز پر ''پُرخلوص دوستی''، ''پیار اور سچائی'' اور ''سمندروں کا اتحاد'' جیسے الفاظ درج تھے.....تقریب میں دوستی اور تمام لوگوں کے مابین بھائی چارے کے گیت گائے گئے۔ یہ مقدس سائمن کے اور میسونی نظریات تھے جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان پل تعمیر کرنے اور یورپی مادہ پرستی کو اسلام کی روحانیت سے متوازن کرنے کی عبدالقادر اپنی خواہش سے مکمل مطابقت رکھتے تھے، ممکن ہے چار سال پہلے پیرس کا دورہ کرتے ہوئے میسونی لاج، ''ہنری چہارم'' میں باقاعدہ شمولیت اختیار کرنے کی بڑی وجہ یہی رہی ہو۔ (ص 444-443)

عالمی میڈیا امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد بارک اللہ فی حیاتہ کو امیر کہنا پسند نہیں کرتا:

لیکن امیر عبدالقادر کی کتابیں جن کا ترجمہ نگار اپنا نام ونسب ظاہر کرنے سے شرماتا ہے، عبدالقادر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیں شائع کر کے سستے داموں پھیلاتا ہے۔ آخر کیوں؟ اس لئے کہ ملاعمر مجاہد نے آخری دم تک دشمنوں کے آگے سر نہ جھکایا، بلکہ الجزائری امیر نے تو اپنی مہر میں بھی یہودی نشان بنا رکھا تھا۔ مذکورہ کتاب کے پشتی سرورق پر اس مہر کا نقش موجود ہے۔ جس میں چھ کونوں والا ستارہ پکار پکار کر **تحریک غامدیت پر مہر یہودیت ثبت کر رہا ہے۔** کتاب کے صفحہ نمبر 285 کے حاشیے پر لکھا ہے۔

''امیر کی مہر دو ''مثلثوں'' پر مشتمل تھی، جن میں ایک سیدھی اور دوسری معکوس تھی۔ دونوں مثلثیں ایک دوسرے کے اوپر تھیں۔ جس سے چھ کونوں والے ستارے کی شکل بن جاتی تھی۔ ان کے اردگرد ایک دائرہ تھا۔ اوپر کی طرف نوک والی مثلث دنیاوی اقتدار کی نمائندگی کرتی تھی۔ جب میسزی کی غلامی قبول کر لی گئی تو یہودی سرمایہ دار ایسے شخص کی حمایت سے کیوں پیچھے رہتے؟ مشہور زمانہ یہودی خاندان ''روتھ شیلڈ'' ہمارے ممدوح مجاہد کی مدد کو آ گیا۔ سنیے اور سر دھنیے: ''وقت گزرنے کے ساتھ فرانسیسی حکومت کی مدد سے عبدالقادر نے زرعی زمینیں حاصل کر لیں تا کہ اپنے الجزائری لوگوں کی مدد کیلئے پیسے کمائے جائیں۔ پھر ایک وقت آیا جب وہ اتنی بڑی زرعی جاگیر کا مالک بن گیا جو مغرب میں بحیرۂ طبریہ (Sea of Galilee) تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے دمشق اور بیروت کے درمیان پل تعمیر کرایا اور جیمز روتھ شیلڈ کی شراکت سے محصول چونگی بھی قائم کی.....''۔ (ص 406)

کتاب کے عالمانہ تعارف میں: اس کی اشاعت کی ایک اور غرض بھی بیان کی گئی ہے: ''ایسی شخصیات کے ساتھ نئی نسل کا تعارف اور ان کے کردار و افکار سے آگاہی آج کے تازہ عالمی منظر میں مسلم اُمہ کی راہنمائی کا ذریعہ ہے اور اس سمت میں کوئی بھی مثبت پیش رفت ہمارے لئے ملی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے۔ (ص 11)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیئے دیکھتے ہیں وہ کون سا کردار ہے جو آج کے تازہ عالمی منظر میں مسلم اُمہ کیلئے رہنمائی کا ذریعہ ہے؟ اور فحاشی و بے حیائی کی اس سمت میں ہم مثبت پیش رفت کریں تو کس اہم ملی ضرورت کو پورا کر سکیں گے؟ اس حوالے سے اس کتاب کی چند عبارتیں بلا تبصرہ پیش خدمت ہیں۔ ان سے معلوم ہوگا کہ ہم میں فقط امریکی نظریہ جہاد سے ہی متعارف نہیں کروایا جا رہا بلکہ ہماری نئی نسل کو شہوت پرستی، نسوانیت پرستی اور زنخا پرستی میں بھی زبردستی دھکیلا جا رہا ہے۔ سچے مجاہد کی حد سے پڑھی ہوئی شہوت پرستی کو یوں بیان کیا گیا ہے: ''ایسا لگتا تھا کہ اپنی ذات کی سختی سے نفی کرنے والے عبدالقادر کی زندگی میں واحد استثنا عورت تھی اور اس کا مسلسل وسیع ہوتا حرم سفارت کاروں کیلئے تھوڑے بہت نہیں، بلکہ شدید احساس کا باعث تھا۔'' (ص 391)

مسلسل وسیع ہونے والے حرم کا اندرونی حال بھی سن لیجئے

''اسے ایک بار امیر کے حرم کا جائزہ لینے کا بھی موقع ملا۔ یہ افواہ گرم تھی کہ امیر ہر سال نئی شادی کرتا ہے، جو عموماً سرکیشائی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ جن کی عمر پندرہ سال سے زیادہ نہیں ہوتی، لیکن جین کی رپورٹ یہ تھی کہ اگر اس نے ان میں سے بیشتر کو طلاق دے کر رخصت نہیں کر دیا تو پھر یہ افواہ غلط ہے۔ اسے وہاں صرف پانچ بیویاں نظر آئی تھیں۔ لیکن یہ تعداد بھی اسلامی شریعت میں دی گئی اجازت کی حد سے ایک زیادہ بنتی ہے۔ (ص 451)

کوئی کہہ سکتا ہے کہ پانچویں عورت بیوی نہیں، لونڈی ہوگی لیکن اس کا کیا کریں کہ ایسی عورتوں سے تعلقات کے ثبوت بھی اسی سچی داستان میں موجود ہیں۔ جو انگلستان جیسے اور مادر پدر آزاد ماحول میں بھی بدنام تھیں: ''عبدالقادر برطانیہ کی دو ایسی شخصیات (رچرڈ برٹن اور جین ڈگبی) کا دوست اور معترف تھا جو اپنی ثقافت سے باغی تھیں۔ ایک (رچرڈ برٹن نامی برطانوی ایجنٹ) وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاد خیال روایت شکن جس نے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی کوششوں میں تعاون کیا اور جس کے پسندیدہ موضوعات میں پر شہوت عورتیں، جسم فروشی اور زنخا بنانے کے طریقے شامل تھے، جبکہ دوسری شخصیت (جین ڈگبی نامی ایک برطانوی حسینہ) اخلاق باختہ سمجھی جانے والی ایک خود پسند اور بدنام عورت تھی جس نے اپنی جنسی مہم جوئی کیلئے اپنا بچہ تک چھوڑ دیا۔ (ص،452)

جنسی مہم جوئی کیلئے اپنا سگا بچہ چھوڑنے، ہمارے سچے مجاہد صاحب سے کیا تعلق رکھتی تھی اور ان کے ڈیرے پر باقاعدگی سے کس لئے حاضری دیتی تھی؟ ملاحظہ فرمائیں: ''جین ڈھلتی ہوئی عمر کے عبدالقادر کی منظور نظر بن گئی تھی۔ جس نے احتیاط سے خضاب لگی ہوئی سیاہ داڑھی کے ساتھ اپنی جوانی کا تاثر قائم رکھا ہوا تھا۔ جین باقاعدگی سے نقیب ایلی (امیر المجاہدین کا ڈیرہ) پر آنے والی اکثر ان مہمانوں میں شامل تھی جو امیر کی رہائش گاہ پر دریائے برادا کا نظارہ کرتے ہوئے پودینے کی چائے سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ جین نے اپنے شوہر مید جوئیل المرزگ کے ساتھ یہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ سال میں چھ ماہ یورپی طرز کے مطابق زندگی بسر کرے گی.....مید جوئیل المرزگ کے ساتھ شادی نے ڈگبی جین کی اس دھماکہ خیز رومانی زندگی کا خاتمہ کر دیا، جس نے اسے سارے انگلینڈ میں بدنام کر دیا تھا۔'' (ص450-449)

اس کتاب کے ذریعے ہمیں کون سے اسلام اور کس طرح کی شریعت اپنانے کی ترغیب دی جارہی ہے اس کا کچھ اندازہ ذیل کی عبارت سے ہو جاتا ہے۔

''امیر کے پاس تو صرف ایک ہی سمت نما تھا اور وہ تھا اسلام، تنگ نظری پر مبنی فرقہ وارانہ اسلام نہیں، بلکہ اس سے کہیں وسیع تر اسلام، فطرت کا اسلام، ہر اس جاندار کا اسلام جو قانون کے آگے سر جھکا دے۔ امیر کا اسلام ایسے خدا پر یقین رکھتا تھا جو ''عظیم تر'' تھا جو اس کے حقیر بندوں اور اسلام سمیت اس کے کسی بھی مذہب کے تصور سے بھی عظیم تھا۔ ''جو شخص اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مخصوص انداز میں جانتا اور اس کی عبادت کرتا ہے اور وہ دوسرے طریقوں سے مکمل طور پر لا علم رہتا ہے۔'' دوسرے لفظوں میں ہم سب غلط ہیں۔ اب عبدالقادر کے ذہن پر صرف ایک ہی دھن سوار تھی کہ خدا کی وحدانیت کو ان طریقوں کے تنوع کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔ جن سے اس کے پیدا کئے ہوئے بندے اس کی عبادت کرتے ہیں۔ (ص376)

اب ہم ایک آخری حوالہ نقل کر کے رخصت چاہیں گے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ اس کتاب کے ذریعے ہمیں اسلام کی جو تعبیر اور قرآن کی جو تشریح سکھانے کی کوشش کی جارہی ہے، یہ غامدی 'برادری' کا پرانا حربہ ہے۔ خدا ان لوگوں کو ہدایت دے جو ایسے لوگوں کے آلہ کار بن کر اپنا نام چھپاتے اور کارنامے گنواتے پھرتے ہیں۔ ''1860ء کے موسم خزاں میں پیرس میں سولہ صفحات پر مشتمل ایک پمفلٹ گردش کر رہا تھا، جس کا عنوان تھا ''عبدالقادر عرب شہنشاہ'' اس کتابچے میں لکھا تھا عظیم تر شام کے تخت پر بٹھانے کیلئے عربوں کو حقیقی صلاحیتوں کا مالک ایک راہنماء چاہیے اور اس کیلئے عبدالقادر کا نام تجویز کیا گیا تھا۔ اس تحریر کے مطابق عبدالقادر مغرب اور مسلمانوں کو یہ سکھائے گا کہ ''قرآن کے الفاظ کی صحیح تشریح کیا ہے اور ایک سچے مومن کو ان کی تعبیر کس طرح کرنی چاہیے۔'' (ص435)

اللہ تم کو صاحبِ سیف و سناں کرے
جسموں میں روحِ خالد و طارق رواں کرے
دے کر شعور و زیست ارادے جواں کرے
جو جم چکا ہے خوں رگوں میں دواں کرے
تم کو راہِ رسول پہ چلنا نصیب ہو
کب سے گرے پڑے ہو سنبھلنا نصیب ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے مجاھد کے جعلی ترجمان

''امیر عبدالقادر الجزائری کے حالات پر مشتمل'' جان ڈبلیو کائرز کی کتاب کا ترجمہ ''دار الکتاب'' لاہور علمائے دیوبند کی فکر کا وارث ہے اور انقلابی جہادی تحریکوں سے متعلق کتابیں شائع کرتا ہے۔ لہٰذا یہ بات ہمارے لئے قابل یقین تھی کہ انقلابی مجاہد کے جہادی کارناموں کو عام کرنے والا ادارہ ایک ایسی کتاب کیسے شائع کرسکتا ہے جو جہادی تحریکات کا تمسخر اڑاتی ہو، مجاہدین کو دہشت گرد اور مسلمانوں کو خونی درندے ثابت کرتی ہو۔ لہٰذا ہم نے اس بات کی تحقیق ضروری سمجھی کہ جہاد کی مخالفت کرنے والا اور مجاہدین کو دشمن انسان اور دشمن انسانیت اور دشمن رحمت ورافت ثابت کرنے والی کتاب کس نے شائع کروائی۔

اس سلسلے میں 19، اپریل بروز جمعہ دن 11 بجے دار الکتابت کے مالک سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے ہمارے ایک مہربان بزرگ جناب خالد جامعی صاحب کو یہ بتایا کہ امیر عبدالقادر الجزائری والی کتاب پر ان کے ادارے کا نام تو ضرور ہے، لیکن وہ نہ تو اس کتاب کے ناشر ہیں اور نہ ہی انہیں اس بات کا علم ہے کہ ترجمہ کس نے کیا نیز شائع کرنے والوں کے مقاصد کیا ہیں؟ ان سے جب گفتگو کی تفصیلات معلوم کی گئیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ کتاب عمار خان ناصر صاحب نے شائع کروائی اور ہمیں فون پر اطلاع دے دی کہ یہ کتاب ہم نے آپ کے نام پر شائع کروائی ہے۔ بالکل اسی طرح عمار خان ناصر کی کتاب ''براہین'' بھی جبراً شائع ہوئی۔ کتاب عمار خان ناصر نے خود چھپوائی اور اس پر ہمارا نام شائع کروادیا۔

پاکستان کے محب دین عوام کو شرعی جہاد سے برگشتہ کر کے فرضی ماڈرن جہاد کا دلدادہ بنانے کے لئے لکھی گئی ایک بے نام ونسب کتاب جس میں جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ایک اور دوست نے بتایا کہ امیر عبدالقادر والی کتاب کی تعارفی تقریب لاہور کے ایک ہوٹل میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی امریکی سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری تھے۔ نظامت کے فرائض عمار خان ناصر انجام دے رہے تھے۔ اس تفصیل کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ کتاب پر تبصرہ سے پہلے کتاب کی اشاعت وطباعت ترسیل وتقسیم کی طلسماتی کہانی خود ہی اس کتاب کی حقیقت، ماہیت، حیثیت، پس منظر، پیش منظر اور تہہ منظر کو بتانے کیلئے کافی اور شافی ہے۔

کتاب کے سرورق کی پشت پر ایک ویب سائٹ کا نام دیا گیا ہے۔ www.truejihad.com اس ویب سائٹ کا نام ہی مغرب کے مقاصد، اہداف، اداروں اور عزائم کی ترجمانی کرتا ہے۔ جہاد تو جہاد ہوتا ہے۔ True Jihad کیا ہوتا ہے؟ عصر حاضر میں جب کوئی یہ کہے گا کہ ''حقیقی اسلام'' حقیقی جہاد، حقیقی فقہ، حقیقی اجتہاد تو اس کا مطلب تو صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ غیر حقیقی اسلام، غیر حقیقی جہاد، ایسا اسلام اور ایسا جہاد جو صرف اور صرف مغرب کے استعماری غلبے، عالمی تسلط اور مسلمانوں کی تباہی و بربادی کو ممکن بنا سکے۔

بروز جمعہ 19، اپریل 2013ء کو 11:30 بجے ہم نے truejihad نامی ویب سائٹ کا مطالعہ کیا تو اس ویب سائٹ سے ہمیں دو مضامین میسر آئے۔ Some words about true ans false jihad جو A4 سائز کے بارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ The Abdel-Kader Education Project 201 in Review جو A4 سائز کے 7 صفحات پر مشتمل ہے۔ ان کے مطالعہ کے بغیر اس کتاب کی حقیقت آشکار نہیں ہو سکتی۔

عبدالقادر ایجوکیشن پروجیکٹ کا تعارف کراتے ہوئے اس پروجیکٹ کے پس منظر کے بارے میں درج ذیل معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ ان معلومات پر کسی قسم کے تبصرے کی کوئی ضرورت نہیں۔ امیر عبدالقادر الجزائری کی خدمات کے اعتراف کے سلسلے میں (Lowa سینٹر) امریکہ کے شہر Lowacity میں قائم کیا گیا۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ مجاہد عالم اسلام کا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تقدیس، تکریم، تحسین اور تشہیر امریکہ والے کر رہے ہیں۔ این چہ بوالعجبی است؟ امیر عبدالقادر کی یاد منانے کے لئے اور پیراہاس'' میں مقررین خطاب فرماتے ہیں اور بعد میں روایتی مغربی تفریحات کا اہتمام ہوتا ہے۔انٹر نیٹ پر ایک اور ویب سائیٹ www.abdelkaderproject.org ہے۔اس ویب سائٹ کا مقصد دنیا کے تمام تعلیمی اداروں کو امیر عبدالقادر کے بارے میں معلومات اور نصاب مہیا کرنا ہے۔تاکہ اسکول میں امیر عبدالقادر نصاب بن جائے۔اس سلسلے میں مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

Provides learning to is & iculam materials to help alors in corporate abdel-kader's & his example in the days's clam.

بنیادی سوال یہ ہے کہ اگر مسلمان کسی مجاہد ہستی کو اپنے اسکول یا مدرسے کے ہر طالب علم کو متعارف کرانا پسند کریں تو وہ مجاہد کو کسی قیمت پر فراموش نہیں کر سکتا۔حضرت خالد بن ولیدؓ اور صلاح الدین ایوبیؒ یہ ایسے مجاہدین تھے جن کے صرف اسلام پر ہی نہیں، پوری تاریخ انسانیت پر بے شمار احسانات ہیں۔مغرب نے ان دو سپہ سالاروں کو متعارف کرانے اور ان کی تعلیمات اور طرز زندگی کو اپنانے کی بجائے امیر عبدالقادر کا انتخاب کیوں کیا؟ بہت سادہ سا مسئلہ ہے۔امریکہ کے Lowa شہر کا ایک چھوٹا قصبہ ہے۔جو Elkade کے نام سے موسوم آخر امریکی جو مسلمانوں پر آگ اور خون کی برسانے میں سب سے آگے ہیں۔ایک مسلمان کو عزت دینے پر کیوں مجبور ہو گئے۔اس فراخ دلی کی حقیقت ہر صاحبِ عقل پر آشکارا ہے۔امیر عبدالقادر الجزائری جعلی اور مصنوعی قسم کے مجاہد تھے۔ امریکہ اور اس کے مغربی حمایتی کرزئی جیسے مجاہدین کو آگے لانا چاہتے ہیں۔جنہیں جب چاہیں ماڈرن اسلام اور ماڈرن جہاد کے مثالی نمونے کے طور پر پیش کیا جا سکے۔وہ ہرگز نہیں چاہتے کہ امیر عبدالقادر، ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ اور شہید المومنین شیخ اسامہ بن لادنؒ جیسی صاحب عزیمت و استقامت شخصیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین کے لئے آئیڈیل بن سکیں۔ مغرب کی اس ذہنیت کے تناظر میں ان حضرات کے ذہنی، نظریاتی رشتوں کو سمجھا جاسکتا ہے۔ جو اس قسم کی کتابیں شائع کرا کر ہمارے یہاں ''سچے جہاد'' کی اشاعت چاہتے ہیں۔ بشکریہ (ہفت روزہ ''ضرب مومن'' کراچی 02/05/2012)

مضمون بالا پر فاضل نوجوان مولانا زاہد حسین رشیدی مدظلہ کا تبصرہ.....

برادر مکرمی حضرت مولانا مفتی ابولبابہ صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ.....ماہنامہ ''الشریعہ'' مئی ۲۰۱۳ء میں امیر عبدالقادر الجزائری [۱۸۰۷ء۔ ۱۸۸۳ء] کے حوالہ سے ہمارے مخدوم بزرگ حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا عمار خان ناصر اور آنجناب کی تحاریر دیکھنے کو ملیں۔ بظاہر یہ اختلاف ایک شخصیت کی بابت ہے جو مذکورہ تین حضرات کے نزدیک ''سرفروش'' تھے۔ جبکہ آں محترم کے نزدیک ''ایمان فروش'' لیکن گہری نظر ڈالی جائے تو اس وقت ایسی متنازعہ شخصیت کو متعارف کروانا بلاشبہ افغانستان، فلسطین، کشمیر اور عراق سمیت دوسرے مقامات پر برسر پیکار مجاہدین کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ الجزائری موصوف کو ذہین اور حکیم مجاہد کے طور پر پیش کرنا واضح پیغام ہے کہ عصر حاضر کے سربکف مجاہدین اپنی جانیں فضول طور پر گنوا رہے ہیں۔ انہیں الجزائری کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی مزاحمت ترک کر دینی چاہیے۔ یہ پیغام کس کی خواہش پر ہوسکتا ہے اور کس کیلئے سودمند ثابت ہوسکتا ہے؟ نتیجہ نکالنے کیلئے سقراط ہونا ضروری نہیں۔ تعجب ہے کہ ہمارے دوست جناب ناصر اس بدیہی حقیقت کو سازشی مفروضہ، کامن سینس کو پس پشت ڈالنا اور سطحی اور گمراہ کن ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے سنسنی کی فضاء پیدا کرنا کیسے قرار دیتے ہیں؟

مولانا عبدالقیوم حقانی کو تو جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ کسی کی بھی مدح سرائی میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے۔ لہٰذا ان کے حسب ذیل الفاظ ''امیر عبدالقادر الجزائری تحریک الجزائر کے عظیم مجاہد اور سرفروش قائد و رہنماء تھے۔ امیر صرف جنگجو رہنما ہی نہ تھے ایک جید عالم دین اور صوفی بزرگ بھی تھے۔'' سے صرف نظر ممکن ہے۔ البتہ اپنے مخدوم قبلہ راشدی صاحب کی یہ سند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خواہش حیرت کا باعث ثابت ہوئی۔ آپ لکھتے ہیں۔ امیر عبدالقادر اپنی جدوجہد میں جہاد کے شرعی و اخلاقی اصولوں کی پاسداری اور اپنے اعلیٰ کردار کے حوالہ سے اُمت مسلمہ کے محسنین میں ہیں۔ (امیر کی سوانح) نئی پود کو ان کی شخصیت اور جدوجہد واقف کرانے میں یقیناً مفید ثابت ہوگی''۔ کیا ہمارے مخدوم نے امیر کے اندرون حرم کا حال اسی سوانح میں نہیں پڑھا؟ کیا ہر سال پندرہ سالہ دلہن کی حرم آمد اور جبین کے ساتھ امیر کی دریائے برادا کے کنارے قہوہ نوشی کے باوجود امیر ہمارے مخدوم کی نظر میں شرعی اور اخلاقی اصولوں کے پاسدار اور اعلیٰ کردار کی حامل شخصیت تھے۔ جن سے نئی پود کو متعارف کروانا ضروری ٹھہرا؟

باقی رہے ہمارے پیارے دوست جناب عمار خان ناصر تو ان کی اپنی دنیا ہے۔ جس پر گفتگو کیلئے ان جیسی ذہانت، بات سے بات نکالنے کا ہنر اور کافی فرصت درکار ہے۔ لہٰذا پھر کسی موقع پر..... یاد رہے کہ آں محترم نے کتاب کے حوالہ سے جس تعارفی تقریب اور اس میں امریکی سفارت خانہ کے نمائندے کی شرکت کا ذکر کیا ہے۔ اس میں ہمارے ایک دوست بھی لا علمی میں بطور سامع شریک ہوئے تھے۔ جنہیں واپسی پر ایک عدد لفافہ پیش کیا گیا، جسے چاک کرنے پر دس ہزار روپے ایک کہانی پیش کر رہے تھے۔ جب ایک سامع کا لفافہ اتنا بھاری بھر کم ثابت ہوا تو خدا جانے مترجم، ناشر، تقریب کے کمپیئر و دیگر ذمہ داران کے لفافے اپنے اندر کیا کیا کچھ وزن رکھتے ہوں گے؟ بہر حال آنجناب نے بروقت اور مضبوط گرفت کی ہے۔

قارئین کو اسے محض ایک شخصیت کی بابت اختلاف کے طور پر نہیں لینا چاہیے۔

باقی اگر آپ ''غامدی اصغر، غامدیت کا نوخیز ترجمان، ناجائز تخلیق، کوٹلوں کی دلالی میں منہ کالا ایسے الفاظ استعمال نہ کرتے تو شاید آنجناب کی کاوش اثر انگیزی کے حوالہ سے اور زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی۔

والسلام مع الاکرام زاہد حسین رشیدی

(مدیر مجلہ ''تکبیر مسلسل''، چکوال، سلسلہ اشاعت نمبر 9، جون 2013ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہین کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور

مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب کے ''ضربِ مومن'' میں شائع ہونے والے مضامین کے بعد جناب عمار خان ناصر صاحب نے ان کے جوابات کے ضمن میں اعترافات وانکشافات کا جوسلسلہ شروع کیا ہے اس نے ان کے دامِ الفت کے شکار بہت سے لوگوں کو انگلیاں دانتوں میں دبانے پر مجبور کر دیا ہے۔ ''الشریعہ'' جون کے شمارے میں محترم نے مجاہد اسلام اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ کے بارے میں جو زبان استعمال کی ہے اور ان کی شخصیت کو جس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی ہے اس نے بہت سی حقیقتوں سے پردہ ہٹا دیا ہے۔ جناب عمار خان ناصر نے جس انداز سے شیخ اسامہ لادنؒ کو دشمن کی عام آبادی کو نشانہ بنانے والا، اس کے لئے احمقانہ شرعی جواز گھڑنے والا، اپنی ذات کو مسلمانوں کے مال وجان پر ترجیح دینے والا، اپنی جان کی قربانی دینے کے بجائے پوری کی پوری قوم کو جنگ کے بے پناہ مصائب وآلام کا شکار بنا دینے والا، میدانِ جنگ سے فرار ہو کر پڑوسی ملک میں پناہ لینے والا کہا ہے، اور ان کے وجود کو ''نامسعود'' کہنے کی جسارت کرتے ہوئے انہیں دو مسلمان ملکوں میں قتل وغارت اور فساد کی آگ بھڑکانے کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے بیوی بچوں سمیت کسی پر فضا مقام پر خفیہ سکونت اختیار کرنے کا طعنہ دیا ہے اس نے کم از کم یہ واضح کر دیا ہے کہ جناب عمار خان ناصر کس کی زبان بول رہے ہیں اور امیر عبدالقادر الجزائری کی شخصیت کا تعارف کروا کر کس قسم کے جہاد کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ مفتی ابولبابہ صاحب نے جناب عمار خان ناصر کی نجانے کون سی رگ پر ہاتھ رکھا ہے کہ وہ اپنے دل ودماغ کی تمام تر نجاستیں اگلتے چلے جا رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمار خان صاحب! خاطر جمع رکھیے! شہزادگی کی زندگی کو لات مار کر دنیا کے تمام تر عیش و آرام سے دست بردار ہو کر اپنی زندگی کو پہاڑوں اور جنگلوں کی نذر کر دینے اور اپنا سب کچھ امتِ مسلمہ پر قربان کر کے آخری وقت میں امیر عبدالقادر کی طرح ہتھیار ڈال کر اپنے ماتھے پر رسوائی کا داغ لگانے کی بجائے شجاعت اور بہادری کے ساتھ دشمن سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر۔ذ نے والے شیخ اسامہ بن لادن کو جناب کی یہ ہرزہ سرائی کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

شیخ اسامہ بن لادن اور عمار خان ناصر الغامدی پر ہم اقبال کے الفاظ میں یہی تبصرہ کر سکتے ہیں:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک جہاں میں شاہیں کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور

اب دیکھنا یہ ہے کہ جو حضرات مفتی ابولبابہ صاحب کے مضمون کے لب ولہجہ پر چیں بجبیں ہو رہے تھے، وہ جناب عمار خان ناصر صاحب کے اس اعلیٰ تہذیب واخلاق پر ان کو کیا داد دیتے ہیں۔

مجلہ صفدر گجرات جولائی 2013 شمارہ نمبر 29

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوئم

علامہ زاہد الراشدی صاحب کی قادیانیت نوازی

ترتیب: خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری

ناشر: جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد، پاکستان

نوازشات جلد اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس قدر دشواریوں کا وقت ہے
دشمنوں سے یاریوں کا وقت ہے

کھول کر آنکھیں گلے ملنا انہیں
دیکھنا مکاریوں کا وقت ہے

رقص ہے ابلیس کی تہذیب کا
اس سے بیزاریوں کا وقت ہے

قادیانی، رافضی، اور غامدی
ہر طرف عیاریوں کا وقت ہے

سازشیں ہی سازشیں ہیں ہر جگہ
سنّیو! بیداریوں کا وقت ہے

لٹ گیا اہل سنت کا کارواں
اس سے اب غم خواریوں کا وقت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کے بارے میں اکابر علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ

انہی کفریہ عقائد کی بنا پر حضرات مفتیان کرام نے فتوی دیا کہ قادیانی زندیق اور ملحد ہیں اور زندیق اس کافر کو کہتے ہیں جو ظاہراً اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر کفریہ عقائد رکھتا ہو اور قرآن وحدیث میں تحریف وتاویل کر کے اپنے کفریہ عقائد کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہو۔ زندیق کا حکم کافر اور مرتد سے بھی سخت ہے اور اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں ہے اس لیے مرزائیوں کے ساتھ معاشی ومعاشرتی تعلقات مثلاً خوشی وغمی، سلام وکلام دوستیاں، رشتے داریاں، اٹھنا بیٹھنا سب حرام ہے اسی طرح مرزائی کی عیادت کرنا، مرجائے جنازے پر جانا، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، اس کو ملازم رکھنا یا اس کے ہاں ملازمت کرنا، اس سے خرید وفروخت کرنا یا اس کی مصنوعات کو استعمال کرنا یہ سب حرام ہے، اور قادیانیوں کے ساتھ تعلقات رکھنے والا گمراہ، ظالم اور مستحق عذاب جہنم ہے۔ قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے والا یا مسلمانوں سے اچھا کہنے والا بھی کافر ہے۔ مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، قائد جمعیت مفتی محمودؒ، مفتی رشید احمد لدھیانویؒ، مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

قادیانیوں سے تعلقات رکھنے کے بارے میں یہ مذکورہ فتویٰ حضرت علامہ یوسف بنوریؒ نے مفتی اعظم مفتی ولی حسن ٹونکیؒ سے طلب فرمایا تھا پھر حضرت بنوریؒ نے اس فتوی کو بہت پسند فرمایا اس دور کے حضرات نے بھی اس فتویٰ سے اتفاق کیا حضرت خواجہ خان محمدؒ کے حکم پر عصر حاضر کے تقریباً ۸۰۰ جید علماء حضرات سے اس فتویٰ کی تائید وتصدیق لی جا چکی جنہوں نے اس فتویٰ سے مکمل اتفاق کیا ہے۔ صرف چند جید علماء وصلحاء حضرات کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

مفتی محمود الحسنؒ (صدر مفتی دار العلوم دیوبند)

امام اہلسنت شیخ سرفراز خان صفدرؒ (گوجرانوالہ)

حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ (خانقاہ سراجیہ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت کا کام شفاعت کا ذریعہ

حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ اپنی وفات سے تین دن پہلے اپنی چارپائی جامع مسجد دیوبند کی مسجد میں لائے۔ تمام طلباء، اساتذہ اور عملے کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آپ سب حضرات اور جن لوگوں نے مجھ سے حدیث مبارک پڑھی۔ ان کی تعداد دو ہزار (2000) کے قریب ہوگی۔ سب سے کہتا ہوں کہ اگر نجات اُخروی اور شفاعت محمدی ﷺ چاہتے ہو تو ختم نبوت کا کام کرو۔ یہی کام آقائے نامدار، سردار دو جہاں ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔ مرزا قادیانی لعنتی سے جس قدر تم کو نفرت ہوگی۔ اتنا ہی تم کو قرب نبی پاک ﷺ نصیب ہوگا۔

اس لئے کہ دوست کا دشمن، دشمن ہوتا ہے۔ جس طرح دوست کا دوست، دوست ہوتا ہے۔ نیز آپ نے بہاولپور کی جامع مسجد الصادق میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم پر روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے کہ ہم تحفظ ختم نبوت کا کام نہ کر سکے تو گلیوں کے کتے بھی ہم سے بہتر ہیں۔

مسلمانو! تحفظ ناموس ختم نبوت کے کام کیلئے ہر جگہ ڈٹ جاؤ۔

(بشکریہ ماہنامہ ''لولاک'' ملتان)

ظالم کو جو نہ روکے وہ شامل ہے ظلم میں
قاتل کو جو نہ ٹوکے وہ ہے قاتل کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ راشدی صاحب کی قادیانیت نوازی

امام اہل سنتؒ نے قادیانیت کے خلاف بھرپور جہاد کیا جبکہ علامہ راشدی صاحب نے پسرور کے مشہور قادیانی قاضی عطاء کے اردو منظوم ترجمہ قرآن ''مفہوم القرآن'' پر تقریظ لکھ کر شمع رسالت کے پروانوں کے دل میں شدید ٹھیس پہنچائی ہے۔ کیونکہ عالمی مجلس ختم نبوت پاکستان کے ماہنامہ ''لولاک'' ملتان مئی 2007ء کے شمارہ میں قاضی عطاء پسروری کو قادیانی قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمری.....بعد از رسول ہاشمی کوئی نبی نہیں

تحریف قرآن کی ایک نئی سازش

''قرآن مجید سے غلط استدلال اور تاویلات، نفس پرست اور باطل پسند لوگوں اور فرقوں کا شیوہ رہا ہے۔ قرآن مجید کے صحیح مطالب میں خود ساختہ معانی کی آمیزش کا سلسلہ قرون اولیٰ ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ مشہور ہے کہ کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تھا، کسی نے اس سے وجہ پوچھی اس نے کہا کہ قرآن مجید میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور اس نے استدلال میں یہ آیت پڑھی۔ ''یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ'' ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ۔

پوچھنے والے نے کہا آگے بھی پڑھو۔ تو اس نے کہا کہ پہلے اس پر تو عمل کر لیں۔ پھر آگے پڑھوں گا۔ سو قادیانیوں کا بھی یہی طرز عمل ہے۔ آیات کا خود ساختہ ترجمہ کرتے وقت وہ لغت، سیاق و سباق، شان نزول، احادیث، اقوال صحابہ، اور تابعین سب کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ ضعیف حدیث کو معتبر حدیث بنا کر پیش کرنا، ضعیف اور مرجوح قول کو راجح قرار دینا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان نزول کا اعتبار نہ کرنا، ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ نہ صرف جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے قرآن مجید کے معانی اور مطالب کو بازیچہ اطفال بنایا، بلکہ اس کے بیٹے اور قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے بھی اپنی تفسیر کبیر میں تحریفات کی انتہاء کردی۔ یعنی ''پدر آنچہ نہ کرد۔ پسر تمام کرد'' پر عمل کیا۔ حال ہی میں منظوم اردو کے نام سے شائع ہونے والے مفہوم القرآن میں پسرور ضلع سیالکوٹ کے قاضی عطاء نے قرآن مجید کی کئی ایک آیات میں تحریف کر کے قادیانی عقائد وعزائم کی بھرپور ترجمانی کی ہے۔ حال ہی میں قاضی عطاء کے اس ''منظوم ترجمہ'' قرآن پاک کی تقریب رونمائی سیالکوٹ میں منعقد ہوئی۔ جس میں ربوہ اور لاہور سے کئی اہم قادیانیوں نے بھی شرکت کی۔ یاد رہے کہ قاضی عطاء کا والد قاضی ظہور اللہ پسرور میں قادیانی جماعت کا انتہائی متحرک اور متعصب مبلغ تھا۔ قاضی عطاء نے کئی آیات کے منظوم، مفہوم اور ترجمہ میں قادیانی خلیفہ مرزا محمود کی پیروی کی ہے یہ محرف ترجمہ ہزاروں کی تعداد میں نہ صرف مفت تقسیم ہو چکا ہے بلکہ اسے اندرون و بیرون ملک کی بڑی بڑی لائبریریوں میں بھی پہنچا دیا ہے۔ قاضی عطاء کے اس محرف ترجمہ کی بعض تحریفات ہم اشاعت کیلئے دے رہے ہیں تا کہ عوام وخواص ہوشیار ہو جائیں اور اس کی تحریفات سے متاثر ہو کر اپنا ایمان اور عقیدہ خراب نہ کر بیٹھیں۔ قاضی عطاء اللہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اپنے ترجمہ پر بعض علماء کے دستخط بھی کرا لئے لیکن ترجمہ میں قادیانی نظریات کی ترجمانی چہ معنی دارد؟ اس منظوم ترجمہ کو انہوں نے اپنے سکہ بند قادیانی باپ کی طرف منسوب کیا ہے۔

تحریف نمبر 1۔ اذقال اللہ یعیسی انی متوفیك ورافعك الی

(سورۃ آل عمران:55)

صحیح ترجمہ۔ اس وقت خدا نے فرمایا کہ عیسیٰ! میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف اٹھانے والا ہوں۔

قادیانی تحریف۔ (اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! میں تجھے (طبعی طور پر) وفات دوں گا اور تجھے اپنے حضور میں عزت بخشوں گا۔

(صفحہ 86 تفسیر صغیر از خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی)

قاضی عطاء کا ترجمہ۔

جب خداوند تعالیٰ نے کہا کہ اے عیسیٰ
کرنے والا ہوں بلند اپنی طرف دے کے وفات

(مفہوم القرآن جلد اول، صفحہ:250)

تنقید۔ قاضی عطاء نے توجہ دلانے پر وفات کے لفظ پر سفید سیاہی پھیر کر ہاتھ سے ''ثبات'' لکھنا شروع کر رکھا ہے۔ حالاں کہ یہ بھی غلط ہے لفظ ''ثبات'' کا اس آیت میں کیا معنی بنے گا ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔

تحریف نمبر-2 آیت۔ ومن یطع اللہ و الرسول فاؤلئك مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصلحین۔

(سورۃ النساء 69)

صحیح ترجمہ۔ اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگ۔

قادیانی تحریف۔ اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔

(صفحہ 119، 120 تفسیر صغیر از قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی)

قاضی عطاء کا ترجمہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی مانتا ہے حکم خدا ، حکم رسول
تو وہ ان نیک ترین بندوں میں شامل ہو گا
انبیاء اور کہ صدیق و شہید و صالح

(مفہوم القرآن۔جلد اول۔صفحہ 379)

تنقید: یہ منظوم ترجمہ غلط ہے اس سے اجرائے نبوت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے

تحریف نمبر3۔وانزلنا علیھم المن والسلوی (الاعراف160)

صحیح ترجمہ۔اور ہم ان پر من وسلویٰ اتارتے رہے۔

قادیانی تحریف۔اور ہم نے ان کیلئے ترنجبین اور بٹیر پیدا کئے۔

(صفحہ 212،تفسیر صغیر از قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی)

قاضی عطاء کا ترجمہ

اور ایک انعام یہ کیا کہ ان کو ترنجبین اور بٹیریں پہنچائیں۔

اشعار میں۔من اور سلویٰ کی نعمت بھی عنایت کردی۔

(مفہوم القرآن،جلد اول،صفحہ 714)

تنقید۔درج بالا آیت کے اندر مرزائی لفظ ''انزلنا'' کے معنی اتارنا سے بدل کر پیدا کرنا کرتے ہیں جو کہ تحریف ہے۔قاضی عطاء نے بھی ''انزلنا'' کے معنی اتارنا نہیں کیے بلکہ ''پہنچانا'' اور عنایت کرنا'' کے کر کے قادیانیت کی تائید کی ہے۔

تحریف نمبر-4واذقلنا للملئکۃ اسجدو الادم فسجدوا الا ابلیس ط

(سورۃ البقرہ: 34)

صحیح ترجمہ۔اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے لیکن شیطان نے انکار کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تحریف۔ (اور اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی فرماں برداری کرو۔ اس پر انہوں نے فرماں برداری کی مگر ابلیس (نے نہ کی)

(صفحہ 12، تفسیر صغیر، قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی)

قاضی عطاء کا ترجمہ۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی فرماں برداری کرو تو انہوں نے فرماں برداری کی مگر ابلیس نے نہ کی۔ (مفہوم القرآن، جلد الاول، صفحہ 27)

تنقید۔ درج بالا آیت کے ترجمہ کے اندر مرزائی مؤقف یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا گیا بلکہ فرشتوں کو ان کی فرماں برداری کیلئے کہا گیا۔ قاضی نے اپنے مفہوم القرآن کے اندر ترجمہ میں یہی موقف بیان کیا ہے۔

تحریف نمبر 5۔ یومئذ یتبعون الداعی لا عوج له (سورۃ طہٰ:108)

صحیح ترجمہ۔ اس روز لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے اور اس کی پیروی سے انحراف نہ کر سکیں گے۔

قادیانی تحریف۔ اس دن لوگ پکارنے والے کے پیچھے چل پڑیں گے جس کی تعلیم میں کوئی کجی نہ ہوگی۔ (صفحہ نمبر:405، تفسیر صغیر، از قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی)

قاضی عطا کا ترجمہ۔ اس دن دوڑیں گے پیچھے پکارنے والے کے ٹیڑھی نہیں جس کی بات۔ اشعار میں۔

اور اسی روز چلے آئیں گے دوڑے دوڑے
ایک داعی کی ندا پر نہیں ہے جس میں کجی

(مفہوم القرآن، جلد دوم، صفحہ 474)

تنقید۔ درج بالا آیت کے ترجمہ میں قاضی عطاء نے ''ٹیڑھی نہیں جس کی بات''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارنے والے پر چسپاں کی ہے۔ جبکہ صحیح ترجمہ یہ ہے کہ جن کو پکارا جا رہا ہے، وہ پیروی سے انحراف نہ کر سکیں گے یہ واضح طور پر ترجمہ قرآن کی تحریف ہے۔

تحریف نمبر-6 واذقتلتم نفسا فادرء تم فیھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون (سورۃ البقرہ :72)

صحیح ترجمہ۔ اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا تو اس میں باہم جھگڑنے لگے لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے خدا اس کو ظاہر کرنے والا تھا۔

قادیانی تحریف۔ (اور اس وقت کو بھی یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کرنے کا دعویٰ کیا تم نے پھر اس کے بارے میں اختلاف کیا۔ حالاں کہ جو کچھ تم چھپاتے تھے اللہ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ (صفحہ-18 تفسیر صغیر، از قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی)

قاضی عطاء کا ترجمہ۔ اور جب تم نے ایک شخص کو اپنی طرف سے قتل کر دیا پھر آپس میں اختلاف کیا اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ جو تم چھپاتے تھے۔ (مفہوم القرآن، جلد اول، صفحہ 49)

تنقید۔ درج بالا آیت کے ترجمہ میں قادیانی موقف یہ ہے کہ دعویٰ قتل ہوا تھا نہ کہ قتل۔ قاضی نے بھی اپنے ترجمہ کے اندر وقوع قتل کے ہونے میں ابہام پیدا کرتے ہوئے ''لوگوں کو اپنی طرف سے ایک شخص کو قتل کر دینے کے دعویٰ کا اظہار کر رہا ہے'' جو سراسر قادیانی موقف کی تائید ہے۔

تحریف نمبر-7 ورفعنا فوقکم الطور (البقرہ:63)

صحیح ترجمہ۔ اور ہم نے طور پہاڑ کو تمہارے اوپر معلق کر دیا۔

قادیانی تحریف۔ یعنی تم کو پہاڑ کے دامن میں کھڑا کیا تھا۔

(حاشیہ صفحہ 16 تفسیر صغیر، از قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی)

قاضی عطاء کی منظوم عبارت اور جب طور کے دامن میں کھڑے تھے تم لوگ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مفہوم القرآن، جلد اول، صفحہ 44)

تنقید۔ آیت کا منظوم ترجمہ قطعاً غلط ہے۔ لغت کے بھی خلاف ہے۔

تحریف نمبر 8۔ اولئك الذين لعنهم الله ومن يلعن الله فلن تجد له نصيرا (النساء : 52)

قاضی عطاء کی منظوم عبارت۔

تو نے دیکھا ہے دیا ہے جن کو ہے کچھ کتاب علم
مانتے وہ ہیں بتوں اور کہ شیطانوں کو
کہتے ہیں راستے سیدھے پہ ہمیں لوگ تو ہیں
چھوڑتے پیچھے ہیں دیندار مسلمانوں کو

(مفہوم القرآن، جلد اول، صفحہ 370)

تنقید۔ مذکورہ منظوم ترجمہ بالکل غلط اور غیر متعلقہ ہے۔

تحریف نمبر 9۔ انهم كانو قوما فسقين (النمل:12)

قاضی عطاء کی منظوم عبارت۔

بالیقین وہ تو گروہ ایک ہے بدکاروں کا
فاسقوں، منکروں کا اور کہ ہے کافروں کا

(مفہوم القرآن، جلد دوم، صفحہ 721)

تنقید: بدکار، منکر، کافر آیات مذکورہ کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟

تحریف نمبر 10۔ واعدللكفرين عذابا اليما (الاحزاب:8)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی عطاء کی منظوم عبارت۔

یوں المناک عذاب ہم نے ہیں تیار کیے
واسطے منکروں کے، کافروں کے فاسقوں کے

(مفہوم القرآن، جلد دوم، صفحہ 889)

تنقید۔ منکر اور فاسق آیات کے معنی میں داخل کرنا درست نہیں ہے۔

تحریف نمبر 11۔ سورۃ الرحمن میں فبای الاء ربکما تکذبن متعدد جگہ آیا ہے۔

قاضی عطاء نے ہر مرتبہ ان آیات کی منظوم عبارت لکھتے ہوئے ایسے الفاظ داخل کر دیئے ہیں جو کہ عربی متن میں نہیں ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

مثال نمبر-1 کون کون سے جھٹلاؤ گے انعامِ خدا
کذب کی زنداں میں کیوں پھرتے ہو زنجیر بپا

(مفہوم القرآن، جلد سوم، صفحہ: 391)

مثال نمبر-2 کیا کیا انعام خداوندی کو جھٹلاؤ گے۔
دامن کذب کو کس کس جگہ پھیلاؤ گے۔ صفحہ: 392)

مثال نمبر-3 کون کون سے جھٹلاؤ گے انعام خدا
کذب کے جال میں کیوں جکڑے ہو، سوچو تو ذرا (صفحہ: 392)

مثال نمبر-4 کیا کیا انعام خداوندی کو جھٹلاؤ گے۔
دامن کذب کو کس کس جگہ پھیلاؤ گے (صفحہ: 393)

مثال نمبر-5 کیا کیا انعام خداوندی کو جھٹلاؤ گے۔
کہاں تک دامن تکذیب کو پھیلاؤ گے۔ (صفحہ: 393)

---نوازشات جلد اوّل---

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال نمبر-6 کب تک جھوٹ کی پھیلاؤ گے دنیا میں وباء (صفحہ:394)
مثال نمبر-7 جھوٹ کے جال کو کس کس جگہ پھیلاؤ گے (صفحہ:393)
مثال نمبر-8 کذب کی زنداں میں کیوں قید ہو زنجیر بپا (صفحہ:395)
مثال نمبر-9 دام تکذیب کو کس کس جگہ پھیلاؤ گے (صفحہ:395)
مثال نمبر-10 کذب کے جال میں کیوں جکڑے ہو زنجیر بپا (صفحہ:396)
مثال نمبر-11 دام تکذیب کو کس کس جگہ پھیلاؤ گے (صفحہ:397)
مثال نمبر-12 کذب کی زنداں میں کیوں قید ہو زنجیر بپا (صفحہ:397)
مثال نمبر-13 دام تکذیب کو کس کس جگہ پھیلاؤ گے (صفحہ:398)
مثال نمبر-14 تان کر بیٹھے ہو تم جھوٹ کی کیوں کیوں سر بہ ردا (صفحہ:399)
مثال نمبر-15 دام تکذیب کو کس کس جگہ پھیلاؤ گے۔ (صفحہ:399)
مثال نمبر-16 کب تلک جھوٹ کی پھیلاؤ گے دنیا میں بھلا (صفحہ:400)
مثال نمبر-17 دام تکذیب کو کس کس جگہ پھیلاؤ گے (صفحہ:400)
مثال نمبر-18 کیا کیا انعام خداوندی کو جھٹلاؤ گے۔
دامن کذب کو کس کس جگہ پھیلاؤ گے (صفحہ:401)

ان تمام مثالوں میں ''فبای الاء ربکما تکذبن کا ترجمہ لکھنے کے بعد مذکور مصرع جات لکھے گئے ہیں۔ کیا قرآن مجید میں یہ اضافہ نہیں ہے۔

تحریف نمبر-12 ومالکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ وللہ میراث السموت والارض لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقتل (الحدید:10)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی عطاء کی منظوم عبارت۔

کیا ہوا خرچ نہیں کرتے رہ اللہ میں
جو بھی کچھ ارض و سماوات میں ہے حالانکہ
وہ خدا و تعالیٰ کا ہے اور اس کے لئے
فتح مکہ سے کیا خرچ ہے پہلے جس نے

(مفہوم القرآن، جلد سوم، صفحہ 418)

تنقید۔ قاضی عطاء نے لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قتل کا ترجمہ کیا۔ فتح مکہ سے کیا خرچ ہے پہلے جس نے ''یہ ترجمہ ھدایۃ'' غلط ہے جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔

قرآن مجید کے ترجمہ میں ان واضح تحریفات کے نتیجہ میں مسلمان کسی شخص کو اس بات کی کھلی چھٹی نہیں دے سکتے کہ وہ اقلیت کے نام پر اکثریت کی دل آزاری کرے۔ یہود ہنود کی سرپرستی اور سرمائے سے شائع ہونے والا یہ ترجمہ قرآن مسلمانوں میں شر انگیزی کا باعث بن رہا ہے۔ حکومت پاکستان بالخصوص حکومت پنجاب سے درخواست ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے اور امن وامان کی صورت حال کے پیش نظر قاضی عطاء قادیانی کے اس متنازعہ ترجمہ قرآن کی اشاعت اور فروخت پر پابندی عائد کر کے اس کی تمام کاپیاں فوری طور پر ضبط کرے اور اس کے ذمہ داران کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ امید ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں سنجیدگی سے کارروائی کرے گی۔

(ماہنامہ ''لولاک'' ملتان ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ ص ۳۹)

نوٹ: یہی مضمون ''نقیب ختم نبوت'' ملتان جون 2007 کے شمارہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظوم اردو

مفہوم القرآن جلد اوّل (۱)

سورۃ فاتحہ تا سورۃ توبہ

مفہوم نگار

عطاء قاضی

ادبی سبھا ریلوے روڈ پشاور

نوازشات جلد اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول ''لولاک اور نقیب ختم نبوۃ ملتان'' قادیانیوں کی کتاب ''مفہوم القرآن'' پر علامہ راشدی صاحب کی تقریظ کا عکس

861

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن فہمی کی جھلک

نحمدہ ونتبارک وتعالیٰ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

قرآن کریم کی تعلیمات کو عام کرنا اور انہیں دنیا کے ہر خطہ قوم اور ملک تک پہنچانا مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے جسے ادا کرنے کے لیے ہر دور میں ارباب علم وبصیرت اپنے اپنے احوال وظروف اور بساط وتوفیق کے مطابق مصروف عمل رہے ہیں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر بھی اسی جدوجہد کا حصہ ہے اور کم وبیش دنیا کی ہر اہم زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کی تعلیمات کو پیش کیا جا چکا ہے مگر اس سلسلہ کا بہت سا کام ابھی باقی ہے اور قیامت تک ارباب بصیرت اس فریضہ کو سرانجام دیتے رہیں گے۔

اردو میں قرآن کریم کے ترجمہ کا آغاز حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے عظیم فرزندوں حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی اور حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی نے کیا تھا اور ان کے بعد دنیا کی اس اہم اور کم وبیش ہر بڑی زبان میں بولی جانے والی زبان میں قرآن کریم کے بہت سے تراجم ہوئے ہیں۔ یہ قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ اس کی تعلیمات قیامت تک ہر دور میں اس دور کے تقاضوں اور اسلوب کے مطابق پیش ہوتی رہیں گی اور اس سلسلہ کی ہر کوشش اور کاوش میں ندرت اور تنوع کا کوئی نہ کوئی امتیازی پہلو ضرور موجود ہوگا ہمارے محترم بزرگ اور فاضل دوست جناب عطاء قاضی پوری نے جو ایک باشعور استاد کی حیثیت سے اپنے معاشرہ کی تعلیمی ضروریات اور نفسیات کا ادراک رکھتے ہیں قرآن کریم کے منظوم ترجمہ کا سلسلہ شروع کیا ہے جس کے بعض حصے شائع ہو چکے ہیں اور باقی حصوں کی طباعت واشاعت کے کام میں وہ شب وروز مصروف ہیں مجھے نظم کے فن سے تو کوئی شناسائی نہیں البتہ قاضی صاحب موصوف کی قرآن فہمی کی جھلک ان کے کلام میں ضرور محسوس کی ہے اور ان کی یہ کاوش خدمت قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اردو ادب کے حوالہ سے بھی ایک قابل قدر کوشش دکھائی دیتی ہے اللہ تعالیٰ عطاء قاضی کی اس محنت کو قبولیت سے نوازیں اور بھٹکے ہوئے لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یارب العالمین

ابوعمار زاہد الراشدی
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو پھول کل تک سکون دل تھے انہی سے شعلے برس رہے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن فہمی کی جھلک

نحمدہ تبارک و تعالیٰ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی الہ و اصحابہ اجمعین

قرآن کریم کی تعلیمات کو عام کرنا اور انہیں دنیا کے ہر طبقہ، قوم اور علاقہ تک پہنچانا مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے جسے ادا کرنے کیلئے ہر دور میں ارباب علم و دانش اپنے اپنے احوال و ظروف اور ہمت و توفیق کے مطابق مصروف عمل رہے ہیں، مختلف زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ اور تشریح بھی اسی جدوجہد کا حصہ ہے اور کم و بیش دنیا کی ہر اہم زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کی تعلیمات کو پیش کیا جا چکا ہے مگر اس سلسلہ کا بہت سا کام ابھی باقی ہے اور قیامت تک ارباب ہمت اس فریضہ کو سرانجام دیتے رہیں گے۔

اردو میں قرآن کریم کے ترجمہ کا آغاز حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ کے عظیم فرزندوں حضرت شاہ عبدالقادر دھلویؒ اور حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ نے کیا تھا اور ان کے بعد دنیا کی اس اہم اور کم و بیش ہر براعظم میں بولی جانے والی زبان میں قرآن کریم کے بہت سے تراجم ہوئے ہیں یہ قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ اس کی تعلیمات قیامت تک ہر دور میں اس دور کے تقاضوں اور اسلوب کے مطابق پیش ہوتی رہیں گی اور اس سلسلہ کی ہر کوشش اور کاوش میں ندرت اور تنوع کا کوئی نہ کوئی امتیازی پہلو ضرور موجود ہوگا۔ ہمارے محترم بزرگ اور فاضل دوست جناب عطا قاضی پسروری نے جو ایک باشعور استاد کی حیثیت سے اپنے معاشرہ کی تعلیمی ضروریات اور نفسیات کا ادراک رکھتے ہیں قرآن کریم کے منظوم ترجمہ کا سلسلہ شروع کیا ہے جس کے بعض حصے شائع ہو چکے ہیں اور باقی حصوں کی طباعت و اشاعت کے کام میں وہ شب و روز مصروف ہیں مجھے نظم کے فن سے تو کوئی شناسائی نہیں البتہ قاضی صاحب موصوف کی قرآن فہمی کی جھلک ان کے کلام میں ضرور محسوس کی ہے اور ان کی یہ کاوش خدمت قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اردو ادب کے حوالہ سے بھی ایک قابل قدر کوشش دکھائی دیتی ہے اللہ تعالیٰ عطا قاضی کی اس محنت کو قبولیت سے نوازیں اور بھٹکے ہوئے لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ بنائیں آمین یارب العالمین

ابوعمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف مفہوم القرآن عطاء قاضی قادیانی ہے۔ایک مطالعاتی تجزیہ (تلخیص شدہ)

ازقلم : مولانا محمد عابد صاحب ناظم اعلی صفہ ٹرسٹ لاہور

فخر السادات یادگار سلف امام الاولیاء حضرت مولانا سید نفیس الحسینیؒ کے ارشادات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ،الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ امابعد!

یہ ۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ کا ذکر ہے۔نماز فجر کے بعد راقم الحروف حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب کے گھر آپ کی مجلس میں حاضر ہوا۔میں نے حضرت شاہ صاحب سے عرض کیا کہ حضرت! پسرور میں ایک صاحب نے قرآن پاک کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا ہے۔اور وہ بہت ہی کم قیمت پر خط لکھتے ہی ارسال کر دیتے ہیں۔ان کا نام قاضی عطاء اللہ ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ نے نام سنتے ہی فرمایا کہ ''بھئی یہ شخص تو قادیانی ہے۔اس کا سارا خاندان قادیانی ہے۔میں اسے ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں۔

حضرت شاہ صاحبؒ نے روئے سخن میری طرف کرتے ہوئے فرمایا کہ بھئی میں آپ کو یہ سب کچھ صحیح بتا رہا ہوں اور ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔بحیثیت مسلمان بھی میرا فرض ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی جو ذمہ داری مجھ پر ہے اس کا تقاضا بھی ہے۔کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے حوالہ سے آپ کو آگاہ کروں۔اور اس شخص کے بارہ میں آپ کو مکمل طور پر خبردار کروں کہ یہ **شخص قادیانی ہے، جھوٹا ہے** اور اسی جھوٹ کا سہارا لے کر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور مسلمانوں کی صفوں میں گھستا ہے۔ہمیں اس سے بچنا چاہیے۔

میں نے عرض کیا کہ حضرت! ان قاضی صاحب سے میری فون پر بات ہوئی تھی اور میں نے ان سے کتابوں کا سیٹ منگوانے کیلئے رقم بھی منی آرڈر کر دی ہے۔حضرت شاہ صاحبؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا کہ اس کتاب پر لکھ دینا ہے کہ ''مفہوم القرآن'' کا مصنف قادیانی ہے۔

ایک دو، روز بعد شام کے قریب بھائی رضوان نفیس صاحب کا فون آیا کہ حضرت آپ کو بلا رہے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد میں حاضر خدمت ہوا.....

حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا..... کہ پھر آپ ہی اس پر کام کریں اور جن لوگوں نے تقریظات لکھی ہیں۔ ان سب کو بتائیں کہ یہ شخص قادیانی ہے۔ بلکہ باقی جو بھی حضرات آپ سے ملیں ان سب کو بتائیں تا کہ مسلمان اس کتاب سے بچیں۔

نوائے حق سے باطل کی فضائیں تھرتھرائیں گی
شہیدان وفا کی پھر وفائیں یاد آئیں گی
سر محشر ندامت سے جھکیں گی گردنیں ان کی
جفا کاروں کو جب اپنی جفائیں یاد آئیں گی

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت شاہ صاحبؒ کے حکم پر پسرور کے ایک عالم دین نے تحقیق کر کے درج ذیل معلومات ارسال فرمائیں۔

سید السادات زبدۃ الاولیاء راس الاتقیاء حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام! آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کی بتوفیق رب العالمین سعادت حاصل ہوئی۔ مصنف مفہوم القرآن قاضی عطاء اللہ کے بارہ میں جو تفصیلات معلوم ہوئیں وہ حیران کن ہیں جو ترتیب وار عرض ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) قاضی عطاء اللہ کے والد سکہ بند مرزائی تھے۔

(۲) قاضی عطاء اللہ کے سسرال متعصب مرزائی ہیں۔ ان کی بیوی بٹ فیملی سے تعلق رکھتی ہے اور قاضی صاحب کے ساتھ (اس کا) رشتہ (بھی) مرزائیت کی بنا پر ہوا تھا۔

(۳) قاضی صاحب کے چار بیٹے ہیں۔ ان کے دو بیٹے ظہور الٰہی اور علی سنی العقیدہ مسلمان ہیں اور دو بیٹے غالب رائے یہ ہے کہ اپنی والدہ کے زیر اثر ہونے کی بناء پر مرزائی ہیں۔

(۴) قاضی صاحب کا بیٹا ظہور الٰہی اپنے والد کو مسلمان تسلیم نہیں کرتا۔

(۵) قاضی صاحب کے بیٹے ظہور الٰہی کا کہنا ہے کہ مفہوم القرآن کو چھپوانے اور اس کی مکمل اشاعت کا خرچہ مرزائیوں نے اٹھایا ہے لہذا میرے والد صاحب اگر کسی کو یہ کتاب مفت بھی دیں تو وہ نہ لے۔

(۶) قاضی صاحب اور ان کی فیملی اپنے ان دونوں مذکورہ بالا بیٹوں سے سخت نالاں ہیں۔ (وجہ ظاہر ہے)

(۷) قاضی صاحب کے ایک سالے جماعت کے مربی ضلع سیالکوٹ میں رہے ہیں۔

(۸) قاضی صاحب نے مفہوم القرآن کے ایک حصہ کو اپنے والد کی طرف بھی منسوب کیا ہے جو کہ مرزائی ہے۔

(۹) قاضی صاحب عقیدہ حیات عیسیٰ کے منکر ہیں اور نزول عیسیٰ کے بھی۔

(۱۰) قاضی صاحب کے خاندان کا تعلق لاہوری گروپ سے ہے۔

تلك عشرة كاملة

حضرت شاہ صاحبؒ کے اس حکم کے مطابق راقم الحروف نے کئی احباب کو اس سے مطلع کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عابد صاحب ناظم اعلیٰ صفہ ٹرسٹ لاہور مزید فرماتے ہیں کہ

ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحبؒ میں اسلاف سے محبت اور اکابر علماء دیوبندؒ کے عقائد واعمال پر اعتماد ویقین کی روح پھونک رکھی تھی یہی وجہ ہے کہ اکابر کے طریقہ پر چلتے ہوئے آپ ہر باطل فتنہ کی سرکوبی کیلئے سرگرم رہتے تھے۔ آپ نے اپنی تمام عمر دین کی سربلندی اور سنت کے احیاء میں گزاری۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دین کے تحفظ وفروغ کا بہت سارا کام لیا حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے اکابر کی تحریرات کو بڑے اہتمام سے شائع کیا۔ اکابر علماء دیوبندؒ کے عقائد پر مشتمل مصدقہ دستاویز ''المہند علی المفند'' آپ نے بدست خود کتابت فرمائی۔ اسی طرح مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی کتاب ''قادیانیت'' کی کتابت بھی خود فرمائی اور چند سال پہلے ان دونوں کتابوں کی بہت اہتمام کے ساتھ دوبارہ اشاعت کی۔ زیر نظر تحریر بھی حضرت شاہ صاحب کے راقم الحروف کو سمجھانے اور قاضی عطاء اللہ کی قادیانیت سے آگاہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تحریر کو قبول فرمائے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے انتقال کے بعد راقم الحروف نے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہ استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ کریم پارک، مدیر صفہ ٹرسٹ کو یہ باتیں بتائیں تو آپ نے فرمایا ''عابد! ان باتوں کو لکھ لو، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آدمی بھول جاتا ہے اور تحریر میں لانے سے صحیح باتیں محفوظ ہو کر منظر عام پر آجاتی ہیں اور ویسے بھی یہ موضوع اہم ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا مدظلہ کے توجہ دلانے سے یہ تمام باتیں تحریر میں آگئیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریر کو قبول فرما کر راقم الحروف حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہ میرے والدین اور حضرت شاہ صاحبؒ کی نجات کا ذریعہ بنائے۔

امین بجاہ خاتم النبین وسید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد عابد ۲۶ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ/ جون ۲۰۰۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارباب ستم مشق ستم کرتے رہیں گے
جو کام ہمارا ہے وہ ہم کرتے رہیں گے

متحدہ علماء بورڈ پنجاب سے مفہوم القرآن پر پابندی لگانے کا مطالبہ

ازطرف: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور پاکستان

قاضی عطاء اللہ ولد قاضی ظہور اللہ ساکن ریلوے روڈ پسرور ضلع سیالکوٹ ایک ریٹائرڈ آرٹسٹ ہے اور پسرور میں قائم ایک ادارہ ادبی سبھا کا جنرل سیکرٹری ہے۔ یہ شاعر ہے اور اس کے اکثر احباب بھی شاعر ہیں۔ قاضی عطاء اللہ نے اپنی شاعری کی مشق کیلئے بدقسمتی سے قرآن مجید کا انتخاب کیا اور مفہوم القرآن کے نام سے تین جلدوں میں قرآن پاک کا متن، ترجمہ اور اس کے مفہوم کو منظوم (شاعری) انداز میں شائع کر کے پاکستان انگلینڈ اور دنیا کے مختلف ممالک میں اکثر مفت تقسیم کر رہا ہے۔ قاضی عطاء اللہ نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ منظوم مفہوم مستند ترجمہ کے قریب ہے۔ اور اکثر تقریظ لکھنے والے حضرات نے بھی اسے منظوم اردو ترجمہ ہی قرار دیا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ اس شاعر نے منہ اٹھا کر ایک ایسا کام کیا جس کا نہ اس کے پاس علم ہے۔ نہ وہ اس کا اہل ہے اور نہ اس کی اس نے حکومت کے مجاز محکموں سے اجازت لی۔ بغیر اجازت قرآن مجید کا متن اور اس کا ترجمہ چھاپنا غلط ہے اور قرآن پاک کا نظم میں ترجمہ کرنا اگرچہ وہ ترجمہ بالکل صحیح ہی کیوں نہ ہو۔ متعدد علماء وفقہاء نے ناجائز قرار دیا ہے۔ مفہوم القرآن کے عربی متن، اس کا ترجمہ اور منظوم، مفہوم کا جب جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں دو چار نہیں بلکہ سینکڑوں غلطیاں ہیں۔ مفہوم القرآن طبع شدہ قرآن پاک کے عربی متن میں کتابت کی بے شمار غلطیاں سرسری مطالعے میں سامنے آجاتی ہیں۔ دوسرے حضرات کی نشاندہی کو چھوڑ دیں۔ خود مصنف نے مفہوم القرآن کے آخر میں ''اصلاح اغلاط'' کے نام سے ایک لسٹ شائع کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔جس میں تقریباً سوا دو سو عربی متن کی غلطیاں درج کر کے اس کے سامنے صحیح متن لکھا گیا ہے۔گویا مصنف نے خود اقرار کر لیا ہے کہ مفہوم القرآن کا عربی متن غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔جو بھی اس کتاب میں درج قرآنی آیات کو پڑھے گا یقیناً ان غلطیوں کے ساتھ پڑھے گا اور آخر میں درج فہرست کا کوئی فائدہ نہیں۔مفہوم القرآن کا نثری ترجمہ اس قدر غلطیوں سے بھرا ہوا ہے کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ظاہر ہے کہ جب شاعر قرآن مجید کا ترجمہ کریں گے تو یہ حال ہوگا۔کچھ آیات کا ترجمہ نامکمل اور ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے۔اکثر مقامات پر عربی الفاظ کے غلط معنی کئے گئے ہیں۔جس سے کفر کی حد تک مفہوم بدل جاتا ہے۔نثری ترجمہ میں تقریباً ستر غلطیوں کی درستگی آخر میں درج ''اصلاح اغلاط'' میں درج ہیں اور باقی پڑھنے والے حضرات کے ذمہ ہیں کہ وہ اپنے ملکیتی سیٹ کی غلطیاں اہل علم حضرات سے درست کروائیں۔مفہوم القرآن میں درج قرآن پاک کا منظوم مفہوم انتہائی غلط اور ناقابل اعتماد ہے۔نظم میں بہت سی آیات کا مفہوم بالکل غلط کیا گیا ہے اور بعض مقامات پر ایسی تعبیر اختیار کی گئی ہیں جو اہل اسلام کے متفقہ عقیدہ کے خلاف ہیں۔مفہوم القرآن میں بہت سی آیات یا ان کے بعض اجزاء کا نظم میں ترجمہ اور مفہوم بالکل موجود نہیں ہے اور اکثر جگہ زائد جملے، الفاظ کا بار بار تکرار اور زائد مصرعے موجود ہیں۔منظوم مفہوم میں شاعر نے بکثرت الفاظ اور صیغے اس قدر تبدیل کر کے مفہوم بیان کیا ہے۔کہ قرآن پاک کی آیات کا معنی، ترجمہ کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔صیغوں کی تبدیلی اتنی کثرت سے ہے کہ شاید ہی کوئی صفحہ اس سے خالی ہو۔گویا مفہوم القرآن عربی گرائمر کی ہزاروں غلطیوں پر مشتمل دستاویز ہے اس منظوم مفہوم میں متعدد جگہ ایسا مفہوم بیان کیا گیا ہے جس سے متعلقہ آیت سے، سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا۔

ان غلطیوں کی درستگی اس شاعر کے بس کی بات نہیں ہے۔کیونکہ یہ اس کا موضوع ہی نہیں ہے۔سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 55 کا منظوم ترجمہ شاعر نے یوں کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب خدا وند تعالیٰ نے کہا اے عیسیٰ
کرنے والا ہوں بلند اپنی طرف دے کے وفات۔

جب قاضی عطاء سے پوچھا گیا کہ یہ شاعری ترجمہ امت مسلمہ کے اجتماعی عقیدہ کے خلاف ہے اور یہ عقیدہ رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو جاتا ہے تو شاعر نے وفات کے لفظ کو فلیوڈ سے مٹا کر ثبات (ہمیشگی) کر دیا۔ شاعر کو نہ تو ترجمہ کی صحت کی فکر ہے اور نہ کسی کے عقیدہ اور ایمان کے بگڑ جانے کی اور اس کا تصحیح شدہ منظوم مفہوم بھی غلط ہے۔ شاعر نے قرآن کریم کی تحریفات اور اہل اسلام کو کفر و گمراہی میں دھکیلنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ حیرت ہوتی ہے ان لوگوں پر جو پوچھتے ہیں کہ کیا یہ کتاب اپنے اندر موجود مواد کے ساتھ عام مسلمانوں کیلئے پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ کیا یہ کتاب جن لائبریریوں میں موجود ہے وہاں ہونی چاہیے یا نہیں۔ ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی ان اغلاط کو جانتے ہوئے مفہوم القرآن کی اشاعت، اس کی خرید و فروخت اور اس کے مطالعہ کو جائز نہیں سمجھ سکتا۔ اس کی اشاعت کو روکنا لازمی ہے اور اس پر پابندی لگنی چاہیے۔ اب تک اس کے جتنے نسخے شائع ہوئے ہیں ان کو تلف کرنا ضروری ہے تاکہ مسلمانوں کو گمراہ ہونے سے بچایا جا سکے اور باطل کا پرچار روکا جا سکے۔ یہ ترجمہ قرآن مسلمانوں میں شر انگیزی کا باعث بن رہا ہے حکومت پاکستان بالخصوص حکومت پنجاب کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے اور امن و امان کی صورت حال کے پیش نظر قاضی عطاء اللہ کے اس متنازعہ ترجمہ قرآن کی اشاعت اور فروخت پر پابندی عائد کر کے اس کی تمام کاپیاں فوری طور پر ضبط کرے اور اس کے ذمہ داران کو فوری گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔

امید ہے کہ پنجاب حکومت اس سلسلہ میں سنجیدگی سے کاروائی کرے گی۔

مفہوم القرآن کی پہلی جلد کا انتساب قاضی عطاء اللہ کے والدین کے نام ہے۔ مقامی لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قاضی عطاء اللہ کا باپ قاضی ظہور سکہ بند قادیانی تھا اور 1953ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تحریک ختم نبوت میں مسلمانوں کے خلاف مقامی قادیانی جماعت کی نمائندگی کرتا تھا۔ قاضی عطاء اللہ کے دو بھائی قاضی احسان اللہ اور قاضی حفیظ اللہ نے 7 جون 1974ء کو مفتی رشید احمد خطیب شاہی مسجد پسرور کے ہاتھوں قادیانیت سے تائب ہو کر قبول اسلام کیا اور قاضی حفیظ اللہ کا بیٹا قاضی محمد طارق بھی اسی روز مشرف بہ اسلام ہوا۔ مفہوم القرآن کی دوسری جلد کا انتساب قاضی عطاء اللہ نے اپنی اہلیہ کے نام کیا۔ جس کا تعلق سیالکوٹ کے ایک متعصب مرزائی خاندان سے ہے۔ اس منظوم مفہوم القرآن کو چھپوانے کیلئے رقم انگلینڈ سے خفیہ طور پر آتی ہے اور شاعر نے تیسری جلد کا انتساب نام نہ ظاہر کرنے والے اس معاون خاص کے نام کیا ہے۔ اس کتاب کے ہزاروں نسخے مفت تقسیم کئے گئے ہیں اور پاکستان کی تقریباً تمام لائبریریوں میں مفت بھجوائے گئے ہیں۔ جن علماء اور اہل علم حضرات نے مفہوم القرآن کی تقریظات لکھی ہیں ان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔ ان میں سے کسی نے بھی یہ تصریح نہیں فرمائی کہ انہوں نے اس کا مطالعہ فرمایا ہے۔

متحدہ علماء بورڈ پنجاب کے پاس 15 دسمبر 2008ء سے اس کتاب پر پابندی کا معاملہ زیر غور ہے۔ ممبران متحدہ علماء بورڈ سے درخواست ہے کہ مفہوم القرآن کا عربی متن، نثری ترجمہ اور منظوم مفہوم القرآن میں اس قدر تحریفات ہیں کہ اس کی اشاعت، اس کی خرید و فروخت اور اس کا مطالعہ قطعاً صحیح نہیں۔ اس کی اشاعت کو روکنا لازمی ہے اور اس پر پابندی لگنی چاہئے۔ اب تک اس کے جتنے نسخے شائع ہوئے ہیں ان کو تلف کرنا ضروری ہے اور اس سازش کے ذمہ دار حضرات کے خلاف فوجداری قانون کے تحت کاروائی ہونی چاہیے۔

والسلام

غلامان رسول، عالمی مجلس ختم نبوت لاہور

26-03-2011

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ غم نیا، نہ ستم نیا، کہ تیری جفا کا گلہ کریں
یہ نظر بھی پہلے تھی مضطرب ، یہ کسک تو دل میں کبھی کی ہے

قادیانیت کا دفاع کیوں؟

حضرت امام اہل سنتؒ کا ارشاد، ''تحفظ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کیلئے میرے تمام شاگرد، مریدین اور متعلقین ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔ یہ جماعت ہمارے بزرگوں کی قائم کردہ ہے۔ میری سب کو یہ نصیحت ہے اور حکم ہے۔'' (مجلہ المصطفیٰ، بہاولپور، امام اہل سنت نمبر، ص ۱۵۷)

قارئین کرام! حضرت امام اہل سنتؒ کے اس ارشاد کو بار بار پڑھیں اور اس کی روشنی میں بنظر غائر درج ذیل شہادتوں کی طرف بھی تھوڑی سی توجہ فرمائیں کہ ہمارے ممدوح علامہ صاحب کے طرز عمل اور امام اہل سنتؒ کے ارشاد میں واضح فرق اور تضاد موجود ہے یا نہیں؟ یہ فیصلہ بھی آپ ہی نے کرنا ہے کہ علامہ صاحب کی ''قادیانیت نوازی'' حقائق کی ترجمان ہے یا محض الزام اور داستان ہے؟ ماننے پہ آئے تو ایک ''خاندانی قادیانی'' کو مسلمان مان لیا۔ نہ ماننے پر آئے تو امام اہل سنت رحمہ کے ارشاد کو بھی نظر انداز کر دیا۔

اس قدر بھٹکا ہے کرم فرما کا یقین
مہربان کو اعتمادِ رہنما جاتا رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی عطاء کے قادیانی ہونے کی چند شہادتیں ملاحظہ فرمائیں۔

رد قادیانیت کیلئے پوری دنیا میں منظم انداز میں بھرپور تعاقب کرنے اور قابل فخر خدمات سرانجام دینے والی ہمارے ملک کی واحد جماعت ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' ملتان اپنے ماہنامہ ''لولاک'' میں۔

1:۔ تحریف قرآن کے خلاف نئی سازش کے عنوان میں لکھا ہے کہ قاضی عطاء قادیانی ہے۔

2:۔ مفہوم القرآن میں قرآن مجید کی کئی ایک آیات میں تحریف کر کے قادیانی عقائد وعزائم کی بھرپور ترجمانی کی ہے۔

3:۔ جس کی تقریب رونمائی سیالکوٹ میں منعقد ہوئی۔ جس میں ربوہ اور لاہور سے کئی اہم قادیانیوں نے بھی شرکت کی۔

4:۔ قاضی عطاء کا والد قاضی ظہور اللہ پسرور میں قادیانی جماعت کا انتہائی متحرک اور متعصب مبلغ تھا۔

5:۔ قاضی عطاء نے کئی آیات کے منظوم، مفہوم اور ترجمہ میں قادیانی خلیفہ مرزا محمود کی پیروی کی ہے۔

6:۔ یہ محرف ترجمہ ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔

7:۔ قاضی عطاء کے اس محرف ترجمہ کی چند تحریفات آپ نے گذشتہ صفحات ۶۶ تا ۷۶ میں ملاحظہ فرمالی ہیں۔

8:۔ مفہوم القرآن کی پہلی جلد کا انتساب اپنے والد کے نام کیا ہے جو سکہ بند قادیانی تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر فخر السادات، امام الاولیاء،

حضرت سید **نفیس الحسینی** شاہ صاحبؒ کے ارشادات

9:۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ قاضی عطاء قادیانی ہے۔

10:۔ نیز فرمایا، قاضی عطاء جھوٹا ہے۔ اسی جھوٹ کے سہارے اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔

11:۔ مزید فرمایا:۔ کہ میں ذاتی طور پر اس کو جانتا ہوں، قاضی عطاء کا سارا خاندان لاہوری قادیانی ہے۔

12:۔ نیز فرمایا، کہ قاضی عطاء کے مفہوم القرآن پر لکھ دو کہ اس کا مصنف قادیانی ہے۔

13:۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے حکم پر پسرور کے ایک عالم دین نے مکمل تحقیق کر کے بتایا کہ یہ شخص قادیانی ہے۔

14:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ایک رہنماء نے، متحدہ علماء بورڈ'' حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ مفہوم القرآن کے مصنف قاضی عطاء قادیانی کے ترجمہ پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے

15:۔ ''مجلس احرار'' ملتان کے ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' میں تحریر ہے کہ قاضی عطاء قادیانی ہے۔

جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق

1:۔ردّ افضیت کیلئے جس طرح ہم امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

2:۔ردّ خارجیت کیلئے حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ

3:۔ردّ غیر مقلدیت کیلئے وکیل احناف مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

4:۔ردّ بریلویت اور ردّ مماتیت کیلئے امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ، فقیہ العصر یادگار سلف حضرت مولانا مفتی سیّد عبدالشکور ترمذیؒ

5:۔ردّ غامدیت کیلئے یادگار اسلاف مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہ اور دیگر علمائے کرام کی بھی تحقیقات اور تعلیمات سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

6:۔ردّ قادیانیت کیلئے بھی بعینہ اسی طرح ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی راہنمائی اور اس سے وابستہ اکابر، مشائخ اور علمائے کرام پر مکمل اعتماد اور ان کے ارشادات کو درست سمجھنے میں عافیت اور نجات دارین سمجھتے ہیں، کیونکہ آپ کے والد گرامی حضرت امام اہلسنتؒ کی یہی نصیحت اور حکم بھی ہے۔

عطاء اسلاف کا جذب دروں کر ☆ شریک زمرۂ لا یحزنوں کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا ہوں ☆ مرے مولیٰ مجھے صاحب جنوں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم **کلمہ حق** (ماہنامہ الشریعہ ستمبر 2011ء)

دینی جدوجہد اور اس کی اخلاقیات (علامہ راشدی صاحب کی زبانی)

آج میں اپنی ''قادیانیت نوازی'' کی داستان

قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں جس کے الزام میں مجھے گزشتہ چار پانچ برسوں سے بعض دوستوں کی طرف سے سامنا ہے اور اب اس الزام کا ہدف ہونے میں عزیزم حافظ محمد عمار خان ناصر بھی میرے ساتھ شریک ہو گیا ہے۔

چند برس پہلے کی بات ہے۔ پسرور کے ایک سن رسیدہ بزرگ قاضی عطاء اللہ صاحب میرے پاس تشریف لائے۔ وہ ایک سابق قادیانی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، مگر نصف صدی قبل مسلمان ہو گئے تھے اور اب بحیثیت مسلمان زندگی بسر کر رہے ہیں اردو ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں انہوں نے قرآن کریم کے مختلف تراجم کو سامنے رکھ کر ترجمہ قرآن کریم کو منظوم شکل میں پیش کیا ہے اور ''مفہوم القرآن'' کے نام سے اسے شائع کر رہے ہیں۔ اس کا پہلا حصہ ان کے پاس تھا اور وہ اس پر مجھ سے تقریظ لکھوانا چاہتے تھے۔ میں ان سے براہ راست واقف نہیں تھا اور ان کے ساتھ سابق قادیانی ہونے کا لاحقہ بھی ان کی گفتگو سے میرے علم میں آ چکا تھا، اس لئے میں نے ان سے کتاب لے کر رکھ لی اور عرض کیا کہ چند روز کتاب دیکھنے کے بعد کچھ لکھ سکوں گا۔ اس قسم کے معاملات میں میرا معمول یہ ہے کہ مقامی علماء کرام سے رجوع کرتا ہوں اور ان کی جو رائے ہو، اس پر عمل کرتا ہوں۔ بادشاہی مسجد پسرور کے خطیب حضرت مولانا مفتی رشید احمد پسروری ان دنوں حیات تھے اور میرے بزرگ دوستوں میں سے تھے ان سے ایک جگہ ملاقات ہوئی اور میں نے قاضی عطاء اللہ صاحب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ قادیانی تھے، مگر اب صحیح العقیدہ مسلمان ہیں۔ اس پر میں نے اس کتاب کو چند جگہ سے دیکھا اور کچھ سطروں میں تقریظ لکھ دی جو انہوں نے کتاب کے اگلے ایڈیشن میں شامل کر دی۔

اس پر بعض دوستوں کی طرف سے اعتراض ہوا کہ میں نے ایک قادیانی کی تفسیر قرآن کریم پر تقریظ لکھ دی ہے صرف اعتراض نہیں ہوا بلکہ ملک بھر میں اس کی خوب تشہیر کی گئی، چنانچہ مختلف شہروں سے مجھے فون آنے لگے بلکہ عام حلقوں میں تقسیم کیے جانے والے اک پمفٹ میں اس اعتراض کا ذکر کیا گیا جس پر میں نے قاضی عطاء اللہ موصوف سے رابطہ کیا تو وہ ایک بڑی فائل لے کر میرے پاس آ گئے جو ان کے قادیانی ہونے کے اخباری پراپیگنڈا اور ان کی طرف سے جوابات پر مشتمل تھی اور ان کا ایک حلف نامہ بھی اس میں شامل تھا جس میں پوری وضاحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہیں اور قادیانی نہیں ہیں اس حلف نامہ میں انہوں نے اپنے عقائد کا بھی دوٹوک انداز میں ذکر کیا ہے اور اس پر پسرور کے دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث مکاتب فکر کے معروف علماء کرام کی تصدیقات ہیں۔ اس کے بعد ایک موقع پر میں پسرور گیا تو مختلف علماء کرام سے براہ راست بھی اس مسئلے پر بات کی۔ انہوں نے پورے اطمینان کے ساتھ بتایا کہ قاضی صاحب موصوف پر قادیانی ہونے کا الزام غلط ہے اور وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہیں۔ اس کے باوجود نہ صرف پراپیگنڈا مہم جاری رہی بلکہ مسلسل لابنگ بھی ہوتی رہی، چنانچہ ہمارے اپنے مدرسہ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے دو بزرگ اساتذہ حضرت مولانا سید عبدالمالک شاہ صاحب اور حضرت مولانا اللہ یار خان صاحبؒ نے مجھ سے اس کی تحریری وضاحت طلب کی اور تقاضا کیا کہ میں قاضی عطاء اللہ موصوف کی کتاب ''مفہوم القرآن'' پر اپنی تقریظ سے رجوع کا اعلان کروں۔ اس پر میں نے ایک بار پھر پسرور کے علماء کرام سے رابطہ کیا مگر صورتحال میں کوئی تبدیلی نہ پا کر تقریظ واپس لینے سے معذرت کر دی اور دونوں بزرگوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریری طور پر اصل صورت حال اور اپنے موقف سے آگاہ کر دیا۔

میرا خیال تھا کہ اس کے بعد یہ مہم ختم ہو جائے گی، مگر بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا، البتہ اس کا رخ بدل گیا اور معترض دوستوں نے پنجاب حکومت کی طرف سے قائم کردہ ''متحدہ علماء بورڈ'' کو درخواست دی کہ یہ کتاب ایک قادیانی نے لکھی ہے اور اس میں قادیانی عقائد کا پرچار کیا گیا ہے اس لئے اس پر پابندی لگائی جائے۔ متحدہ علماء بورڈ کے سربراہ حضرت مولانا پیر سید امین الحسنات شاہ صاحب آف بھیرہ شریف ہیں۔ وہ میرے مہربان اور بزرگ دوستوں میں سے ہیں انہوں نے کتاب پر میری تقریظ دیکھی تو چونک گئے کہ ایک قادیانی کی کتاب پر میری تقریظ کیسے ہو سکتی ہے؟ انہوں نے مہربانی فرما کر مجھ سے فون پر براہ راست رابطہ کر لیا۔ میں نے انہیں صورت حال سے آگاہ کیا اور گزارش کی کہ آپ جو مناسب سمجھیں، فیصلہ کریں، لیکن میری درخواست صرف اتنی ہے کہ اس سلسلے میں میرے پاس متعلقہ کاغذات کی ایک فائل ہے، اسے ایک نظر دیکھ لیں۔ اس کے بعد جو فیصلہ چاہیں کر لیں۔ حضرت پیر صاحب کے ارشاد پر میں نے وہ فائل انہیں بھجوا دی۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا فیصلہ فرمایا۔

مگر بات یہاں بھی نہیں رکی اور پاکستان شریعت کونسل میں میرے قریب کے ساتھیوں سے رابطہ کیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ وہ مجھے اپنے موقف پر نظر ثانی کے لیے کہیں۔ مولانا عبدالحق خان بشیر میرے حقیقی بھائی ہیں اور پنجاب شریعت کونسل کے امیر ہیں جبکہ لاہور باغبان پورہ کے مولانا قاری جمیل الرحمن اختر میرے حقیقی بھائیوں کی طرح ہیں اور مرکزی شریعت کونسل کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل ہیں۔ دونوں حضرت میرے پاس الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ میں تشریف لائے اور اس مسئلے پر مجھ سے تفصیلی بات کی۔ میں نے گذارش کی کہ مجھے اپنے موقف پر اس قدر اصرار نہیں ہے کہ اس پر کسی کی بات نہ سنوں۔ آپ دونوں حضرات خود پسرور تشریف لے جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے طور پر وہاں کے علمائے کرام سے بات کر کے تحقیق کریں۔ اس کے بعد آپ دونوں حضرات جو بھی کہیں گے، میں اسے قبول کرنے کیلئے تیار ہوں چنانچہ یہ دونوں حضرات پسرور تشریف لے گئے اور اپنے طور پر صورت حال معلوم کی۔ واپسی پر انہوں نے جو رپورٹ پیش کی، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قاضی عطاء اللہ صاحب کو قادیانی قرار دینے کی بات تو درست نہیں ہے، البتہ ان کی اس کتاب کے بعض مندرجات پر اشکالات ہیں اور ان سے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ ان عبارات سے قادیانیوں کی بعض باتوں کی حمایت کا تاثر ملتا ہے۔ ان کی اگر وضاحت ہو جائے تو مناسب ہوگا۔ اس حوالے سے قاضی صاحب سے میری بات اس سے قبل بھی ہو چکی تھی انہوں نے صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ وہ عالم دین نہیں اور نہ ہی انہوں نے قرآن کریم کا از سر نو کوئی ترجمہ کیا ہے، بلکہ انہوں نے اردو تراجم کو سامنے رکھ کر قرآن کریم کے اردو ترجمہ کو منظوم شکل دی ہے۔ اس لئے علماء کرام جہاں بھی کوئی اشکال محسوس کریں، اس کی نشاندہی کر دیں میں اس عبارت کی اصلاح کر دوں گا، مولانا عبدالحق خان بشیر اور مولانا قاری جمیل الرحمن اختر کی پسرور سے واپسی کے بعد میں نے دوبارہ قاضی عطاء اللہ صاحب سے رابطہ کیا اور وہ میرے پاس تشریف لائے ان کا موقف اب بھی وہی تھا کہ علماء کرام کتاب کا مطالعہ کر کے نشاندہی کریں۔ جو عبارت بھی مشتبہ ہوگی وہ اسے تبدیل کر دیں گے چنانچہ اب وہ کتاب میں نے نظر ثانی اور تفصیلی مطالعہ کیلئے مولانا عبدالحق خان بشیر کو دے دی ہے اور ان کی ابتدائی رپورٹ یہ ہے کہ اس قسم کی کوئی واضح عبارت تو نظر نہیں آئی۔

"البتہ بعض عبارات سے اشتباہ ہوتا ہے جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔"

فخر اہل سنت مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب مدظلہ کی ابتدائی رپورٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ممدوح علامہ صاحب اپنے ماہنامہ ''الشریعہ'' ستمبر 2011ء میں ''اپنی قادیانیت نوازی کی داستان'' میں رقمطراز ہیں کہ ''مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ'' کی ابتدائی رپورٹ یہ ہے کہ اس قسم کی واضح عبارت تو نظر نہیں آئی، بلکہ ''بعض عبارات سے اشتباہ ہوتا ہے کہ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔''

الحمدللہ! اس ''اشتباہ اور قابل اصلاح عبارات'' اور بعض مندرجات پر اشکالات اور ان عبارات سے قادیانیوں کی بعض باتوں کی حمایت کے تاثر نے ہمارے موقف کی انہی کے برادر عزیز کی رپورٹ سے..... انہی کے رسالہ میں..... انہی کے قلم سے..... بھرپور تائید کردی ہے کہ مفہوم القرآن کے مصنف قاضی عطاء کے ترجمہ میں مشتبہ اور قابل اصلاح عبارات موجود ہیں۔

محترم! اتنی تحقیق کے بعد تو ''قاضی عطاء قادیانی'' کے دفاع کرنے کی بجائے اپنے غلط موقف سے دستبردار ہونے کا اعلان فرما دینا چاہیے تھا، کیونکہ مشتبہ اور قابل اصلاح عبارات میں الجھنے کی بجائے اجتناب کرنا ہی انتہائی مناسب اور حقیقت پر مبنی فیصلہ ہوا کرتا ہے۔

حقیقت ہر نقاب زندگی سے رونما ہو گی
نظر کی قوتوں کو امتیاز حق و باطل دے

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے؟ کہ کسی بھی مقدمہ کے درست ہونے کیلئے عام طور پر دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہیں، جبکہ ہم نے پندرہ شہادتیں مفہوم القرآن کے مصنف قاضی عطاء کے قادیانی ہونے پر پیش کردی ہیں۔ امید ہے کہ اب کوئی ابہام باقی نہیں رہے گا۔

مزید تسلی اور تشفی کیلئے اتنی بات ضرور ذہن نشین فرمالیں کہ آپ پندرہ شہادتوں کو نظر انداز فرما کر صرف اپنی انا اور ضد پر قائم رہتے ہوئے ''میں نہ مانوں'' والی بات پر اصرار فرما رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1:۔ کیا ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' پاکستان کا ماہنامہ ''لولاک''

2:۔ پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ

3:۔ ترجمان اہل سنت مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب مدظلہ کی ابتدائی رپورٹ

4:۔ اور گذشتہ صفحات میں درج کی گئی پندرہ شہادتیں یہ سب غلط ہیں۔

صرف اور صرف آپ ہی کا موقف صحیح اور درست ہے؟

ایک سوال:۔ کیا فرماتے ہیں، وارثان علوم نبوت اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک کرم فرما اس بات کا اقراری ہے کہ ''بعض عبارات مشتبہ اور قابل اصلاح ہیں''

جب تک شبہ زائل اور اصلاح مکمل نہ ہو تو اس سے اجتناب ضروری ہے یا کہ دفاع؟ جبکہ ''وہ عبارات'' کفر اور اسلام، حق اور باطل، سچ اور جھوٹ، یا حلال اور حرام کے متعلق ہوں تو ہمیں شرعی طور پر کس کی حمایت اور تائید کرنی چاہیے؟ کفر کی یا اسلام کی، باطل کی یا حق کی، جھوٹ کی یا سچ کی، حرام کی یا حلال کی؟

قابل اصلاح اور مشتبہ عبارات کو درست قرار دینے والے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

..... ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین (القرآن) .....

پھر بھی ارشاد ہوتا ہے کہ یہ تو میرے ''قادیانی نواز'' ہونے کی داستان ہے۔

اب عزیز عمار خان بھی اس الزام میں میرے ساتھ شریک ہو گیا ہے۔''

محترم اگر یہ ''قادیانیت نوازی'' کا الزام ہے اور عمار خان ناصر بھی اس الزام میں شریک ہو گیا ہے تو عمار خان ناصر کو آپ کے حضور مندرجہ ذیل خط لکھ کر آپ کے شکوک وشبہات کو دور کرنے کی کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ جس میں وہ اپنی صفائی کے طور پر جناب والا کو اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی قدر والد محترم زید مجدکم ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ

آپ کا تفصیلی مکتوب میں نے بغور پڑھ لیا ہے۔ جہاں تک ایمان واعتقاد کا تعلق ہے تو بحمد اللہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت یا ظلی امکان تسلیم کرنے کو ہی فی نفسہ کفر سمجھتا ہوں اور شیعہ کے عقیدہ کو بھی خالص کفر گردانتا ہوں۔ اسی طرح قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے فیصلے سے بھی عملاً مجھے اختلاف نہیں۔ صرف یہ بات ذہن میں تھی کہ تاویلات کے پھندوں میں گرفتار ہو کر اس کفر میں مبتلا ہو جانے والے بھولے بھالے عوام کو اصولی طور پر شبے کا فائدہ دیا جا سکتا تھا۔ میرے خیال میں یہ ایک محض نظری سا اختلاف ہے جبکہ شیعہ اور بریلویوں کے بارے میں تو اہل علم کے مابین حقیقی طور پر اختلاف پایا جاتا ہے یہ دونوں گروہ بھی اپنے کافرانہ نظریات واضح طور پر بیان کرتے ہیں اور تاویل کا رخ نصوص ہی کی طرف کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے عقائد درست ہیں جبکہ ان کے خلاف پیش کئے جانے والے نصوص کا مفہوم یہ نہیں بلکہ یہ ہے جیسا کہ قادیانی اور سارے گمراہ گروہ کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے مجھے ان میں اور قادیانیوں میں اصولی طور پر کوئی فرق سمجھ میں نہیں آتا۔ بہرحال مجھے اپنے فہم کے بے خطا ہونے کا دعویٰ ہرگز نہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ''اعجاب کل ذی رای برایہ'' سے محفوظ رکھے۔ جو بھی اختلاف کرتا ہوں حتی الامکان دیانت داری سے کرتا ہوں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ مذکورہ نظری اختلاف بھی ایمان وعقیدہ کو متاثر کرتا ہے تو اس میں کوئی بحث کئے بغیر اس سے دست بردار ہوتا ہے۔ البتہ کسی مناسب موقع پر اپنے موقف کے دفاع کے طور پر نہیں بلکہ بحث کو سمجھنے کیلئے بعض سوالات کی تنقیح ضرور چاہوں گا۔ باقی رہا دیگر معاملات کا تعلق تو ان کے بارے میں، میں میری رائے محض اس مسئلے کی روشنی میں نہیں بلکہ مجموعی صورتحال کے تجزیے پر مبنی نہیں ہے۔ چند روز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس سلسلے میں مشاورت کا اہتمام کر لینا چاہیے تا کہ میرے آپ کے اور اکادمی کے معاملات یکسوئی کے ساتھ کسی ڈگر پر چل سکیں۔

اللھم اصلح لنا شاننا کلہ ولا تکلنا الی انفسنا طرفۃ عین آمین

محمد عمار خان ناصر 3 فروری 2010ء

جناب والا! اگر بقول آپ کے قادیانیت نوازی کا آپ پر اور آپ کے صاحبزادے پر الزام ہے تو کیا آپ براہ کرم اپنا تفصیلی مکتوب جسے آپ کے صاحبزادے نے بغور پڑھ لیا ہے کو منظر عام پر لانے کی جسارت فرمائیں گے۔ جس کیلئے آپ کے صاحبزادے نے اپنے مکتوب ہذا میں وضاحتیں آپ کے حضور پیش فرمائیں ہیں۔ عمار خان نے اسلامی نظریاتی کونسل کے رسالہ ''اجتہاد'' میں اجتہادی رویوں اور دینی تحریکات کی حکمت عملی کے حوالے سے ایک مضمون لکھا جو ''اجتہاد'' کے بعد ماہنامہ ''الشریعہ'' کے دسمبر 2010ء کے شمارہ میں بھی شامل ہوا۔

جس پر تبصرہ مولانا عبدالقیوم حقانی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

عمار خان ناصر.....کس راستے پر چل نکلے؟

فاضل اجل فخر اہل سنت، استاذ العلماء مولانا عبدالقیوم حقانی

مدیر ماہنامہ ''القاسم'' نوشہرہ ارشاد فرماتے ہیں۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے سلسلے میں آئینی تحفظات اور قانونی کاوشوں کو ڈائنامیٹ کر دینے کی جدید سائنٹیفک مذموم مساعی.....!

عمار خان ناصر اپنے علمی اور قلمی قدو قامت، خاندانی نسب و شرافت اور ایک مؤقر جریدے کی ادارت کے حوالے سے بظاہر ذمہ دار عالم و فاضل کا عنوان اور علمائے دیوبند کی نسبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حوالے سے ایک جواں سال فکری کاوش کا نام اور پہچان ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کی استقامت سے امت کو استحکام اور پھسلنے سے ایک پوری جماعت کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

انہی اندیشہ ہائے دور دراز کے پیش نظر ماہنامہ القاسم کے ایک بیدار مغز، حساس اور مخلص قاری نے ماہنامہ ''اجتہاد'' (اسلام آباد، شمارہ ۵ مئی ۲۰۰۹ء) میں شائع ہونے والے ایک مقالے بہ عنوان ''نفاذ شریعت، تزکیہ نفس یا نفاذ قانون'' کی فوٹو کاپی بھیجی ہے مضمون نگار جناب عمار خان ناصر مدیر ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ ہیں

اب کی بار جو مقالہ پڑھا تو رونگٹے کھڑے ہو گئے اور یقین نہیں آ رہا کہ کیا واقعتا بھی عمار خان ناصر جیسے ذی علم، ذی استعداد اور صاحب فضل و کمال بھی ایسی بات لکھ سکتے ہیں۔ اگر یہ بات کسی پرویزی، کسی غامدی، کسی قادیانی، کسی بے دین کالم نویس نے لکھی ہوتی تو کبھی کڑھن نہ ہوتی اور نہ اس سلسلہ میں کچھ لکھنے کی ہمت ہوتی کہ برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے۔ میرے خیال میں آں عزیز کی اس نوعیت کی تحریری کاوشوں سے ملحدوں، دہریوں اور نفاذ اسلام کی جدوجہد کے خلاف کام کرنے والے دین دشمنوں بالخصوص قادیانیوں کی مذموم تحریکات کو تقویت ملتی بلکہ ان کی ترجمانی ہوتی ہے۔ عمار خان ناصر تحریر فرماتے ہیں۔

اگر کسی معاشرے میں کشف و الہام انفرادی دائرے سے اُٹھ کر ایک باقاعدہ ادارتی صورت اختیار کر چکے ہوں۔ ان کی بنیاد پر شخصیات اور جماعتوں کے عند اللہ مقبول ہونے یا نہ ہونے کے فیصلے کئے جاتے ہوں۔ لوگوں کو ان کی طرف دعوت دی جاتی اور ان کے ساتھ وابستہ ہونے والوں کو نجات کی بشارت دی جاتی ہو۔ القا و الہام کی بنیاد پر مراقبہ سلوک کے نظام مرتب کئے جاتے ہوں۔ بلکہ سیاسی و مذہبی اختلافات میں بھی حق و باطل کی تفریق کرنا ایک عام چلن ہو۔ جہاں خواب اور بشارت کسی کے مامور من اللہ ہونے کا ایک مستند ذریعہ سمجھے جاتے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی فضا میں اگر کوئی شخص ''شبانی سے کلیمی دو قدم ہے'' کا نعرۂ مستانہ کردے اور لوگ اس کے فریب میں مبتلا ہو کر اسے اک ''اُمتی نبی'' مان لیں تو انہیں کس حد تک اس کا قصور وار ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ اور راہ راست پر لانے کی ہمدردانہ کوشش کرنے کی بجائے ان کا معاشرتی مقاطعہ کرنے اور قانونی اقدامات کے ذریعے سے انہیں مسلمانوں سے بالکل الگ تھلگ کردینے کو کس حد تک اخلاق، حکمت اور دعوت دین کے تقاضوں کے مطابق قرار دیا جاسکتا ہے؟ ایک ایسی سوسائٹی جس میں فحاشی، اور جنسی بے راہ روی کے محرکات وترغیبات بکثرت میسر ہوں۔ جبکہ مناسب عمر میں آسان شادی کے مواقع معدوم ہوں۔ جہاں عالمی سرمایہ دارانہ معیشت کے تحت درآنے والے تہذیبی و اخلاقی اثرات اور ایک ناہموار سماجی ڈھانچے میں پیدا ہونے والی ترجیحات بنیادی کردار ادا کرتی ہوں۔ جہاں پیشہ وارانہ بدکاری معاشرے میں خواتین کی محکومانہ حیثیت اور ان کے استیصال پر مبنی ایک مضبوط نظام کی پیداوار ہو۔ اس صورت حال میں زنا کی سزا کو محض قانون کی کتاب میں درج کردینے سے معاشرے کی اخلاقی تطہیر وتربیت کے وہ تقاضے کیونکر پورے ہوں گے جو شریعت کا اصل مطلوب ہے۔ اور کیا دین کے تجویز کردہ اخلاقی و سماجی ڈھانچے کے بغیر یہ سزائیں ایک بے جوڑ سی چیز دکھائی نہیں دیں گی؟۔

(ماہنامہ ''الاجتہاد''، اسلام آباد، ص ۱۶)

اس سراب رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو،
آہ اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

پہلے تو یہ بتایا جائے کہ وہ کون سے لوگ ہیں اور کہاں ہیں۔ جنہوں نے کشف الہام اور القاء کو واقعۃً بھی ایک مرتب نظام کے تحت باقاعدہ ادارتی صورت دے رکھی ہے اور خواب و بشارت کو کسی کے مامور من اللہ ہونے کیلئے ایک مستند ذریعہ سمجھتے ہیں؟ اور ملک میں غالب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثریت بھی انہی کی ہے۔

شبانی سے کلیمی دو قدم ہے کے شاعرانہ نعرۂ مستانہ سے متاثر ہو کر ایک شخص ''اُمتی نبی'' ہونے کا دعویٰ کرے اور لوگ اسے ''اُمتی نبی'' مان بھی لیں تو نبوت کے دعویدار اور اس کے پیروکار کو قصوروار ٹھہرانا، ان کا معاشرتی مقاطعہ کرنا اور قانونی اقدامات کے ذریعہ انہیں مسلمانوں سے الگ تھلگ گروہ اور غیر مسلم اقلیت قرار دینا عمار خان ناصر کے ہاں اخلاق، حکمت اور دعوت دین کے تقاضوں کے سراسر خلاف ہے۔

جس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اکابر و مشائخ اور قومی و ملی زعماء نفاذ شریعت سے متعلق تمام تر پارلیمانی جدو جہد بھی بے سود اور بے ہدف تھی۔ شریعت بل کا معرکہ، حدود و قصاص کا نفاذ، قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا اور عظیم تر تحریک ختم نبوت کا برپا کرنا گویا سعی لا حاصل تھا۔ محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری، قائد ملت مولانا مفتی محمود، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، ضیغم اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی، شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر، حضرت خواجہ خان محمد رحم ※ اللہ علیہم اجمعین اور دیگر تمام علمائے کرام کی تمام تر مساعی گویا بے سود اور بے جوڑی چیز کیلئے رائیگاں جدو جہد تھی۔ العیاذ باللہ

وہ بلند مقام تارے وہ فلک مقام تارے
جو نشان دے کے اپنا رہے بے نشاں ہمیشہ

افغانستان میں تو طالبان نے تزکیہ نفس اور لوگوں کی تربیت کا منفرد خصوصی اہتمام کئے بغیر جو اسلام کا مکمل نظام قانون نافذ کر دیا تھا جس نے پندرھویں صدی میں بھی خلافت راشدہ کی یادیں تازہ کر دی تھیں عمار خان ناصر کے ہاں سب کچھ اکارت گیا۔

عمار خان ناصر اپنی یہی بات الفاظ کے ہیر پھیر سے ماہنامہ ''اجتہاد'' کے صفحہ ۸ پر یوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر کرتے ہیں۔

''اس کے علاوہ عملاً جن قوانین مثلاً قادیانیوں کے خلاف امتناعی قوانین یا توہین رسالت کی سزا وغیرہ پر عمل درآمد پر اصرار کیا گیا۔ ان کے پس منظر میں زیادہ تر عوامی سطح پر پائے جانے والے جذبات کارفرما تھے جبکہ حقیقی معاشرتی اصلاح کا پہلو ان میں نمایاں نہیں تھا۔ گویا یہ ساری جدوجہد اصلاً چند خطرات اور تحفظات کے تناظر میں تھی اور اس کے محرکات میں اسلام کے ریاستی و معاشرتی کردار کے تحفظ کے مخلصانہ جذبے کے ساتھ مذہبی طبقات کی سیاسی اور معاشرتی بقاء (Political & Social Survical) کا سوال بھی یقیناً کارفرما تھا۔ اس محدود اور یک رخے انداز فکر سے نفاذ اسلام کا تصور نہ صرف عوام بلکہ خود مذہبی طبقات میں پروان چڑھا۔ وہ مثبت معنوں میں ایک پاکیزہ اور خدا کے مقرر کردہ حدود کے پابند معاشرے کا تصور نہیں۔ بلکہ محض یہ تھا کہ بعض خلاف اسلام عناصر کے خلاف امتناعی اور تعزیری اقدامات کتاب قانون میں شامل کر لئے جائیں۔ (ماہنامہ اجتہاد، ص ۸)

عمار خان ناصر کا یہ کہنا کہ قادیانیوں کے خلاف امتناعی قوانین یا توہین رسالت کی سزا.....ان کے پس منظر میں زیادہ تر عوامی سطح پر پائے جانیوالے چند ''خطرات، تحفظات، جذبات کارفرما تھے۔''

جناب عمار خان ناصر کی گفتگو میں تضاد ہے۔ معاشرتی برائیاں، عریانی، بے حیائی، بقول ان کے بعض صوفیاء کا مذموم کردار، دہشت گردی، قتل و غارت اور بدامنی لاریب، معاشرتی برائیاں ہیں۔ مگر مضمون نگار نے قادیانیت اور توہین رسالت جیسے عقائد کے مسائل کو بھی اس میں شمار کر دیا ہے۔ جبکہ قادیانیت اور توہین رسالت کا تعلق عقائد سے ہے۔ معاشرتی برائیوں سے اسے کیا واسطہ ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب عمار ناصر! یہ عوامی جذبات نہ تھے۔ یہ تو پوری امت کا مسئلہ تھا۔ دین وعقیدہ اور ایمان کا مسئلہ تھا۔ اور عوامی سطح کے جذبات نہیں۔ ایمانیات اور خواص یعنی علماء۔ زعماء۔ دین و سیاسی رہنماء سب کا یہی ایمان تھا اور سب کے ایمانی جذبات تھے۔ جس نے پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا اور توہین رسالت کی سزا کو قانونی تحفظ دیدیا۔ پھر توہین رسالت کی سزا بھی عوامی سطح کے چند خطرات تحفظات، جذبات نہیں ہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلم اور غیر مسلم سب اس کے قائل ہیں۔ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے قوانین کو آپ جن خطرات اور تحفظات کے پس منظر میں غیر ضروری قرار دے رہے ہیں۔ کیا آپ بتا سکیں گے کہ وہ خطرات اور تحفظات کیا تھے؟ دنیا بھر کے ملکوں کا یہ قانون ہے اور دنیا بھر میں توہین رسالت کی سزا کا قانون مروج ہے۔ پاکستان میں ۱۹۷۳ء کے آئین کیش ق نمبر ۱۹ کو پوری قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ دیگر ممالک میں بھی یہ قانون موجود ہے۔ مصر، عرب، ترکی، سری لنکا، برما، برطانیہ، امریکہ، ڈنمارک، فرانس، اٹلی، مراکش، سویڈن اور نیپال میں توہین رسالت کی سزا کا قانون نافذ العمل ہے۔ (ملاحظہ ہو تفصیل۔ ماہنامہ ''القاسم'' مئی ۲۰۱۱ء)

خود کو ''اُمتی نبی'' کہلوانے والے مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین کی تکفیر اور اسے مسلمانوں سے الگ گروہ قرار دیئے جانے کی آئینی جدوجہد کے پس منظر میں تحریک ختم نبوت کے تاریخ ساز کردار کو بے وزن اور بے معنی قرار دیئے جانے کی مذموم حرکات، الفاظ کی بازی گری کا مذموم کھیل نظری مباحث ادب وتحقیق اور تجزیہ وتبصرہ کے ذوق کی تکمیل میں ناموس رسالت کی توہین شرعی قوانین کا استہزاء ومذاق ایک بدترین اور مذموم کھیل ہے۔ یہ بات بہرحال میری سمجھ میں آنے کی نہیں کہ یہ کھیل دانستہ کھیلا جارہا ہو اور اگر ایسی نازیبا فکری اور قلمی حرکتیں نادانستہ بھی سرزد ہو رہی ہوں۔ تب بھی میں یہی عرض کروں گا کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کھیل کہاں سے کھیلا جا رہا ہے؟ کون کھیل رہا ہے؟ کس سے اور کن سے کھیلا جا رہا ہے؟ کس نسبت کو استعمال کیا جا رہا ہے؟ اور اس کی زد کہاں پڑتی ہے؟ کس کی بے وقعتی ہے۔ کن مسائل، احکام اور نظام کو اٹھا کر باہر پھینکنے کا اشارہ دیا جا رہا ہے۔ کس کی روح کو بے چین کیا جا رہا ہے؟ کہیں گنبد خضریٰ کے مکین کی روح کو تو بے قرار نہیں کیا جا رہا؟

اگر انسان کو مل جائے دماغ و دل کی بیداری
خدا شاہد ہے کہ یہ دولت بھی کم نہیں ہوتی

آزادی تقریر و تحریر اور نظری مباحث چھیڑنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں قرار دیا جا سکتا کہ جب کوئی منچلا چاہے توہین رسالت کے قانون سے کھیلنے لگے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والی آئینی جدوجہد اور شرعی احکام کے قانونی تحفظ کو بے جوڑ اور غیر موثر قرار دینے کی مذموم مساعی میں لگ جائے۔ حدود و قصاص اور اسلامی سزاؤں کے قانونی تحفظ کی بے وقعتی کرے۔ علماء اکابر کی عظیم الشان قربانیوں اور متحدہ تاریخی کاوشوں کا قلمی یلغار کے ذریعہ بلڈوز اور ڈائنامیٹ کرنے کی جسارت کرے۔ اور نفاذ اسلام سے پہلے تزکیہ نفس کی فکری و نظری بحث چھیڑ کر اکابر کی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے۔ تحفظ ناموس رسالت کیلئے قانونی تحفظات حاصل کرنے اور شرعی احکام کے نفاذ کیلئے آئینی جدوجہد کی تمام تر پارلیمانی آئینی اور قانونی مساعی کو بے سود قرار دے۔ جس کو عمار خان ناصر مذہبی طبقات کی سیاسی اور معاشرتی (Political & Social Survical) کی کارفرمائی اور اسے محدود اور ایک رخے انداز فکر (Approach) کا نام دے رہے ہیں۔ امت اسے عین ایمان، عین دین اور پوری امت کا متفقہ مسئلہ قرار دیتی ہے۔ (ماہنامہ ''القاسم'' نوشہرہ، جون ۲۰۱۱ء)

مجھے شکوہ ہے مالی سے ، چمن جس نے اجاڑا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب محمد عمار خان ناصر کی خدمت میں پروفیسر خالد شبیر احمد رقمطراز ہیں

جناب محمد عمار خان ناصر صاحب کے بارے میں، میں کچھ نہیں جانتا نہ ہی ان کے علم و فضل کے خدوخال سے پوری طرح آگاہ ہوں کہ ان کا علم وفضل میں کیا مقام ومرتبہ ہے۔ البتہ ان کے والد محترم کی کئی تقریریں سننے کا اعزاز مجھے حاصل ہے اور میں ان کی علمی عظمت کا بھی قائل ہوں۔ جہاں تک ان کی خاندانی عظمت کا تعلق ہے، اسے تسلیم نہ کرنا بھی کوتاہی وکم نظری کے مترادف خیال کرتا ہوں۔

محمد عمار خان ناصر کے ایک مضمون پر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا تنقیدی مضمون میری نظر سے گزارا جس میں انہوں نے جناب عمار خان ناصر کی اس تحریر پر گرفت کی ہے جو انہوں نے قادیانیوں کے بارے میں تحریر کی ہے۔ عمار خان ناصر تحریر فرماتے ہیں۔

''اگر کسی معاشرے میں کشف والہام انفرادی دائرے سے اٹھ کر ایک باقاعدہ ادارتی صورت اختیار کر چکے ہوں، ان کی بنیاد پر شخصیات اور جماعتوں کے عنداللہ مقبول ہونے یا نہ ہونے کے فیصلے کیے جاتے ہوں۔ لوگوں کو ان کی طرف دعوت دی جاتی اور ان کے ساتھ وابستہ ہونے والوں کو نجات کی بشارت دی جاتی ہو، القاء والہام کی بنیاد پر مراتب سلوک کے نظام مرتب کیے جاتے بلکہ سیاسی ومذہبی اختلافات میں بھی حق وباطل کی تفریق کرنا ایک عام چلن ہو، جہاں خواب اور بشارات کسی کے مامور من اللہ ہونے کا ایک مستند ذریعہ سمجھے جاتے ہوں، ایسی فضا میں اگر کوئی شخص ''شبانی سے کلیمی دو قدم ہے'' کا نعرہ مستانہ بلند کر دے اور لوگ اس کے فریب میں مبتلا ہو کر اسے ایک ''امتی نبی'' مان لیں تو انہیں کس حد تک قصوروار ٹھہرایا جا سکتا ہے اور راہ راست پر لانے کی ہمدردانہ کوشش کی بجائے ان کا معاشرتی مقاطعہ کرنے اور قانونی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقدامات کے ذریعے سے انہیں مسلمانوں سے الگ تھلگ کر دینے کو کس حد تک اخلاق، حکمت اور دعوت دین کے تقاضوں کے مطابق قرار دیا جا سکتا ہے"۔؟

جناب محمد عمار خان ناصر کی مندرجہ بالا تحریر بظاہر بڑی بھولی بھالی، انتہائی مسکین اور عاجزانہ سی نظر آتی ہے، لیکن اگر اس کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے اور غور و فکر سے کام لیا جائے تو انتہائی خطرناک، گمراہ کن اور قابل مذمت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بے چاری اللہ کی مخلوق ہماری غفلت کی وجہ سے ہم سے کٹ کر الگ ہو گئی، انہیں دعوت حق دے کر ساتھ ملانے کی کوشش ہی نہیں کی گئی اور ان کے نزدیک مسلمانوں کا یہ رویہ اخلاقی تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ گویا ان کی نگاہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی کسی کو امتی نبی مان لے تو اس بے چارے کا کیا قصور ہے کہ اسے ملت اسلامیہ سے الگ تھلگ کر دیا جائے۔ ان کی اس معصوم خواہش پر تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے

قادیانیوں کو دعوت حق دے کر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش پر تو ہمیں اعتراض نہیں ہے اور حضور اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بڑی شدت کے ساتھ یہ خواہش تھی کہ کوئی شخص ایسا نہ رہ جائے۔ جو اسلام قبول کر کے ملت اسلامیہ کا فرد نہ بن جائے بلکہ آپ کی یہ خواہش اس قدر شدید ہو گئی کہ آپ اس کے بارے میں متفکر رہنے لگے۔ تو علماء بیان کرتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے کہہ دیا تھا کہ آپ کا کام صرف اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دینا ہے۔ کوئی اسلام قبول کرتا ہے یا نہیں، اس بارے میں آپ متفکر نہ رہا کریں کہ اللہ کو ہی علم ہے کہ کس نے اسلام قبول کرنا ہے اور کس نے نہیں کرنا۔ عمار ناصر کو بھی اسی انداز میں سوچنا چاہیے کہ یہی اسوہ حسنہ کا تقاضا ہے اس کا عملی ثبوت بھی ہمارے سامنے ہے کہ جن قادیانیوں نے اسلام قبول کرنا تھا، انہوں نے مشکل حالات میں بھی اسلام قبول کیا اور اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کر لینے کے بعد رد قادیانیت کا دینی فریضہ زندگی بھر سرانجام دیتے رہے اور جنہوں نے اسلام قبول نہیں کرنا تھا وہ آج تک قادیانی ہیں عمار ناصر صاحب کو قادیانیوں پر اتنا ترس کیوں آ رہا ہے؟ اس ترس اور اس خواہش کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے؟ عبدالرحمن مصری کی مثال سے بات اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ عمر بھر مرزا بشیر الدین محمود کی خرمستیوں کے خلاف علم بغاوت تو بلند کرتا رہا، لیکن اسلام قبول نہیں کیا اور قادیانی مرا۔ جبکہ اس کے بیٹے حافظ بشیر احمد نے مرزائیت ترک کی، دہریت کی دہلیز پر پہنچا اور پھر اسلام قبول کر کے عمر بھر دینی خدمات سرانجام دیتا رہا۔ عمار ناصر صاحب کو اس بات کا کیوں علم نہیں کہ جسے دین اسلام قبول نہیں کرنا، اس کیساتھ خواہ آپ کتنا ہی مخلصانہ اور مہربانہ رویہ اختیار کر لیں نتیجہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے بتا دیا ہے۔

پھر یہ بات بھی محل نظر ہے کہ ہم نے قادیانیوں کو اپنے سے الگ کیا ہے؟ ہم نے نہیں، انہوں نے اپنے آپ کو ہم سے علیحدہ کیا ہے۔ جس کا ہم پر الزام سرے سے درست ہی نہیں ہے۔ تو پھر عمار خاں ناصر صاحب کا یہ واویلا کس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے؟ یہ سوال بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ یہ ان کی اپنی سوچ اور اپنی فکر ہے یا کہیں سے انہوں نے کسی خاص مقصد کے حصول کیلئے مستعار لی ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو یہ بات اسلام اور مسلمانوں کیلئے انتہائی خطرناک بات ہے۔ مرزا غلام احمد سے لے کر آج تک کوئی ایک ایسی بات اگر عمار ناصر صاحب کے علم میں ہو جس کو بنیاد بنا کر ہم مسلمان انہیں اپنے قریب لا کر دین اسلام کی دعوت دے سکیں۔ تو وہ بتائیں دعوت حق تو اسی وقت دی جائے گی جب دعوت حق کا ماحول باقی رہے گا اگر دعوت حق دے کر انہیں قریب لانا اتنا ہی آسان ہوتا تو ہمارے بزرگ یہ کام کرنا جانتے تھے اور انہوں نے یہ کوشش بھی کی جو رائیگاں گئی۔ ہر بات کی ایک حد ہوتی ہے۔ جب بات حد سے گزر جائے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس کا دوسرا علاج کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ پھوڑا اگر کینسر بن جائے تو اسے جسم سے الگ کرنا ہی پڑتا ہے، ورنہ پورے جسم کے ختم ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ جو کچھ ملت اسلامیہ نے قادیانیوں کے ساتھ کیا، یہی علاج بہتر تھا اور جو کچھ قادیانیوں کے ساتھ ہوا، اس کی ذمہ داری مسلمانوں پر نہیں، قادیانیوں پر عائد ہوتی ہے۔ خود کردہ را علاج نیست۔ قومی اسمبلی جس نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس کی ساری کارروائی موجود ہے۔ جو میری اس بات کی ایک بیّن دلیل ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کیا اور کیوں اختیار کیا کہ کوئی ایسی قدر باقی نہ رہی جس کو بنیاد بنا کر ہم وہ کام کر سکتے۔ جس کی خواہش نے عمار ناصر صاحب کی راتوں کی نیند اور دن کا چین ان سے چھین لیا ہے۔

اگر ان تمام باتوں کے باوجود عمار ناصر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا ممکن تھا، لیکن کیا نہیں گیا۔ تو پھر انہیں ہمارا مشورہ یہی ہے کہ اب وہ خود اس نیک کام کا آغاز کر دیں انہیں کون روک رہا ہے، وہ قادیانیوں کے ساتھ معاشرتی، ثقافتی، سیاسی، معاشی تعلقات استوار کرنے کا آغاز کریں۔ کوئی ایسی تنظیم بنالیں تو زیادہ منظم طریقے سے بھی یہ نیک کام ہو سکتا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ یہ کام نہیں کر پائیں گے۔ کہہ دینا تو آسان ہوتا ہے، کر گزرنا مشکل ہوتا ہے۔ عمار خان ناصر صاحب نے ماہنامہ ''اجتہاد'' کے صفحہ ۸ پر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ تو انتہائی قابل اعتراض ہیں۔ جس میں انہوں نے قادیانیت کے خلاف امتناعی قوانین اور توہین رسالت کی سزا کو محض عوامی سطح پر پائے جانے والے جذبات کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ اسے ''یک رخے انداز فکر'' کا نتیجہ بتایا ہے۔ میرے خیال میں جب وہ یہ انتہائی قابل اعتراض سطور تحریر کر رہے تھے تو وہ خود اسی جذبات کیفیت میں مبتلا تھے۔ جس کا وہ ہمیں طعنہ دے رہے ہیں۔ ان کو اس بات کا علم نہیں کہ ''جذبہ'' فی نفسہ کوئی بری بات نہیں بلکہ اچھی شے ہے جذبات سے عاری انسان تو ان صفات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرے سے متحمل ہی نہیں ہوسکتا جو شخصیت کی تکمیل اور انسان کہلانے کیلئے ضروری اور لازمی ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ جذبہ مثبت ہے یا پھر منفی۔ یہ دونوں پہلو اگر ساتھ ساتھ رہیں تو جذبہ کار خیر کیلئے ایک تحریک پیدا کرتا ہے۔ آزادی کی مثال سے بات مزید واضح ہوتی ہے۔ آزادی کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایک منفی اور ایک مثبت۔ منفی پہلو میں ایک فرد کو کچھ کاموں سے روک دیا جاتا ہے اور مثبت پہلو کے ذریعے ایک فرد کو کچھ کاموں کی آزادی ہوتی ہے۔ اگر آزادی کا منفی پہلو نظر انداز کر دیا جائے تو آزادی ''مادر پدر آزادی'' میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جس کا نقصان پورے معاشرے کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر جذبہ صحیح کام کر رہا ہے تو پھر جذبہ مضر نہیں رہتا، کیونکہ اس کا مثبت پہلو منفی پہلو پر غالب رہتا ہے۔ ایسا جذبہ معاشرے کیلئے مفید ثابت ہوتا ہے اور اگر جذبہ غلط کاموں کا محرک بن جائے یعنی مثبت پہلو سے ہٹ کر منفی پہلو کو پیش نظر رکھے تو پھر جذبہ مُضر ہے۔ اس لئے جناب عمار ناصر صاحب کو سوچنا چاہیے کہ اگر مسلمانوں کے جذبات نے انہیں صحیح کام کرنے پر آمادہ کیا ہے تو یہ کام کوئی غلط کام نہیں تھا جسے نشانہ تنقید بنایا جائے۔

حضرت حمزہؓ نے جب اپنی کمان ابوجہل کے سر پر مار کر اسے زخمی کر دیا تھا۔ تو وہاں پر بھی جذبہ ہی تھا جو اس کا محرک بنا اور اگر ابوجہل نے اپنے آخری وقت میں اپنا سر قلم کراتے ہوئے یہ کہا تھا کہ سر ذرا اوپر سے کاٹنا کہ سردار کا سر نیزے پر اونچا نظر آئے تو یہاں بھی جذبہ ہی ہے۔ اب دونوں جذبوں میں جو فرق ہے وہ واضح ہے۔ اس لئے مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف جو کچھ بھی کیا وہ بھی جذبہ ہے۔ لیکن یہ جذبہ مثبت ہے، منفی نہیں۔ یہ جذبہ حضرت حمزہh سے لیا گیا ہے۔ ابوجہل سے نہیں۔ یہ سب کچھ محض عوامی جذبات نہیں بلکہ عالم اسلام اس بات کا معتقد و معترف ہے کہ جو کچھ ہوا ہونا چاہیے تھا۔ اور قادیانیوں کو ان کی اصل جگہ پر لا کھڑا کرنا ضروری تھا۔ یہ ملت اسلامیہ کی ایک ایسی کامیابی ہے۔ جس پر آنے والی نسلیں ہمیشہ فخر کرتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں گی۔ اب کوئی دعوائے نبوت کرے گا تو اسے پھلنے پھولنے کا وہ موقع میسر نہیں آئے گا جو مرزا غلام احمد قادیانی کو آیا۔ یوسف کذاب کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ یہ انہی امتناعی احکامات کا نتیجہ ہے کہ اب قادیانی اسلامی شعائر کو استعمال کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے میری ان سے درخواست ہے کہ وہ ان بھولے بھالے قادیانیوں پر ترس کھانے کے بجائے ان بھولے بھالے مسلمانوں پر ترس کھانا شروع کریں۔ جو قادیانیوں کی تخریب کاری سے اب بھی اس طرح محفوظ نہیں۔ جس طرح ہونا چاہیے کہ اب بھی لالچ، دھوکا، فریب کے طریقوں سے قادیانی مسلمانوں کو اپنے چنگل میں پھنسا لیتے ہیں۔ اگرچہ امتناع قادیانیت آرڈیننس نے ان کیلئے یہ کام بہت مشکل کر دیا ہے کہ اب شکاری، شکاری کے لباس میں ہے دین کے مبلغ کے لباس میں نہیں۔

قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر کے بھی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اس غیر اسلامی ریاست میں دوسرے مذاہب کے لوگ کر رہے ہیں۔ ان کو مسلمان بن کر یا مسلمان کہلا کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے دینا کس لحاظ یا کس پہلو سے درست ہے کہ آپ امتناعی قوانین کو بھی اپنی تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ آخر میں ہم جناب عمار خان ناصر صاحب کو اپنے خیالات پر دوبارہ سوچنے کا مشورہ دیتے ہیں کہ ان کی یہ سوچ اکابر کی قربانیوں اور شہدائے ختم نبوت کے خون سے غداری کے مترادف ہے۔ جو ایک دینی گھرانے کو زیب نہیں دیتی۔

آپ نے اپنے رسالہ میں بھی کسی کے سوال کے جواب میں جو کچھ تحریر کیا ہے، وہ بھی آپ کے انہی خیالات وجذبات کا عکس ہے۔ جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ جواب کا وہ حصہ نذر قارئین ہے۔

''قادیانی قیادت اور ان کی تاویلاتی جال میں پھنس جانے والے عام سادہ لوح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے مابین جو فرق حکمت دین کی رو سے ملحوظ رکھا جانا ضروری تھا، وہ نہیں رکھا گیا اور عام لوگوں کو ہمدردی اور خیر خواہی سے راہ راست پر واپس لانے کا داعیانہ جذبے پر نفرت اور مخاصمت کے جذبات نے زیادہ غلبہ پا لیا۔ میرے نزدیک قادیانی گروہ کو قانونی طور پر مسلمانوں سے الگ ایک غیر مسلم گروہ قرار دے دیئے جانے سے امتِ مسلمہ کے تشخص اور اس کی اعتقادی حدود کی حفاظت کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور اس کے بعد مسلمانوں کے علمائے کرام اور داعیوں کی محنت اور جدوجہد کا ہدف اصلاً یہ ہونا چاہیے کہ وہ دعوت کے ذریعے سے ان عام قادیانیوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ جن کے حوالے سے قادیانی قیادت کا مفاد بھی یہی ہے کہ وہ مسلمانوں سے الگ تھلگ اور اسلام کی حقیقی تعلیمات سے ناواقف رہیں اور معلوم نہیں کن ضرورتوں یا مجبوریوں کے تحت ہماری مذہبی قیادت بھی انہیں مسلمانوں سے دور ہی رکھنے کو اپنی ساری جدوجہد کا ہدف بنائے ہوئے ہے۔

اس پر میں کیا تبصرہ کروں! انتہائی افسوس کے ساتھ یہ شعر ہی پیش خدمت ہے۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(مجلہ صفدر گجرات، ص 42 تا 46 شمارہ نمبر 9)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کو پاگل قرار دے کر تکفیر نہ کرنا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ

زید عالم دین ہے، لیکن اس کے عقائد مشکوک ہیں۔ عمرو نے اس کے عقائد جاننے کی خاطر اس سے چند سوالات کیے۔ وہ سوالات اور زید کے جوابات درج ذیل ہیں۔

عمرو: یار ایک بات تو بتائیں! قادیانی آپ کے نزدیک مسلمان ہیں یا کافر؟

زید: کیوں؟ کیا ضرورت پیش آ گئی؟

عمرو: بس میں آپ کے عقائد کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں، اگر ناراض نہ ہوں تو جواب عنایت فرمادیں!

زید: قادیانی، شیعہ یا کوئی بھی، اصولی طور پر کافر نہیں کہے جاسکتے، عملی طور پر ان کو الگ رکھنے کیلئے احکامات میں فرق کیا جاسکتا ہے، بلکہ کرنا چاہیے!

عمرو: پھر تو مرزا قادیانی کو بھی کافر کہنے کی کوئی وجہ نہیں؟

زید: وہ مسلمان اور کافر کے چکر سے بالا ہے، پاگل، ذہنی مریض!

مندرجہ بالا گفتگو مدنظر رکھتے ہوئے فتویٰ مرحمت فرمائیں کہ

(1) زید کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

(2) اس کے والدین کی کیا ذمہ داری ہے؟ (3) رشتہ داروں وغیر رشتہ داروں کا اس کے ساتھ تعلقات وروابط رکھنا کیسا ہے؟ (4) خالد کی بہن اس کے گھر ہے، آیا خالد اپنی بہن کو اس کے گھر میں بسنے دے یا اس سے علیحدگی کرلے؟ المستفتی: محمد بلال قاضی (درجہ: سادسہ) متعلم۔ دارالعلوم مدینہ، ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب مدظلہ جامعہ خیر المدارس ملتان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد

ارسال کردہ زید اور عمرو کا مکالمہ پڑھا، اگر واقعتاً زید نے مذکورہ جوابات دیئے ہیں تو اس پر تجدید ایمان و نکاح اور علانیہ برأت شرعاً ضروری ہے، جس کی متعدد وجوہ ہیں۔

(1)..... زید کا کہنا ہے کہ "قادیانی، شیعہ یا کوئی بھی، اصولی طور پر کافر نہیں کہے جاسکتے۔"

زید کے اس فرمان کی روشنی میں اصولی طور پر "شیعہ، قادیانی، ہندو، سکھ، مشرک، یہود، نصاریٰ، بدھ مت، مجوسی، آتش پرست، دھریئے، منکر حدیث، مرتد وغیرہ ذالک میں سے کسی کو بھی کافر نہیں کہہ سکتے۔ مذکورہ بالا فرقے باجماع امت دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اسی طرح جن شیعہ کے بعض مخصوص عقائد ہوں۔ ان کو بھی کافر قرار دیا گیا ہے۔ جیسے سیدہ عائشہؓ پر تہمت کا قائل ہونا۔ تحریف قرآن وغیرہ (شامیہ)

☆..... یہود و نصاریٰ کی تکفیر بہت سی آیات میں مصرح ہے۔

(ا) "لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثہ" (الایۃ)

(ب) "وقالت الیھود عزیر ن ابن اللہ" (الایۃ)

☆ بدھ مت، مجوسی، آتش پرست مشرک ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔

(ا) "ان الشرک لظلم عظیم" (الایۃ)

(ب) "من یشرک باللہ فقد ضل ضلا لا مبینا" (الایۃ)

☆..... منکر حدیث بھی ان آیات کے منکر ہیں جن سے احادیث کا منزل من اللہ ہونا ثابت ہے۔

(الف) ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا" (الایۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب)"وما ینطق عن الھوی، ان ھو الا وحی یوحی" (الایۃ)

(ج)" واذکروا نعمت اللہ علیکم وما انزل علیکم من الکتب والحکمۃ" حکمت کی تفسیر سنت سے کی گئی ہے۔

☆---------مرتد کا کفر بھی بہت سی نصوص سے ثابت ہے۔

(الف)"ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئك حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ" (الایۃ)

حبطِ عمال اور خلود فی النار کا حکم لزوم کفر کی وجہ سے ہے۔

(ب)"ولقولہ علیہ السلام، من بدل دینہ، فاقتلوہ"

(بخاری جلد ۲، صفحہ ۱۰۲۳)

(ج)"عن عکرمۃ اتی علی بزنادقۃ فاحرقھم" (بخاری جلد 2، صفحہ ۱۰۲۳)

1 "قولہ: زنادقۃ ای بقوم مرتدین" (حاشیہ مشکوۃ ج2 ص307)

2....."المراد بہ قوم ارتدوا عن الاسلام"

(حاشیہ بخاری، جلد2، صفحہ:1023)

3.....ابوداؤد میں ہے۔"عن عکرمۃ ان علیا رضی اللہ عنہ ان احرق ناسا ارتدوا عن الاسلام" (ابوداؤد، کتاب الحدود، الحکم فیمن ارتد)

(د) صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں باجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم واجمعین مرتدین کے خلاف باقاعدہ جہاد کیا گیا۔

☆.....مرزائی خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری، یہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں، کیونکہ ان کے عقائد سے بھی ان تمام آیات ومتواترہ احادیث کا انکار لازم آتا ہے، جن سے اختتام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت ثابت ہوتا ہے۔نمونے کے طور پر چند آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(1)----ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین"(الایة) خاتم النبیین کی تفسیر خود حضور علیہ السلام نے درج ذیل کی ہے۔"عن ثوبان رضی الله عنه قال:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:انهم سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی، وانا خاتم النبیین،لانبی بعدی۔" (ترمذی،جلد2،صفحہ45۔ابوداؤدجلد2،صفحہ:127)

حضرت قتادہؒ مشہور تابعی ہیں،انہوں نے خاتم النبیین کی تفسیر آخرالانبیاء سے کی ہے۔"عن قتادة"ولکن رسول الله وخاتم النبیین ای اٰخرهم۔"

(تفسیر ابن جریر،جلد22 صفحہ،61)

امام حسن بصریؒ نے خاتم النبیین کی تفسیر"بعثت کے اعتبار سے آخری" سے کی ہے۔

"عن الحسن، فی قوله"وخاتم النبیین، قال: ختم الله النبیین بمحمد صلی الله علیه وسلم، وکان اٰخر من بعث" (درمنثور،جلد5 صفحہ 204)

(2)----"هوالذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله"(الایة)

تمام ادیان پر غلبہ قادیانیت،مرزائیت کے ظہور سے قبل کیسے متصور ہوگا؟ معلوم ہوا کہ قادیانیت کوئی دین سماوی نہیں۔

(3)----"قل یاایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا" (الایة) یہ آیت صاف اعلان کررہی ہے۔کہ حضور ﷺ بغیر استثناء تمام انسانوں کی طرف رسول بن کر تشریف لائے۔جیسا کہ خود آپ ﷺ نے فرمایا:"انا رسول من ادرکت حیا ومن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یولد بعدی" (میں اس اس کیلئے بھی اللہ کا رسول ہوں۔ جس کو اس کی زندگی میں پالوں اور اس کیلئے بھی جو میرے بعد پیدا ہوا۔)

(4)--- "لکن الراسخون فی العلم منهم والمومنون یومنون بمام انزل الیك وماانزل من قبلك" (الایۃ) اگر بعد میں وحی آنی ہوتی تو "من بعدك" کا اضافہ ضرور ہوتا۔

(5)----"عن سعد ابن ابی وقاص، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ لعلی، انت منی بمنزلة هارون من موسی، الا انه لانبی بعدی"

(بخاری، جلد ۲، ص ۶۳۳)

وفی روایة مسلم: انه لانبوة بعدی" (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۷۸)

(6)--- عن انس ابن مالك، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت، فلا رسول بعدی ولا نبی"

(ترمذی ج 2، ص 51---مسند احمد ج 3، ص 267)

(۷) "وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون" (مسلم ج ۱، ص ۱۹۹)

(۸) "ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة، فانا اللبنة، وانا خاتم النبیین" (بخاری ج ۱، ص ۵۰۱ مسلم ج ۲، ص ۲۴۸)

(۹) "بعثت انا والساعة کهاتین" (مسلم شریف ج ۲، ص ۴۰۶)

اس کی تفسیر "التشبیه فی المقارنة بینهما ای لیس بینها اصبح اخری کما انه لانبی بینه صلی الله علیه وسلم وبین الساعة"

(حاشیہ علامہ سندی بر نسائی ج ۱، ص ۲۳۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ زید نے مرزا غلام احمد قادیانی کو تکفیر سے بچانے کیلئے ایک ڈھونگ رچایا، چنانچہ فرمایا۔ ''مرزا، مسلمان کافر کے چکر سے بالا ہے، پاگل ہے اور ذہنی مریض ہے۔'' اس کا مطلب یہ ہوا کہ ختم نبوت کے پروانوں کی شہادت، ختم نبوت کی تحریک، اہل علم نے مرزائیت کی تردید میں جو لٹریچر، کتب، رسائل تحریر کئے، نیشنل اسمبلی کا بحث ومباحثہ کے بعد بالاتفاق ان کو کافر قرار دینا وغیرہ ذالک سب کا سب عبث تھا۔ (معاذ اللہ)

(مجلہ صفدر، گجرات، ص 53 تا 57، شمارہ نمبر 5)

فقط واللہ اعلم..... بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

تصدیقات

الجواب صحیح: بندہ محمد انور اوکاڑوی عفا اللہ عنہ رئیس شعبہ دعوۃ وارشاد جامعہ خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح: بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ، مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان ۲۰/۳/۱۴۳۱ھ

صح الجواب: محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی صدر سنی دار الافتاء، جامعہ حنفیہ فیصل آباد ۷/۶/۱۴۳۱ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

علامہ زاہد الراشدی صاحب کی

غامدیت نوازی

ترتیب: خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری

ناشر: جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد پاکستان

----------نوازشات جلد اوّل----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے آئی حضرت علامہ زاہدؔ کے جی میں کیا؟
اس نے پسر غامدی کی گود میں ہے دھر دیا

ہم تڑپتے رہے۔ چیختے آہ و فغاں کرتے رہے
باغباں نے باغ اپنا۔ گلچیں کے حوالے کردیا

بے بسی حد سے بڑھی۔ جب کوئی بھی چارہ نہ تھا
درد والوں نے چمن۔ آنسوؤں سے بھر دیا

جانے کب پردہ اٹھے۔ زاہدؔ کے انوکھے راز سے
جو نہ کرنا تھا۔ مہرباں نے وہی کچھ کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غامدی صاحب کے 50 گمراہ کن عقائد ونظریات

غامدی صاحب کے جدید اسلام کے شجرہ سے پھوٹنے والے پُرخار برگ وبار کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں اور غامدیت نواز سوچ وفکر کا موازنہ کریں کہ حقیقت کیا ہے؟ اور غامدیت کیا ہے؟۔ فیصلہ خود فرمائیں۔ استغاثہ آپ کی عدالت میں۔

(1) ''قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے اور جسے مغرب کے چند علاقوں کو چھوڑ کر پوری دنیا میں امت مسلمہ کے عظیم اکثریت اس وقت تلاوت کر رہی ہے یہ تلاوت جس قرات کے مطابق کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی دوسری قرات نہ قرآن ہے اور نہ اسے قرآن کی حیثیت سے پیش کیا جاسکتا ہے۔'' (میزان، ص ۵۲، ۶۲، طبع دوم، اپریل 2002ء لاہور)

(2) ''یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن کی ایک ہی قرات ہے اس کے علاوہ سب قراتیں فتنۂ عجم کی باقیات ہیں۔'' (میزان، ص ۳۲، طبع دوم، اپریل 2002ء)

(3) اس (حدیث) سے دین میں کسی عقیدہ وعمل کا کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

(میزان، ص ۶۴ طبع دوم، اپریل 2002ء)

(4) ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل اور تقریر وتصویب کی روایتیں جو زیادہ تر اخبار آحاد کے طریقہ پر نقل ہوئی ہیں اور جنہیں اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں یہ دو باتیں ایسی واضح ہیں کہ کوئی صاحب علم انہیں ماننے سے انکار نہیں کرسکتا۔ ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حفاظت اور تبلیغ واشاعت کے لئے کبھی کوئی اہتمام نہیں کیا، دوسری یہ بات کہ ان سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ کبھی علم یقین کے درجے تک نہیں پہنچتا''۔

(میزان، حصہ دوم، ص ۶۸، طبع اپریل 2002ء لاہور)

(5) ''کسی کو کافر قرار دینا ایک قانونی معاملہ ہے پیغمبر اپنے الہامی علم کی بنیاد پر کسی گروہ کی تکفیر کرتا ہے یہ حیثیت اب کسی کو حاصل نہیں۔'' (ماہنامہ، اشراق، ص ۵۴، ۵۵، دسمبر 2000ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(6) ''ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی چیز کو زکوۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے اور جن چیزوں سے زکوۃ وصول کرے ان کے لئے عام دستور کے مطابق کوئی نصاب بھی مقرر کر سکتی ہے۔'' (قانون عبادت، ص ۱۱۹، طبع اپریل، 2005ء)

(7) ''بنی ہاشم کے فقراء و مساکین کی ضرورتیں بھی زکوۃ کے اموال سے اب بغیر کسی تردد کے پوری کی جا سکتی ہیں۔'' (قانون عبادت، ص ۱۱۹، طبع اپریل، 2005ء)

(8) ''اسلام نے دیت کی کسی خاص مقدار کا ہمیشہ کے لئے تعین کیا ہے نہ عورت اور مرد غلام اور آزاد کافر اور مومن کی دیتوں میں فرق کی پابندی ہمارے لئے لازم ٹھہرائی ہے۔''

(برہان، ص ۱۸، طبع چہارم، جون 2006ء)

(9) ''لیکن فقہاء کی یہ رائے (کہ ہر مرتد کی سزا قتل ہے) محل نظر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم (کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو) تو بے شک ثابت ہے مگر ہمارے نزدیک یہ کوئی حکم عام نہ تھا بلکہ صرف انہی لوگوں کے ساتھ خاص تھا جن میں آپ کی بعثت ہوئی اور جن کے لئے قرآن مجید میں ''امیین یا مشرکین'' کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔''

(برہان، ص ۱۴۰، طبع [illegible]م، جون 2006ء)

(10) ''سورۂ نور میں زنا کے عام مرتکبین کے لئے ایک متعین [illegible] ہمیشہ کے لئے مقرر کر دی گئی زانی مرد ہو یا عورت اس کا جرم اگر ثابت ہو جائے تو اس کی پاداش میں اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔'' (میزان، ص ۲۹۹، ۳۰۰، طبع دوم، اپریل 2002ء)

(11) ''یہ بالکل قطعی ہے کہ حضور ﷺ نے اگر شراب نوشی کے مجرموں کو پٹوایا تو شارع کی حیثیت سے نہیں بلکہ مسلمانوں کے حکمران کی حیثیت سے پٹوایا اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے خلفاء نے بھی اس کے لئے چالیس کوڑے اور اسی کوڑے کی یہ سزائیں اسی حیثیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مقرر کی ہیں چنانچہ ہم پورے اطمینان کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی حد نہیں' بلکہ محض تعزیر ہے جسے مسلمانوں کا نظم اجتماعی اگر چاہے تو برقرار رکھ سکتا ہے اور چاہے تو اپنے حالات کے لحاظ سے اس میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے۔'' (برہان، ص ۱۳۹، طبع چہارم، جون 2006ء)

(12) ''عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔''

(ماہنامہ اشراق، ص ۳۵ تا ۴۶، مئی 2005ء)

(13) ''عورت نکاح خواں بن سکتی ہے۔''

غامدی صاحب نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا کوئی عورت نکاح پڑھا سکتی ہے؟

ارشاد فرمایا: ''جی ہاں بالکل پڑھا سکتی ہے۔'' (WWW.gamidi.org)

(14) ''مرد اور عورتیں برابر کھڑے ہو کر باجماعت یا انفرادی دونوں طرح نماز ادا کر سکتے ہیں۔'' غامدی صاحب کے ایک شاگرد سکالر سے سوال کیا گیا کیا مرد اور عورت اکٹھے کھڑے ہو کر باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ

''مرد اور عورت کھڑے ہو کر جماعت یا انفرادی دونوں طرح سے نماز ادا کر سکتے ہیں اس سے دونوں کی نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔''

(WWW.urdu.understanding.islam.org)

(15) ''اجنبی مردوں کے سامنے عورت بغیر چادر یا بغیر دوپٹہ یا اوڑھنی سر پر لئے آ جا سکتی ہے۔'' ''دوپٹہ ہمارے ہاں مسلمانوں کی تہذیبی روایت ہے اس کے بارہ میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے دوپٹے کو اس لحاظ سے پیش کرنا کہ یہ شرعی حکم ہے اس کا کوئی جواز نہیں۔''

(ماہنامہ اشراق، ص ۴۷، شمارہ مئی 2002ء)

(16) ''یہ (شراب نوشی پر اسی کوڑوں کی سزا) شریعت ہرگز نہیں ہو سکتی''

(برہان، ص ۱۳۸، طبع چہارم، جون 2006ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(17) ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ نبی ﷺ نے قیامت کے قریب یاجوج ماجوج ہی کے خروج کو دجال سے تعبیر کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یاجوج ماجوج کی اولاد یہ مغربی اقوام عظیم فریب پر مبنی فکر و فلسفہ کی علم بردار ہیں اور اسی سبب سے نبی کریم ﷺ نے انہیں دجال (عظیم فریب کار) قرار دیا ہے۔ روایات میں دجال کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ اس کی ایک آنکھ خراب ہوگی، یہ بھی درحقیقت مغربی اقوام کی انسان کے روحانی پہلو میں پہلو تہی اور صرف مادی پہلو کی جانب جھکاؤ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا بھی غالباً مغربی اقوام کی سیاسی عروج ہی کے لئے کنایہ ہے۔''

(ماہنامہ ''اشراق'' ص ۶۱، شمارہ جنوری 1996ء)

(18) ''انہیں (نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے۔''

(میزان، ص ۲۶۴، طبع اپریل، 2002ء لاہور)

(19) ''یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق (کافروں) کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے انہیں محکوم اور زیر دست بنا کر رکھنے کا حق اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔'' (میزان، ص ۲۷۰، طبع اپریل 2002ء لاہور)

(20) (الف) ''ان علاقوں میں جہاں سور کا گوشت بطور خوراک استعمال نہیں کیا جاتا وہاں اس کی کھال اور دوسرے جسمانی اعضاء کو تجارت اور دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کرنا ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا۔'' (ماہنامہ اشراق، ص ۷۹، شمارہ اکتوبر 1998ء)

(ب) ''یہ سب چیزیں (خون، مردار، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ) جس طرح کہ قرآن کی ان آیات میں واضح ہے صرف خورد و نوش کے لئے حرام ہیں۔ رہے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دوسرے استعمالات تو وہ بالکل جائز ہیں۔'' (میزان، ص ۳۲۰، طبع دوم، اپریل 2002ء)

(21) ''گانا بجانا اور موسیقی جائز ہے۔''

ماہنامہ اشراق کے نائب مدیر سید منظور الحسن اپنے مضمون ''اسلام اور موسیقی'' جو جاوید غامدی کے افادات پر مبنی ہے میں لکھتے ہیں۔ ''موسیقی انسانی فطرت کا جائز اظہار ہے۔ اس لئے اس کے مباح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔''

''ماہر فن مغنیہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا گانا سنانے کی خواہش ظاہر کی ہے تو آپ ﷺ نے سیدہ عائشہؓ کو اس کا گانا سنوایا سیدہ عائشہؓ حضور ﷺ کے شانے پر سر رکھ کر بہت دیر تک گانا سنتی اور رقص دیکھتی رہیں۔''

(ماہنامہ اشراق، ص ۸، ۱۹، شمارہ مارچ 2004ء)

(22) جانداروں کی تصویریں بنانا جائز ہے۔ غامدی صاحب کے ادارہ ''المورد'' کے ریسرچ سکالر جناب محمد رفیق مفتی اپنی کتاب ''تصویر کا مسئلہ'' میں لکھتے ہیں کہ ''لیکن فی نفسہٖ تصویر کے بارے میں کسی اعتراض کی کیونکر گنجائش ہو سکتی ہے۔ جب کہ خدا اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں جائز رکھا ہو۔'' (تصویر کا مسئلہ، ص ۳۰)

(23) مردوں کے لئے داڑھی دین کی رو سے ضروری نہیں۔

''غامدی صاحب کے ادارہ ''المورد'' ہی کے ایک ریسرچ سکالر لکھتے ہیں۔''

''عام طور پر اہل علم داڑھی رکھنا دینی لحاظ سے ضروری قرار دیتے ہیں تاہم ہمارے نزدیک داڑھی رکھنے کا حکم دین میں کہیں بیان نہیں ہوا۔ لہٰذا دین کی رو سے داڑھی رکھنا ضروری نہیں۔''

(WWW.urdu.understanding.islam.org)

(24) ''ہندو مشرک نہیں ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غامدی صاحب کے ایک شاگرد کیا ہندو مشرک ہیں کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

''ہمارے نزدیک مشرک وہ شخص ہے جس نے شرک کی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد بھی شرک ہی کو بطور دین اپنا رکھا ہو چونکہ اب کسی ہندو کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے شرک کی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد بھی شرک ہی کو بطور دین اپنا رکھا ہے لہذا اسے مشرک نہیں قرار دیا جا سکتا۔'' (WWW.urdu.understanding.islam.org)

(25) ''مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے جائز ہے۔''

حلقہ غامدی کے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ''ہماری رائے میں غیر مسلم کے ساتھ شادی کو ممنوع یا حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔'' (WWW.urdu.understanding.islam.org)

(26) ''ہم جنس پرستی ایک فطری چیز ہے اس لئے جائز ہے۔''

''المورد'' کے انگریزی مجلہ ''رینی ساں'' کے شمارہ اگست 2005 میں اس موضوع پر مکمل مضمون موجود ہے۔

(27) ''اگر بغیر سود کے قرضہ نہ ملتا ہو تو سود پر قرضہ لے کر گھر بنانا جائز اور حلال ہے۔''

(28) ''قیامت کے قریب کوئی امام مہدی نہیں آئے گا۔''

(بحوالہ ماہنامہ اشراق، ص ۶۰، جنوری 1996ء)

(29) ''امریکہ افغانستان اور عراق پر حملہ کرنے میں حق بجانب ہے۔''

(انٹرویو ''زندگی'')

(30) ''مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں بلکہ اس پر صرف یہودیوں کا حق ہے۔''

(ملاحظہ ہو، اشراق جولائی، اگست 2003ء اور اشراق مئی، جون 2004ء)

(31) ''نواسہء رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین h اقدام خروج کے متعلق سوال کے جواب میں غامدی صاحب فرماتے ہیں (یزیدی) حکومت نے ایسے عفو و درگزر سے کام لیا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی مثال نہیں ملتی''۔ (بحوالہ ماہنامہ ''ساحل'' کراچی، ص ۶۲، ۶۳، مئی 2007ء)

(32) ''حضرت حسینؓ بغاوت کر کے آئے تھے''۔ (ایضاً)

(33) ''حضرت حسینؓ کو سرنڈر کر دینا چاہیے تھا''۔ (ایضاً)

(34) ''اب تو نئی تحقیقات یہ بتا رہی ہیں کہ اس میں سر سے (یزیدی) حکومت کا تو کوئی مسئلہ ہی نہ تھا''۔ (ایضاً)

(35) ''حضرت حسینؓ پر ان کے ساتھ کے لوگوں نے حملہ کر دیا تھا''۔ (ایضاً)

(36) ''جسے بچاتے بچاتے یہ سارا حادثہ پیش ہو گیا''۔ (ایضاً)

(37) ''(شہادت حسین کے بارے میں) جو کچھ اب تک سنا کہا گیا ہے وہ لوگوں کا مکروہ پروپیگنڈہ ہے جو تحقیق کے کسی معیار پر پورا نہیں اترتا۔ جس میں افسانہ تراشی کی گئی ہے''۔ (ایضاً)

(38) ''میں کہتا ہوں (غامدی صاحب) اس میں سو فیصد افسانہ تراشی ہے''۔ (ایضاً)

(39) ''اس واقعہ کو جس طرح بیان کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بیان کرنے والے وہیں خیمے کے اندر بیٹھے تھے اور ان کے پاس ٹیپ ریکارڈ بھی تھے''۔ (ایضاً)

(40) ''شہداء کربلا اور شہادت حسین سو فیصد افسانہ تراشی ہے''۔ (ایضاً)

(41) ''تصوف اسلام سے الگ ایک متوازی دین ہے۔''

''تصوف فی الواقع ایک متوازی دین ہے جسے دین خداوندی کی روح اور حقیقت کے نام سے اس امت میں رائج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔'' (برہان، ص ۱۰۰، طبع جون 2000ء)

(42) ''مسلمانوں کے تمام صوفیاء غیر مسلم ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غامدی صاحب کے اس فتوے کے بعد کہ: ''تصوف فی الواقع ایک متوازی دین ہے''۔

(برہان، ص ۱۸۸، طبع جون 2006ء)

امت مسلمہ کے تمام صوفیاء کرام دین اسلام سے خارج' کافر اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔

(43) ''شمالی افریقی کے مسلم ممالک (مراکش' الجزائر' تیونس' لیبیا وغیرہ) کے مسلمان اصلی قرآن مجید کو چھوڑنے کی وجہ سے غیر مسلم ہو چکے ہیں کیونکہ وہ قرات ورش اختیار کرنے اور قرات عامہ ''قرات امام حفص'' کو چھوڑنے کے مرتکب ہو کر قرآن کے منکر ہو چکے ہیں لہذا وہ سب کافر ہیں۔

غامدی صاحب کا فتوی یہ ہے کہ

''قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے۔ اور جسے مغرب کے چند علاقوں کو چھوڑ کر پوری دنیا میں اُمت مسلمہ کے عظیم اکثریت اس وقت تلاوت کر رہی ہے۔ یہ تلاوت جس قرات کے مطابق کی جاتی ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسری قرات نہ قرآن ہے اور نہ اسے قرآن کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔'' (میزان ص ۵۲، ۶۲ طبع دوم، اپریل 2002ء لاہور)

(44) ''اقامت دین یعنی دین کو قائم کرنے اور دین شریعت کا نفاذ کرنے کا کوئی شرعی حکم موجود نہیں ہے۔'' (برہان، ص ۱۴۷، طبع جون 2006ء)

(45) افغانستان اور عراق میں خودکش حملے جائز نہیں ہیں۔''

(اشراق، ص ۴۱، ۴۲، شمارہ اپریل 2003ء)

(46) ''نبی پاک ﷺ کی رحلت کے بعد کسی کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔''

(اشراق، ص ۵۴، ۵۵، شمارہ دسمبر 2000ء)

(47) ''حدیث سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔''

(میزان، ص ۶۴، طبع دوم، شمارہ اپریل 2002ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(48) ''دین کے مصادر و ماٰخذ قرآن کے علاوہ دین فطرت کے حقائق، سنت ابراہیمی اور قدیم صحائف ہیں''۔ (میزان، ص ۴۸، طبع دوم، شمارہ اپریل 2002ء)

(49) ''سور کی کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور اس کا استعمال شریعت میں ممنوع نہیں ہے۔'' (اشراق، ص ۹۷، شمارہ اکتوبر 1998ء)

(50) ''غیر مسلم بھی مسلمانوں کے بارے میں اچھا سوچ سکتے ہیں''۔

(میزان، ص ۱۷۱، طبع دوم، شمارہ اپریل 2002ء)

علامہ زاہد الراشدی صاحب کی غامدیت نوازی

امام اہل سنتؒ نے علماء دیوبند کے موقف، مشن، نقطۂ نظر کی ترجمانی اور نگہبانی فرما کر ہمیشہ جدت پسندی کی مخالفت فرمائی جبکہ آپ نے پرویز مشرف کے اسلام کے داعی اور مغربی ایجنٹ ''جاوید غامدی'' کی گود میں اپنا بیٹا دے کر اس کا ''شاگرد خاص'' بنا ڈالا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ علامہ راشدی صاحب کے قلم سے حافظ عمار خان ناصر کا غامدی کے شاگرد ہونے اور اس کے ادارہ ''المورد'' کا تنخواہ دار ہونے کا

کھلا اعتراف اور اقرار

جنہوں نے نئی نسل بگاڑی کبھی تو ان کا حساب ہو گا؟

''رہ گئی بات حافظ محمد عمار خان ناصر سلمہ کی تو وہ میرا بڑا بیٹا ہے۔ اس نے درس نظامی کی تعلیم مدرسہ انوار العلوم اور مدرسہ نصرۃ العلوم میں حاصل کی ہے اور دورہ حدیث اپنے دادا محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم سے کیا ہے۔ اس کے بعد کم وبیش دس سال تک مدرسہ نصرۃ العلوم میں درس نظامی کے شعبہ میں تدریس کی ہے اور موقوف علیہ کے درجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کی کتابیں پڑھائی ہیں اور اس کے ساتھ ہی پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے انگلش کیا ہے۔ خالصتاً کتابی ذوق کا شخص ہے اور لکھنے پڑھنے کے سوا اسے کسی اور کام میں دلچسپی نہیں ہے۔

جاوید احمد غامدی صاحب سے ان کا شاگردی کا تعلق ہے۔ ان کے ادارے کے ساتھ اس کی جزوی وابستگی ہے اور ان کے بعض افکار سے وہ متاثر بھی ہے۔ اس کی تحریریں ''الشریعہ'' اور دیگر رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن میں جمہور کے موقف سے ہٹ کر بھی بات ہوتی ہے مگر میں نے ہر موقع پر اس کی انفرادی رائے سے اختلاف کیا ہے۔ مثلاً اس کی کتاب ''حدود و تعزیرات'' کو میں نے سب سے زیادہ ہدف اعتراض وتنقید بنایا ہے۔ اس کا پیش لفظ میں نے لکھا ہے اور اس میں بھی اختلاف کا اظہار کیا ہے۔ جو کتاب کے ساتھ ہی شائع ہوا ہے۔ اس کا ایک اقتباس ملاحظہ کر لیجیے۔

''آج کے نوجوان اہل علم جو اسلام کے چودہ سو سالہ ماضی اور جدید گلوبلائزیشن کے ثقافتی ماحول کے سنگم پر کھڑے ہیں۔ وہ نہ ماضی سے دست بردار ہونا چاہتے ہیں اور نہ مستقبل کے ناگزیر تقاضوں سے آنکھیں بند کرنے کیلئے تیار ہیں۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ ماضی کے علمی ورثہ کے ساتھ وابستگی برقرار رکھتے ہوئے قدیم وجدید میں تطبیق کی کوئی قابل قبول صورت نکل آئے مگر انہیں دونوں جانب سے حوصلہ شکنی کا سامنا ہے۔ اور وہ بیک وقت، قدامت پسندی اور جدت پسندی، کے طعنوں کا ہدف ہیں۔ مجھے ان نوجوان اہل علم سے ہمدردی ہے۔ میں ان کے دکھ اور مشکلات کو سمجھتا ہوں اور ان کی حوصلہ افزائی کو اپنی دینی ذمہ داری سمجھتا ہوں۔ صرف ایک شرط کے ساتھ کہ اُمت کے اجماعی تعامل اور اہل السنت والجماعت کے علمی مسلمات کا دائرہ کراس نہ ہو کیونکہ اس دائرے سے آگے بہرحال گمراہی کی سلطنت شروع ہو جاتی ہے۔''

(الشریعہ صفحہ ۹ مئی۔ جون ۲۰۰۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دامن پہ آج میر کے داغ شراب ہے
تھا اعتماد ہم کو بہت اس نوجوان پر

اقرار بھی ہے انکار بھی ہے.....16 مثالیں

بے سبب تو نہیں ہیں چمن کی تباہ کاریاں
کچھ باغباں بھی ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

۱.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔''غامدی صاحب سے شاگردی کا تعلق ہے۔''

گذارش: غامدی صاحب کے نظریات اگر غلط ہیں تو آپ کے صاحبزادہ صاحب کا آپ کی زندگی میں ہی ''شاگردی کا شرف'' حاصل کرنا کیسا ہے؟

۲.....اپنے دادا محترم حضرت امام اہل سنتؒ سے دورہ حدیث پڑھنے کے بعد اور مدرسہ نصرۃ العلوم جو کہ مسلک حقہ اہل سنت والجماعت کے دفاع وترجمانی میں اپنا ایک منفرد نام، مقام اور اپنی مثال آپ تھا۔اس میں غامدی نظریات کے حامل اور اس کے ''شاگرد خاص'' کی دس سال تک تدریس کیسی؟

۳.....آپ کی نصرۃ العلوم جیسے حساس ادارہ میں صاحبزادہ صاحب کی بطور مدرس تقرری پر پُراسرار خاموشی کیسی؟ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

میں جو کچھ دیکھتا ہوں، اے کاش کوئی اور بھی دیکھے
دل کی دھڑکن بھی سنے ، دل کا لہو بھی دیکھے

۴.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔''غامدی کے ادارہ المورد''میں (معقول تنخواہ پر ملازمت)''جزوی وابستگی بھی ہے۔اس پر یہی عرض ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاریں لٹ گئیں، شعلے بھڑک اٹھے ہیں گلشن میں
سب اچھا ہے، سب اچھا ہے کہہ رہے ہیں باغباں پھر بھی

۵.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔''غامدی صاحب کے بعض افکار سے متاثر بھی ہے''۔اس سے واضح اعتراف اور اقرار کیا ہوگا؟

جدت پسند افکار پہ تنقید کا حق ہے
بگڑے ہوئے ''عمار'' پہ تنقید کا حق ہے
اکابر نے لہو اپنا اس گلستان کو دیا ہے
ہمیں گل اور خار پہ تنقید کا حق ہے

۶.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔اس کی تحریریں (جس میں غامدی نظریات کی مکمل ترجمانی ہوتی ہے) ''الشریعہ'' اور دیگر رسائل میں بھی شائع ہوتی ہیں۔ماشاءاللہ، چشم بد دور.....کیسی عمدہ پیش رفت ہے؟ کیا آپ کے بیٹے عمار خان ناصر صاحب کا یہی کردار ہونا چاہیے تھا؟

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خواب بن جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے
اپنے اسلاف کے طریقہ پہ چلنے کا سلیقہ سیکھو
سنگ مر مر پہ چلو گے تو پھسل جاؤ گے

۷.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔''جمہور اہل سنت کے موقف سے ہٹ کر بھی بات ہوتی ہے۔''جمہور اہل سنت کے موقف کو ''علمی افسانہ'' اور حقیقت کے خلاف قرار دینا کیا یہ گمراہی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸.....نیز فرماتے ہیں ''اجماعی تعامل اور اہل سنت والجماعت کے علمی مسلمات کا دائرہ کراس نہ ہو جس کی وجہ سے یعنی جمہور اہل سنت کے موقف سے ہٹنا ہی تو گمراہی کی سلطنت میں داخل ہونا ہے۔

اب اپنے صاحبزادہ عمار خان ناصر صاحب کا ایک ''ملفوظ'' بھی ملاحظہ فرمالیں۔ جس میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''یہ حقیقت اپنی جگہ بالکل واضح ہے کہ علمی وفقہی تعبیرات کے دائرے میں اجماع کا تصور ایک علمی افسانہ ہے۔ جس کا حقیقت کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

(مفتی عبدالواحد کی تنقید کا ایک جائزہ) از عمار ناصر

اب فرمایئے! اجتماعی تعامل اور علمی مسلمات کو ایک علمی افسانہ قرار دے کر آپ کی سرپرستی میں گمراہی کی سلطنت میں آپ کے صاحبزادہ صاحب داخل ہو گئے ہیں یا نہیں۔

۹.....بیٹا.....باپ.....آمنے سامنے

باپ کہتا ہے کہ ''اجماعی تعامل اور جمہور اہل سنت کے علمی مسلمات کا دائرہ کراس نہ ہو۔ ورنہ اس سے آگے گمراہی کی سلطنت شروع ہو جاتی ہے۔ مگر عمار خان صاحب ابوعمار کے ارشاد کو نظر انداز کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ''اجماع کا تصور ایک علمی افسانہ ہے، جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔''

ہویدا آج اپنے زخم پنہاں کرکے چھوڑیں گے
لہو رو رو کے محفل کو گلستاں کرکے چھوڑیں گے

غور فرمایئے! باپ کا موقف ہے کہ جمہور اہل سنت سے علیحدگی گمراہی کی سلطنت ہے۔ مگر بیٹا جی فرماتے ہیں کہ یہ ایک علمی افسانہ اور خلاف حقیقت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! کس کا موقف صحیح اور کس کا غلط ہے؟ یقیناً آپ کا فیصلہ یہی ہوگا کہ باپ کا موقف صحیح اور بیٹا کا موقف غلط ہے؟۔ ابا حضور! اپنے غلط موقف والے بیٹا جی کی تائید و حمایت بھی، سرپرستی بھی، اپنے ماہنامہ ''الشریعہ'' کا مدیر بھی الشریعہ اکادمی کا ڈپٹی ڈائریکٹر بھی، ہمدردی کا کھلم کھلا اعلان بھی اور اس کی حوصلہ افزائی کو اپنی دینی ذمہ داری بھی نیز اس کی کتابوں پر تقریظیں بھی لکھتے ہیں۔ پھر بھی ہم سے گلہ ہے کہ ہم وفادار نہیں۔

اس زاہد کو کوئی کیا سمجھے اقرار بھی ہے انکار بھی ہے
اس راشد کو کوئی کیا جانے تسبیح بھی ہے زنار بھی ہے

علمائے کرام اور سنی قوم کو نہایت ہی فلسفیانہ انداز میں کمال قلمی مہارت سے مطمئن فرمانے کی سعی لاحاصل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔ اسے سب سے زیادہ ہدف اعتراض وتنقید بنایا ہے۔

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا ..... سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

۱۰.....**حضرت امام اہل سنتؒ کی کرامت:**۔ جن کی زندگی مبارک، فرق باطلہ کے تعاقب میں بسر ہوئی اور مسلک اہل سنت کی ترجمانی کا حق ادا فرمادیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خصوصاً ردّ عیسائیت، ردّ قادیانیت، ردّ پرویزیت، ردّ رافضیت، ردّ مودودیت ردّ خارجیت، ردّ بریلویت، ردّ غیر مقلدیت، ردّ مماتیت کیلئے شب وروز کوشاں رہے

بلکہ علامہ راشدی صاحب رقمطراز ہیں کہ ''حضرت والد محترم کی پچاس کے لگ بھگ تصنیفات میں ایک دو کو چھوڑ کر سب کی سب کسی نہ کسی اختلافی مسئلہ پر ہیں۔ دیوبندی بریلوی اختلافات ہوں، سنی شیعہ کشمکش ہو، حنفی اہل حدیث مسائل ہوں، یا حیات وممات کا مسئلہ ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کم وبیش ہر مسئلہ پر تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور ان کے ہر مسئلہ میں ہدف یہ ہوتا تھا کہ علماء دیوبند کثر اللہ جماعتھم کا موقف وضاحت کے ساتھ سامنے آجائے۔ اور دلائل کے ساتھ اس کی برتری ثابت ہوجائے۔ علمائے دیوبند کے مسلک کے حق میں دلائل اور حوالوں کا اس قدر انبار لگا دیتے تھے کہ سننے والوں کو ان کی یادداشت اور مطالعہ پر رشک ہونے لگتا تھا۔

(امام اہل سنت نمبر، ص ۳۷۳، مجلہ المصطفیٰ، بہاولپور)

حضرت امام اہل سنتؒ کے صاحبزادہ علامہ صاحب نے اپنے والد گرامی کے مشن، موقف اور علمائے دیوبند کے مسلک حق سے روگردانی کر کے حضرت امام اہل سنتؒ کی تمام مساعی جمیلہ کو نظر انداز کر دیا۔ غالباً اسی وجہ سے قدرت خداوندی نے اپنے دین متین کے ایک عالم دین کی محنت شاقہ پر پانی پھیرنے والے، ابوعمار صاحب کے سامنے عمار خان صاحب کو کھڑا کر دیا تاکہ دنیا کو معلوم ہوجائے کہ جو اپنے اکابر، اسلاف یا والد گرامی کے مشن اور موقف سے ہٹ جاتے ہیں قدرت ان سے ایسا ہی انتقام لیتی ہے کہ ابوعمار صاحب نے حضرت امام اہل سنتؒ کے راستہ کو ترک کیا تو عمار خان صاحب اپنے والد گرامی کے موقف کو ایک علمی افسانہ اور خلاف حقیقت قرار دیدیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

جیسی کرنی ویسی بھرنی ، نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

۱۱.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ ''میں نے ہر موقع پر اس کی انفرادی رائے سے اختلاف کیا ہے''.....''اور سب سے زیادہ ہدف اعتراض وتنقید بنایا ہے۔''

محترم.....''اختلاف، ہدف اعتراض وتنقید'' کی تفصیلات سے آگاہ فرمانا یا اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت کہ عزیز القدر صاحبزادہ نے اپنی ''گمراہی کی سلطنت'' سے واپسی، اجماع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت کا تصور، ایک علمی افسانہ قرار دینے سے دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

مغرب کے تمدن نے یہ "تحفہ" تو دیا ہے
آزاد افکار کے یہ بگڑے ہوئے شہزادے

تائید بھی.....تنقید بھی.....

آئینہ ان کو دکھایا تو بُرا مان گئے
تصویر بڑی صاف ہے سبھی جان گئے

۱۲.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔"آج کے نوجوان، اہل علم جو اسلام کے چودہ سو سالہ ماضی اور جدید گلوبلائزیشن"..... دیکھئے ابوعمار صاحب، عمار خان صاحب کی کیسے عمدگی کے ساتھ منطقی انداز میں تائید وحمایت فرمارہے ہیں نیز ماضی اور جدید کا لاحقہ لگا کر ثقافتی ماحول کے سنگم میں "لا کھڑا کرنے کی "مساعی جمیلہ" میں لگے ہوئے ہیں۔ جبکہ چند سطور پہلے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے ہر موقع پر اس کی انفرادی رائے سے اختلاف کیا ہے۔ سب سے زیادہ ہدف اعتراض وتنقید بنایا ہے۔"

۱۳.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔"نہ وہ ماضی سے دست بردار ہونا چاہتے ہیں اور نہ مستقبل کے ناگزیر تقاضوں سے آنکھیں بند کرنے کیلئے تیار ہیں۔"

"عمار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اجماع اُمت کا تصور ایک علمی افسانہ ہے۔ جس کا حقیقت کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں"۔

لیکن ابوعمار صاحب کا ارشاد مندرجہ بالا ملاحظہ فرمائیں۔ کبھی تو فرماتے ہیں کہ عمار خان صاحب کی جمہور اہل سنت کے موقف سے ہٹ کر بھی بات ہوتی ہے، کبھی فرماتے ہیں کہ جمہور اہل سنت کا دائرہ کراس نہ ہو، کیونکہ اس سے آگے گمراہی کی سلطنت ہے.....

اب فرماتے ہیں کہ "وہ نہ تو ماضی سے دستبردار ہونا چاہتے ہیں"۔ اجماع اُمت کو علمی افسانہ تصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا دستبرداری نہیں تو اور کیا ہے؟ باپ اور بیٹے کی تحریریں اتنی بے ربط کیوں ہیں؟

آپ لکھتے تو ہیں مگر جانچا کیجئے
کس قدر بے ربط جملے ہیں تیری تحریر میں

۱۴.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ ''ماضی کے علمی ورثہ کے ساتھ وابستگی برقرار.....اور قدیم وجدید میں تطبیق'' کیلئے بھی وہی صورت نظر نواز ہوگی۔ جو ان کے خود ساختہ زاویہ اور سانچہ میں عین فٹ ہو۔ ورنہ قابل قبول نہ ہونے کی وجہ سے نظر اندازی کی نذر ہوگی۔

۱۵.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ ''مگر انہیں دونوں جانب سے حوصلہ شکنی کا سامنا ہے'' بیک وقت قدامت پسندی اور تجدد پسندی'' کے طعنوں کا ہدف ہیں۔

ملاحظہ کیجئے۔ کتنی صفائی کے ساتھ تائید وحمایت کی ''دلکش اور حسین مثال'' داد دیجئے۔ غامدیت نواز، سوچ وفکر کو کہ اقرار بھی ہے، انکار بھی ہے، تائید بھی ہے اور تنقید بھی ہے۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں بازی گر دھوکہ کھلا کھلا

۱۶.....علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ مجھے ان نوجوان اہل علم (یعنی صاحبزادہ) سے ہمدردی ہے۔ میں ان کے دکھ اور مشکلات کو سمجھتا ہوں اور ان کی حوصلہ افزائی کو اپنی دینی ذمہ داری سمجھتا ہوں۔ اس پر یہی عرض کروں گا کہ

باغباں نے آگ لگا دی مرے آشیانے کو
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

آپ غامدی نظریات وعقائد کے سرغنہ اس کے ادارہ کے نگران اور معقول تنخواہ دار نوجوان اہل علم ''عمار خان ناصر'' سے ہمدردی اور ان کی حوصلہ افزائی اپنی دینی ذمہ داری سمجھتے ہیں کیونکہ شفقت پدری ''عقائد اہل سنت والجماعت'' سے ترجیح حاصل ہو چکی ہے۔ عمار خان دولت ایمان سے فوقیت حاصل کر چکے ہیں۔ الامان والحفیظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس سمت لئے جاتا ہے جدت پسندی کا یہ دور
دھاتوں کے ہوئے جسم تو پتھر کے بنے دل
کس راہ پر دوڑتے جا رہے ہیں
ذرا زاہد کو آواز دینا

جاوید احمد غامدی جیسے ضال ومضل لوگوں ہی کیلئے غالباً اکبر الہ آبادی نے کہا تھا۔

نئی تہذیب میں دقت زیادہ تو نہیں ہوتی
عقیدہ رہتا ہے قائم نہ ایماں باقی رہتا ہے

کچھ شک نہیں کہ آپ کی کچھ مجبوریاں بھی ہیں
پر بالارادہ دین سے کچھ دوریاں بھی ہیں

ترقی کے لیپ سے آنکھوں کو بچائے اللہ
روشنی آتی ہے پر نور چلا جاتا ہے

ان مدعیوں کا طرز عمل اکبر یہ شہادت دیتا ہے
پڑھنے کو کتابیں پڑھ لی ہیں سمجھے یہ مگر کچھ خاک نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ راشدی صاحب کے اس کھلے اعتراف اور اقرار پر تبصرہ

فاضل اجل برادر مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ

کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔

مخدوم مکرم مولانا زاہد الراشدی مدظلہ سے طالبعلمانہ گذارش ہے کہ مخدوم زادے مولانا محمد عمار خان ناصر کا امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ سے نسبت تلمذ اور جامعہ نصرۃ العلوم سے فراغت مبارک، درس نظامی کے شعبہ میں تدریس بھی مبارک اور علمی اور مطالعاتی ذوق بھی قابل قدر، لیکن ان تمام باتوں کے باوصف غامدی جیسے روشن خیال کی شاگردی۔ اس کے ادارے کے ساتھ جزوی وابستگی اور اس کے افکار سے متاثر ہونا ہی وہ زہر ہے جس نے علمی اور دینی حلقوں کی مبارک فضا کو مکدر کر دیا ہے ہر مسلمان پریشان ہے کہ یہ صورت حال کیوں ہے اور اس کا کیا علاج ہے؟

پورے ملک کے دینی مدارس کے اساتذہ، علماء، طلباء، محققین و مصنفین اور زعماء، شاید آپ کے منہ سامنے کچھ بھی نہیں کہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ مخدوم زادہ ذی قدر محمد عمار خان ناصر کا یہ اقدام تمام علمی و دینی اور مطالعاتی حلقوں میں اضطراب اور فکری ہیجان کا باعث بنا ہے۔ مولانا زاہد الراشدی مدظلہم یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے ان نوجوان اہل علم سے ہمدردی ہے میں ان کے دکھ اور مشکلات کو سمجھتا ہوں اور ان کی حوصلہ افزائی کو اپنی دینی ذمہ داری سمجھتا ہوں صرف ایک شرط کے ساتھ کہ امت کے اجتماعی تعامل اور اہل سنت والجماعت کے علمی مسلمات کا دائرہ کراس نہ ہو، کیونکہ اس دائرہ سے آگے بہر حال گمراہی کی سلطنت شروع ہو جاتی ہے۔

(زیر تبصرہ شمارہ "الشریعہ" ص۹) ماہنامہ "القاسم" ص۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخدوم معظم مولانا زاہد الراشدی صاحب! آپ نے بھی یہ ضرور مطالعہ کیا ہوگا کہ مخدوم زادہ مولانا محمد عمار خان ناصر تحریر کرتے ہیں کہ یہ حقیقت اپنی جگہ بالکل واضح ہے کہ علمی وفقہی تعبیرات کے دائرے میں اجماع کا تصور ایک علمی افسانہ ہے جس کا حقیقت کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ (مفتی عبدالواحد کی تنقیدات کا ایک جائزہ ص ۳)

مخدوم زادہ مولانا محمد عمار خان مزید لکھتے ہیں۔

ہم تبلیغی جماعت اور اس سے ملتی جلتی تنظیموں کے موقف کو اسلامی حوالے سے امت کے سیاسی اور تہذیبی مستقبل کے تناظر میں غیر مفید بلکہ نقصان دہ سمجھتے ہیں۔

(مفتی عبدالواحد کی تنقیدات کا ایک جائزہ ص ۲۰۲۱)

مخدوم معظم مولانا کا اجماع کے تصور کو ایک علمی افسانہ قرار دینا اور پون صدی سے تبلیغی جماعت کی موثر محنت، انقلابی جدوجہد، نافع اور مفید دعوت کو امت کیلئے نقصان دہ قرار دینے سے امت کے اجتماع تعامل اور اہل سنت والجماعت کے علمی مسلمات کا دائرہ کراس ہو رہا ہے ہم اپنی سوجھ بوجھ اور طالب علمانہ دانست کے مطابق آپ سے بھی یہی درخواست کریں گے کہ آغاز کار میں اگر یہ سلسلہ بند کر دیا جائے اور عزیز موصوف اپنی اس قسم کی تحریروں سے رجوع کر لیں تو مستقبل کو کسی بھی نئی صورت گری سے بچایا جا سکے گا۔

اگر مولانا محمد عمار خان ناصر اپنے بزرگ امام اہل سنتؒ کی نصیحت کے مطابق اکابر کے دامن رشد وہدایت سے وابستہ رہ کر ہی علمی کام کرتے رہیں تو ان شاء اللہ اس سے امت کو بڑا نفع ہوگا۔ فکری آزادی کا عنوان بہت دلچسپ اور دل فریب سہی، لیکن خدانہ کرے کہ فکری آزادی، بحث وتحقیق، علمی بلند پروازی، اجتہاد واستنباط، جدید وسائل کے اختیار کرنے اور پیش آمدہ جدید مسائل کی تحقیق اور مباحثہ ومکالمہ کے عنوان سے کوئی نیا فتنہ اور امت میں انتشار کا دروازہ نہ کھل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔یکسر بحث وتحقیق جدید کے نام سے آزادانہ اور چودہ سوسالہ مسلمات سے انحراف اور اجماع تک سے انکار کا راستہ کھول دیا جائے تو امت کا کیا بنے گا۔

نصیحت کی جگہ حسن عمل درکار ہے ناصح
یہ بہتر ہے کہ لفظوں کے بجائے زندگی بولے

ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ؟

علامہ راشدی صاحب کا یہ ارشاد فرمانا کہ میں نے (اپنے بیٹے سے) ہر موقع پر اس کی انفرادی رائے سے اختلاف کیا ہے۔کیا اپنے بیٹے سے جناب والا کا اختلاف فرمانا ہی کافی ہے؟ یا انہیں راہ راست پر لانے کے اسباب اختیار کرنا بھی جناب والا کی فی الحقیقت ذمہ داری ہے؟'' جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔کہ خبردار تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے۔اپنے ماتحتوں کا اور ہر شخص سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔'' (بخاری شریف)

آپ کا یہ فرمانا کہ''سب سے زیادہ ہدف اعتراض وتنقید'' میں نے ہی بنایا ہے۔کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ''ہدف اعتراض وتنقید'' کے اسباب کیا ہیں؟ کیا وہ تائب ہو کر اپنے غامدیت زدہ عقائد ونظریات تجدد پسندی اور آزاد خیالی سے باز آ گئے؟ جبکہ آپ نے تو غامدی صاحب سے شرف تلمذ بھی انہیں حاصل کروا دیا ہے۔کیا یہی آپ کے شایان شان تھا کہ اپنے ذہین وفطین صاحبزادے کو ایک ملحد اور بے دین آدمی کی گود میں دے کر آپ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے؟۔جناب والا! بقول آپ کے کہ آپ نے غامدی صاحب اور اس کے عقائد ونظریات کے خلاف بھرپور طور پر ہدف اعتراض وتنقید بنایا ہے تو پھر کیا آپ نے اپنے صاحبزادہ حافظ عمار خان ناصر صاحب کو اپنے ادارہ''الشریعہ'' سے علیحدگی کی جسارت بھی فرمائی ہے؟ کیا اپنی''الشریعہ اکیڈمی'' کے ایک اہم عہدہ ڈپٹی ڈائریکٹر سے برطرف فرما دیا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ جبکہ غامدی صاحب کے ملحد ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں اور ایک ملحد کے پیروکار کو اپنے ادارے کے ساتھ آپ کا اسے وابستہ رکھنا سمجھ سے بالا ہے۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم روایات محبت کے پجاری ہو فقط
دل کو خوں کرکے، بس اک بات یہ سمجھا ہوں میں

مشہور ملحد جاوید غامدی کے شاگرد خاص حافظ عمار خان ناصر کے بارے میں
فاضل اجل مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ کا حقیقت پسندانہ تجزیہ

(ماہنامہ ''القاسم'' جولائی 2009ء)

غامدی نسبتیں، اجماع کا تصور اور تبلیغی جماعت

مولانا عمار خان ناصر کی خدمت میں مزید معروضات

مخدم زادہ ذی قدر برادر عزیز حضرت مولانا عمار خان ناصر مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا مفصل مکتوب گرامی موصول ہوا۔ فوری جواب، توضیح اور علمی مکالمہ ومکاتبت باعث صد مسرت ہے اور ادیبانہ انداز بیان، مفصل گفتگو اور عالمانہ طرز تحریر لائق صد تحسین، مگر احقر نے اپنی طالب علمانہ حیثیت سے جن تین امور کی نشاندہی کر کے مخلصانہ، خیر خواہانہ جذبہ کے پیش نظر ان تینوں امور سے رجوع کرنے کی درخواست کی تھی۔ ادھر آپ کی توجہ مبذول نہ ہوسکی دوبارہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میری مخلصانہ معروضات کو آپ توجہ سے پڑھیں گے۔

روشن خیال غامدی کی شاگردی، ان سے متاثر ہونا اور جزوی وابستگی

۱..... پہلی بات یہ ہے کہ روشن خیال جاوید احمد غامدی سے آپ کا شاگردی کا تعلق ان کے ادارے کے ساتھ آپ کی جزوی وابستگی اور ان کے افکار سے متاثر ہونے کی نسبت آپ کو بدستور قائم رکھے ہوئے ہیں جس کی شہادت آپ کے والد مکرم دے رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الشریعہ ص ۹ مئی جون ۲۰۰۹ء)

عزیز من! ''الشریعہ'' کے مئی، جون کے شمارہ میں آپ پر علماء دیوبند کے مزاج و منہاج، ان کے مذاق اور رجحانات اور طبعی افتاد کے پیش نظر ان کے بارے میں اختلافات کی بحث کی ہے اسی مضمون میں آپ نے اپنے عظیم والد کے تحریری حوالہ جات اور اکابر علمائے دیوبند کے مسلک اعتدال کے امین وترجمان شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کا ذکر خیر بھی کیا ہے مگر بایں ہمہ روشن خیال غامدی سے تلمذ تاثر اور جزوی وابستگی آپ کے لیے سرمایہ سعادت وافتخار کیوں ہے؟ یہ نسبت تو باعث تفضیح وتشنیع ہونی چاہیے پھر اس کے اظہار پر اصرار کیوں ہے؟

مخدوم زادہ محترم! میری برادرانہ، مخلصانہ اور ہمدردانہ درخواست ہے کہ اس نسبت کو ختم کر دو، روشن خیال غامدی سے کٹ جاؤ، شیخ صفدر سے خاندانی رشتہ اور نسبت تلمذ عظیم سعادت ہے، غامدی کی شاگردی اور ان کے ادارے کے ساتھ جزوی وابستگی پر تین حرف بھیج دو۔

مخدوم مکرم! یہی وہ ناپاک قطرہ ہے۔ جس نے دودھ کے لبالب جام کو حرام کرنا ہے اور سبیل کو شراب بنا دیا ہے۔ اگر یہ نسبت لگی رہی اور خدا نہ کرے کہ آپ غامدی سے تینوں حیثیتوں (شاگردی، تاثر اور جزوی وابستگی) سے جڑے رہے تو علماء دینی قوتیں اور ارباب فضل وکمال کبھی بھی آپ کو علامہ شبیر احمد عثمانی، حکیم الامت حضرت تھانوی، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا، حکیم الاسلام قاری محمد طیب اور شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر رحم ※ اللہ علیہم اجمعین کا وارث ان کے علوم ومعارف کے امین اور اکابر علماء دیوبندؒ کے ذوق ومزاج اور مشن اور ان کے مسلک اعتدال کا علمبردار تسلیم نہیں کریں گے۔

اگر آپ کو غامدی سے مذکورہ تینوں نسبتوں میں مزید پختگی حاصل ہوتی گئی اور خدانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے کہ ان نسبتوں کو مزید استحکام ملے اور آپ اسی غامدی نسبتوں کی لگن میں گم رہے، تو تمام اہل علم، ارباب مدارس، طالبان علوم نبوت اور اساتذہ حدیث اور آپ کے خاندانی بزرگوں کا حلقہ ارادت بھی آپ کو غلام احمد پرویز، ڈاکٹر فضل الرحمن اور جاوید احمد غامدی کی صف کا آدمی قرار دیں گے۔ معاذ اللہ خدانہ کرے کہ آپ کا علمی، قلمی، تحقیقی اور تصنیفی مستقبل اسی کی نذر ہو جائے۔

عزیز از جان! مجھے پاکستان بھر کے اسفار کرنے پڑتے ہیں کراچی، لاہور، ملتان، حیدر آباد، پشاور، راولپنڈی، اسلام آباد، بہاولپور، بہاولنگر وغیرہ۔۔۔۔ الغرض ملک کے کونے کونے میں جانا ہوتا ہے، علماء واکابر، مشائخ طلبہ، اساتذہ، مہتممین اور ارباب فضل کمال سے ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میں نے غامدی سے آپ کے ان تین نسبتوں کے اظہار کے بعد آپ کیلئے کسی سے بھی کوئی کلمہ خیر نہیں سنا، کوئی اچھی امید، کوئی خاندانی نسبت وکمال کی بات نہیں سنی، ہر جگہ ہر کسی سے وہی کچھ سنتا رہا جو ایک عظیم علمی خاندان کی علمی عظمتوں سے کٹ جانے والے کسی نوجوان کے بارے میں سنا جا سکتا ہے۔ معاف کرنا، آفرین کے بجائے کچھ اور باتیں سنتا رہا، آپ کا قلم، آپ کا استدلال، زور بیان، ادبی گفتگو، تحقیق ومطالعہ، عظیم کتب خانہ، حوالہ وتخریج میں مہارت، تحریری سلیقہ مندی اور زبردست ذہانت کا مجھے اعتراف ہے۔ میں کسی بحث میں ہرگز الجھنے کے موڈ میں نہیں، اور میرا قلمی سفر ایسے مباحث اور مناظروں سے یکسر پاک ہے، مگر مجھے آپ سے محبت ہے، مجھے آپ کا علمی مستقبل عزیز ہے۔ آپ کی عظیم صلاحیتیں، بڑا ہدف لے کر اتحاد اُمت، وحدت ملت اور عظیم علمی خدمات کیلئے وقف ہو سکتی ہے، مگر یہ تب ہوگا۔ جب غامدی سے شاگردی، تاثر اور جزوی وابستگی کی نسبتیں مٹ جائیں۔

میری ذاتی رائے، مخلصانہ بلکہ پرزور درخواست یہ ہے کہ آپ غامدی سے کسی بھی درجے کی وابستگی کے بجائے پھر سے جامعہ نصرۃ العلوم سے تدریس حدیث کیلئے وابستہ ہو جائیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اکابر کو عظمتیں، محققانہ شان اور محدثانہ جلالت قدر، دینی مدارس اور جامعات میں تدریس حدیث کی نسبت کی برکت سے ملی ہیں۔ ہم سمجھیں گے بلکہ دنیا کہے گی کہ شیخ صفدر میدان درس و تدریس، خدمت علم وتدریس حدیث میں پھر سے جوان ہو کر آ گئے ہیں۔

برادر مکرم! میں آپ کو الکوکب الدری، تقریر بخاری، انوار الباری، فضل الباری، فتح الملہم، تکملہ فتح الملہم، لامع الدراوی، الکنز المتواری، معارف السنن، تکملہ معارف السنن، خزائن السنن، حقائق السنن، بذل المجہود، کشف الباری، اعلاء السنن، ایضاح البخاری، اوراوجز المسالک امانی الاحبار، معارف الحدیث، ترجمان السنۃ کے اصحاب کے مسند ومنصب پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ غلام احمد پرویز، ڈاکٹر فضل الرحمن اور جاوید احمد غامدی کی روشن خیال نسبتوں کے سائے سے بھی اللہ آپ کو اور جمیع اُمت کو محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

اپنے دامن کیلئے خار چنے ہیں خود تم نے
اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اس میں شکایت کیا ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا ''اجماع'' کا تصور ایک علمی افسانہ ہے؟

۲..... میں نے دوسری بات یہ کہنی تھی کہ آپ نے ''اجماع'' کو ''ایک علمی افسانہ'' قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے۔

''یہ حقیقت اپنی جگہ بالکل واضح ہے کہ علمی وفقہی تعبیرات کے دائرے میں ''اجماع کا تصور ایک علمی افسانہ'' ہے۔ جس کا حقیقت کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

(مفتی عبدالواحد کی تنقیدات کا ایک جائزہ ص: ۱۳)

آپ نے اپنی تازہ وضاحتی تحریر میں فرمایا ہے۔

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اجماع'' کی حیثیت کے بارے میں کسی اجماعی موقف سے انحراف نہیں کیا، بلکہ ایک اختلافی بحث میں اصولیین کے مختلف مسالک میں سے ہی ایک مسلک کو ترجیح دی ہے۔''

مخدوم مکرم! آپ کا ارشاد سر آنکھوں پر، اختلافی مباحث میں اصولیین کے مختلف مسالک میں سے ہی ایک مسلک کو ترجیح دینے کی عظیم صلاحیتیں مبارک۔

اللہ کریم مزید روشن مستقبل عطا فرمادے، مگر کیا آپ باحوالہ مجھے یہ بتا سکیں گے کہ اصول فقہ کے ائمہ میں سے کسی بزرگ کا یہ مسلک ہے کہ

''اجماع کا تصور محض ایک علمی افسانہ ہے جس کا حقیقت کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔''

کمندیں اور بھی یوں تو کمند انداز رکھتے ہیں
تیری زلفوں کے خم کچھ اور ہی انداز رکھتے ہیں

مخدوم زادہ ذی قدر! اس سلسلہ میں میری طالب علمانہ گزارشات کا سادہ سا جواب تو یہ تھا کہ مجھ سے سبقت قلمی ہوگئی ہے، اجماع کی تحقیر وانکار میرا مقصد نہیں ''اجماع، کو اصول فقہ کی کتابوں میں بیان کردہ حیثیت کے مطابق تیسرا اصول سمجھتا ہوں مگر آپ نے بہت لمبی بات کر کے اصل مسئلہ پر توجہ نہیں دی اور نہ میری تسلی کرائی۔

ازراہ کرم ''اجماع کا تصور ایک علمی افسانہ'' سے رجوع فرمادیں اور جمہور اہل سنت کے دامن رشد وہدایت سے وابستہ رہے میں دعا بھی کرتا ہوں اور مجھے آپ کے رجوع کا انتظار رہے گا۔

طوفان نوح لانے سے اے چشم کیا فائدہ
دو اشک ہی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

کیا تبلیغی جماعت کا موقف اُمت کیلئے غیر مفید اور نقصان دہ ہے

۳.....تیسری بات یہ ہے کہ میں نے آپ کے زیر ادارت چھپنے والے ماہنامہ الشریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایک مضمون نگار کی تبلیغی جماعت کے سلسلہ میں اس رائے پر نکیر کی تھی کہ ''ہم تبلیغی جماعت اور اس سے ملتی جلتی تنظیموں کے موقف کو اسلامی حوالے سے امت کے سیاسی اور تہذیبی مستقبل کے تناظر میں غیر مفید بلکہ نقصان دہ سمجھتے ہیں۔''

مخدوم مکرم! اگر یہ موقف آپ کا نہیں تو پھر اس سے براءت کے اعلان میں کیا قباحت ہے؟ تبلیغی جماعت اپنے اصولوں اور محدود دائرہ میں جو انقلابی کام کر رہی ہے اس کی افادیت مسلّم اور آفاقی ہے ''الشریعہ'' دین کا داعی اور اسلامی تعلیمات وہدایات کا علمبردار مجلہ ہے۔ خدا نہ کرے کہ پون صدی کی مسلم اسلامی انقلابی تحریک ''تبلیغی جماعت'' کا مثبت کام بھی امت کیلئے غیر مفید بلکہ نقصان دہ ہو جائے تو پھر وہ کونسا ادارہ، تحریک اور جماعت ہے۔ جسے اس کے متبادل کے طور پر تسلیم کیا جا سکے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر آپ کی بھی یہی رائے ہو تو آپ اس سے رجوع کر لیں گے اور اگر آپ بھی جمہور اُمت کی طرح اسے اُمت کے حق میں نافع سمجھتے ہیں تو مضمون نگار کی رائے سے براءت کا اعلان کر دیں گے۔ واجر کم علی اللہ۔

میری درخواست یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ میں آپ مفکر اسلام، داعی کبیر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ؒ کی تحریر فرمودہ کتاب ''سوانح مولانا محمد الیاس ؒ'' اور ان کی دینی دعوت کا ضرور مطالعہ فرمائیں، علم وقلم کے لیے لائحہ عمل اور ''تبلیغی جماعت'' کی عالمی، دینی اور دعوتی کارہائے نمایاں اور اس کے انقلابی اثرات بھی سامنے آجائیں گے۔

چٹکیاں لیتی ہے فطرت چیخ اٹھتا ہے ضمیر
کوئی کتنا ہی حقیقت سے گریزاں کیوں نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عاجزانہ درخواست اور طالب علمانہ اپیل

ماہنامہ الشریعہ کی خصوصی اشاعت (مئی، جون ۲۰۰۹ء) میں اکابر کے مزاج و منہج، طرز ومذاق کے سلسلہ میں آپ کا تجزیہ وتبصرہ شہ کار قلمکاری اور بہترین تحریری مرقع ہے۔ حدود و تعزیرات، چند اہم مباحث کے ذیل میں استدلالات و استنباطات اور فقہاء کے طرز عمل کے دسیوں واقعات سے استشہاد عقلی اور نقلی اعتبار سے صد بار لائق تسلیم اور کروڑ ہا مرتبہ لائق تحسین۔

امام شافعی امام رازی، قاضی ابوبکر الباقلانی، ابوبکر اصم، ابن علیہ، ابراہیم نخعی، ابن حزم، ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ، مجدد الف ثانی، قاسم نانوتوی، حکیم الامت حضرت تھانوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز صفدرؒ نے عظمت شان، رفعت مقام اور عظیم فقہی اور محدثانہ جلالت قدر کے باوصف امت کے اجماعی تعامل اور اہل سنت والجماعت کے اجماعی مسلمات کا دائرہ کراس نہیں کیا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ اس دائرہ سے آگے بہر حال گمراہی کی سلطنت شروع ہو جاتی ہے۔''

خدارا، خدارا، خدارا! مجھے آپ کی ذہانت، مطالعاتی، ذوق علم اور ضرب قلم کا اندازہ ہے مگر سید سلیمان ندوی کا لائحہ عمل، مخلصانہ جذبہ اشاعت اور دلفریب ادارے کی اطاعت بھی تو آپ کو معلوم ہے۔ آپ سید سلیمان ندوی بن کر، کسی حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کا دامن پکڑیئے، فیض پھیلے گا، نور پھوٹے گا، قلمی اور علمی اداؤں میں محبوبیت آ جائے گی، مجھے شیخ الحدیث مولانا فیض احمد کا یہ ارشاد بہت پسند ہے۔ فرمایا کرتے تھے۔

''مسائل میں شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کے رسائل محقق ہوتے ہیں۔ ان کو آنکھیں بند کر کے لے لیں اور آنکھیں کھول کر مطالعہ کریں۔''

اور معاف کرنا، میں تو اس وقت بھی شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی تقلید کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے لئے راہ نجات اور وسیلہ سعادت سمجھتا ہوں۔

عبدالقیوم حقانی ۱۱ جون ۲۰۰۹ء

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

خطیب اہل سنت مولانا عبدالرؤف چشتی مدظلہ

مدیر : جامعہ مدینۃ العلم چشتیہ اوکاڑہ

مجلہ المصطفیٰ (بہاول پور) کے امام اہل سنت نمبر کا اجمالی تعارف میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

''امام اہل السنۃ اور عمار خان ناصر'' لاحول ولاقوۃ کیا یہ بھی کوئی تقابل ہے؟ کہاں ذرہ، کہاں آفتاب، کہاں قطرہ، کہاں سمندر، کہاں مقتدی، کہاں امام اہل السنۃ، کہاں شاگرد، کہاں استاد، مولانا عبدالحق خان بشیر نے پتہ نہیں یہ عنوان کیسے دے دیا، عنوان یہ ہونا چاہیے تھا۔ ''امام اہل السنۃ کا پوتا'' عمار ناصر'' اغیار کی رفاقت میں'' یا یہ عنوان مناسب تھا'' امام اہل السنۃ کا پوتا'' عمار ناصر'' جاہل کی آغوش میں'' بہرحال مضمون پڑھنا شروع کیا تو ذہن میں یہ مصرعہ گھومتا رہا۔

بدنام جو ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا۔

سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے بڑوں سے اختلاف کرنیکی ایک رسم چل نکلی ہے۔ بھونکنے کو بولنا، ابکائی کو لکھائی سمجھ لیا گیا ہے۔ مرمر کو صبا اور ظلمت کو ضیا کہنے لگے ہیں۔ بے حیائی کو روشن خیالی، اور بے غیرتی کو فیشن کہتے ہیں۔ ذہنی خناس اور قلمی سنڈاس کو تحقیق اور ریسرچ کا نام دیا گیا ہے۔ خدا خیر کرے نہ جانے کیا ہوگا۔ لیکن ایک بات مسلم ہے کہ مولا چاہے دوبارہ پیدا ہو جائے شاہین کا مقابلہ نہیں کرسکتا، قیامت آسکتی ہے مچھندر علم کے سمندر کا سامنا نہیں کرسکتا، عزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمار ناصر کی علمی ٹھوکر سے میرا عقیدہ توحید اور مضبوط ہو گیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، ہدایت عطا کرتا ہے یہ کسی بھی انسان کے بس میں نہیں، اگر انبیاءؑ کو یہ اختیار ہوتا تو کسی نبی کا باپ، کسی نبی کا بیٹا، کسی نبی کی بیوی اور کسی نبی کا چچا جہنم میں نہ جاتا۔ حیرانی تو اس بات کی ہے کہ پوتا دادا کی نسبی تحقیق مانتا ہے لیکن علمی تحقیق سے انکاری ہے۔ سرفراز ریسٹورنٹ کی پاکیزہ غذائیں پسند نہیں فٹ پاتھ پر قائم غامدی تکہ فروش کی تیار کردہ دیگچی کی سیخیں مرغوب ہیں۔ ایسے شخص کو کون عقلمند اور ذہین کہہ سکتا ہے! پتہ نہیں مولانا عبدالحق خان بشیر نے ابن زاہد کو ذہین وفطین کیسے کہہ دیا ہے۔ سیانے کہتے ہیں ''بھاڑ میں پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان'' ایسی ذہانت کو دور سے سلام جو صراط الذین انعمت علیھم کا مفہوم بھلا دے ایسی فطانت سے خدا بچائے جو اکابر سے دور کرائے، کیا کنعان نے حضرت نوحؑ سے بغیر ذہانت کے ہی کہہ دیا تھا۔ ساوی الی جبل یعصمنی من الماء زمانہ جانتا ہے کہ یہ ذہانت وفطانت اسے لے ڈوبی۔ میں یہاں اپنے پرانے دوست مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ العالی کو عرض کروں گا کہ وہ ''ان ابنی من اھلی'' کا راگ الاپنا چھوڑ دیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں زبان خلق ''انہ لیس من اھلك'' نہ پکار اٹھے۔ البتہ ناصر کیلئے صراط مستقیم اور نصرت خداوندی کی دعا کریں کاش مولانا عمار ناصر مدارس دینیہ کے جلسوں اور کانفرنسوں میں حضرت شیخؒ کی نسبت سے تشریف لاتے اور علم و حکمت کے موتی بکھیرتے۔ شعبہ خطابت نہ سہی شعبہ نقابت ہی سنبھالتے لیکن افسوس صد افسوس! انہیں حضرت شیخ کے علمی چشمہ کے نکلے ہوئے چمکتے تحقیقی موتی پسند نہیں آئے لیکن غامدی جوہڑ میں تڑاتے برساتی مینڈک دل کو بھا گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ میری ملاقات مولانا عمار ناصر سے کہیں ہوئی ہو، کاش کوئی عزیز القدر مولانا محمد عمار خان ناصر سے کہہ دے کہ عزیز! آپ کی ساری عزت وتوقیر آپ کا مقام ومرتبہ صرف اور صرف حضرت شیخ کی نسبت سے ہے۔ اغیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی دوکان سجانے، چمکانے کیلئے آپ کو استعمال کیا ہے۔ ان کا فائدہ ہے، وہ کہہ سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ محدث عرب وعجم امام اہل السنہ ؒ کا پوتا ہمارا ساتھی اور ہمنوا ہے۔ لیکن حضرت شیخ ؒ کے سینکڑوں مرید، ہزاروں شاگرد اور لاکھوں متعلقین کی زبانیں صرف اس وجہ سے خاموش ہیں کہ آپ کی نسبت حضرت شیخ ؒ کے ساتھ ہے۔ اپنی اس نسبت کی لاج رکھیں۔ آپ کی شناخت اور پہچان آپ کی ذات سے نہیں بلکہ حضرت شیخ ؒ کی شخصیت سے ہے۔

وہ جس کو اپنے بزرگوں کی روایت یاد نہ ہو اس شخص کی لوگو! کوئی پہچان نہیں ہے۔

میرے عزیز عمار ناصر! یہ بات لکھ رکھیں کہ آپ کی کسی تحریر وتقریر شخصیت پر کسی بھی حوالہ سے زد پڑی تو حضرت شیخ ؒ کے احباب اپنی تعلیمی وروحانی نسبت بچانے کیلئے آپ کی نسبت کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔ لہٰذا بہتر ہے سجدہ سہو کریں۔ صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے اپنے آپ کو پہچانیے! آپ ایک علمی گھرانہ کے چشم وچراغ ہیں۔ آپ کے گھرانہ سے لوگ علمی پیاس بجھانے آتے ہیں آپ نے حضرت شیخ ؒ کی شخصیت کو اغیار کی نظر سے دیکھا ہے، اگر احباب کی نظر سے دیکھتے تو آپ کو غامدی جیسے حضرت شیخ ؒ کے شاگردوں کی جوتیوں میں جگہ تلاش کرتے نظر آتے اور کیا لکھوں صرف اتنا کہتا ہوں۔

اغیار کے افکار وتخیل کی گدائی کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوازشات کے تلاطم میں ہے عقائد کی کشتی

کہاں ہیں؟ ۱:۔ امام اہل سنتؒ کے جانشین؟ ۲:۔قائد اہل سنت کے افکار ونظریات کے امین؟ ۳:۔ مسلک دیوبند کے ترجمان؟ ۴:۔حضرت سواتیؒ اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے تلمیذ رشید؟ ۵:۔ وفاق المدارس کے سربراہان؟ ۶:۔نصرۃ العلوم کے منتظمین؟ ۷:۔عقائد اہل سنت کے پاسبان اور محافظ؟ ۸:۔علمائے دیوبند کے شیدائی؟ ۹:۔مسلک اہل سنت کے فدائی؟ ۱۰:۔دین متین کے سپاہی؟ ؎ اب لاکھ ڈھونڈو انہیں چراغ رخ زیبا لے کر!

فتنہء ملت بیضا ہے امامت اس کی، جو اہل سنت کو غامدیت کا پرستار کرے

(جناب شورش کاشمیریؒ کی ایک نظم قدرے تغیر کے ساتھ)

کون اب جرات قربانی و ایثار کرے ☆ کون اب عقائد اہل سنت کا اظہار کرے
کون تاروں کے نشیمن پہ کمندیں پھینکے ☆ کون خورشید کو ذروں پہ نگوں سار کرے
کون شبنم سے جلائے گل ولالہ کے چراغ ☆ کون فانوس جہاں تاب کو ضو بار کرے
کون تقلید براہیم کو ایماں سمجھے! ☆ کون اب آتش نمرود کو گلزار کرے
کون یاران ستم خو سے ملائے آنکھیں ☆ کون ارباب صحافت کو خبر دار کرے
کون فطرت کے غوامض سے نقابیں الٹے ☆ کون سنگینی حالات پہ یلغار کرے
ثبت ہے چہرہ تاریخ پہ اقبال کا قول ☆ اس کی تربت پہ خدا بارش انوار کرے
فتنہء ملت بیضا ہے امامت اس کی ☆ جو اہل سنت کو غامدیت کا پرستار کرے

(قلم کے چراغ، ص ۱۴۸)

نوٹ۔ ''غامدیت نوازی'' کی مزید تفصیلات کیلئے ہماری کتاب ''غامدیت کیا ہے؟'' کا مطالعہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

علامہ زاہد الراشدی صاحب کی

رافضیت نوازی

ترتیب: خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری

ناشر: جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد پاکستان

---نوازشات جلد اوّل---

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی اے زاہد یہ تو نے سوچا۔ کہ تیری طرز حیات کیا ہے؟
بھٹک رہا ہے قدم قدم پر۔ خدا کے بندے یہ بات کیا ہے؟

اساس تیری ہے لا الہ ۔ مزاج تیرا ہے دین فطرت
مگر زباں پہ تیری راشد۔ یہ ذکر لات و منات کیا ہے؟

ملیں گی ہم کو ہلاکتیں ہی۔ فرنگیوں کی روش پہ چل کے
نگاہ غیرت سے دیکھ ۔ ان کا طریقہء واردات کیا ہے؟

خدا کی توحید۔ نبی کی عزت۔ ایمان صحابہ سے کامرانی
اگر نہیں ہے یہ راہ حق تو۔ پھر اور راہ نجات کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

.....رافضیت کیا ہے؟.....

1.....علامہ راشدی صاحب کی طرف سے رافضیوں کا دفاع

2.....علامہ راشدی صاحب کے رسالہ ''الشریعہ'' میں رافضیوں کے مضامین کی تفصیل

3.....رافضیت امام اہل سنتؒ اور علماء اُمت کی نظر میں

4.....ماہنامہ ''الشریعہ'' اور ''الشریعہ اکادمی'' کی شرعی حیثیت

5.....علماء کرام اور مشائخ عظام سے دردمندانہ التماس

6.....اتحاد امت کے نام پر مسلمانوں کے خلاف خطرناک سازش

7.....علامہ راشدی صاحب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے قدم بہ قدم

8.....تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

9.....پاکستان شریعت کونسل یا کینسل؟ فیصلہ خود فرمائیں۔ عہدیداران کیلئے لمحہ فکریہ

10.....زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

نوٹ: زیرِ طبع ہماری کتاب ''رافضیت کیا ہے'' کا مطالعہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعو اور سنیو! تاریخ سے سبق سیکھو

ماہنامہ ''الشریعہ'' جنوری 2005ء میں صفحہ نمبر 37 سے 40 تک شیعہ کے مشہور عالم سید فخر الحسن کراروی کا ایک مضمون جسے اپنے رسالہ میں علامہ راشدی صاحب نے شائع کیا ہے جس میں درج ذیل عبارات موجود ہیں۔

۱:۔ حضرات بنواُمیہ کے صحابی خلفاء پر مختلف الزامات لگائے گئے۔

۲:۔ شیعوں اور سنیوں کو ایک جسم کی دو آنکھیں۔

۳:۔ ایک گاڑی کے دو پہیے۔

۴:۔ ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم قرار دیا گیا۔

۵:۔ نیز اسی مضمون میں شیعہ سُنیعہ کو ''خیر امہ'' کا لقب دیا گیا۔

۶:۔ یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ شیعہ اتنے بدنہیں جتنے بدنام ہیں وغیرہ وغیرہ۔

۷:۔ ماہنامہ ''الشریعہ'' اگست 2004ء میں انڈیا کے شیعہ ڈاکٹر یوگندر سکندر (ریڈر شعبہ اسلامیات ہمدرد یونیورسٹی، دہلی) کا ایک مضمون

۸:۔ ''شیعہ سنی تعلقات اور متوازن رویہ ایک شیعہ عالم کے خیالات'' کے عنوان سے چھاپا گیا۔

۹:۔ جس میں انڈیا کے مشہور مجتہد کلب صادق جو کہ اثنا عشری فرقہ کے ممتاز راہنماء ہیں اور ان کا تعلق لکھنؤ سے ہے جس کے مضامین اور مجلسیں اور بیانات سننے کی ترغیب دی گئی۔

۱۰:۔ جس میں اس نے دعویٰ کیا کہ شیعہ اور سُنّی 97 فیصد عقائد میں باہم متفق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱:۔ ان متفق علیہ عقائد پر ہی مسلمان مکاتب فکر کی باہمی افہام وتفہیم اور برداشت (Ecumenism) کی بنیاد رکھی جانی چاہیے۔

۱۲:۔ وہ استدلال کرتے ہیں کہ وہ تمام لوگ جو ایک خدا۔

۱۳:۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۴:۔ قرآن مجید پر یقین رکھتے ہیں۔

۱۵:۔ ایک ہی کلمہ {لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ} زبان سے ادا کرتے ہیں۔

۱۶:۔ انہیں دیگر اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے مسلمان شمار کرنا چاہیے۔

۱۷:۔ شیعہ مجتہد کلب صادق کے اسی مضمون میں قرآن کے حوالے سے کہتے ہیں کہ

۱۸:۔ مسلمانوں کے مابین پھوٹ ڈالنا اور تصادم پیدا کرنا شرک جیسے کبیرہ گناہ کے برابر ہے۔ (در پردہ شیعہ کو مسلمان ثابت کرنا ہے)

۱۹:۔ مزید کہتے ہیں کہ شرک کفر سے بدتر ہے اور وہ واحد گناہ ہے۔ جسے اللہ معاف نہیں کرے گا۔

۲۰:۔ مختلف فرقوں کے وہ راہنماء جو کہ ایک دوسرے مسلمان کو کافر قرار دیتے ہیں حقیقتاً شرک کے مرتکب ہیں جو کہ کفر سے بھی کہیں بدتر جرم ہے۔

۲۱:۔ نیز لکھتے ہیں کہ شیعہ سنی کشمکش حقیقت میں ایک سیاسی مسئلہ ہے نہ کہ مذہبی

۲۲:۔ اسی مضمون میں تقریباً پندرہ مقامات پر **"شیعہ سُنّی اختلافات"** کو مسلمانوں کے اختلاف ہی قرار دیا گیا ہے۔

یہ دکھ نہیں کہ اندھیروں سے صلح کی تم نے	ملال یہ ہے کہ اب صبح کی طلب بھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''امام باڑہ میں شیعہ امام کے پیچھے عمار خان ناصر کی نماز پڑھنا''

عمار خان ناصر کی کہانی خود انہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں

''مسجد الحسنین ایران اور عراق کے مخصوص شیعہ طرز تعمیر کے مطابق بنائی گئی بے حد خوبصورت، شاندار اور وسیع مسجد ہے اور حسن انتظام، صفائی ستھرائی اور خوش سلیقگی کا بہت عمدہ نمونہ پیش کرتی ہے۔ ہم نے یہاں زندگی میں پہلی مرتبہ کسی شیعہ عبادت گاہ (امام بارگاہ میں نماز) میں شیعہ امام کے پیچھے نماز مغرب ادا کی۔ طریقہ نماز یہ تھا کہ تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک رکوع وسجود اور قومہ وجلسہ کی تسبیحات اور دعاؤں سمیت ساری نماز جہری تھی۔ امام صاحب نے اللہ اکبر کہتے ہی فوراً سورہ فاتحہ کی تلاوت شروع کر دی۔ نماز کے ہر رکن میں ''اللھم صل علی محمد وال محمد'' کا ورد کیا گیا، جبکہ دوسری یا تیسری رکعت میں دعائے قنوت بھی پڑھی گئی آخر میں ایک سلام سے نماز ختم کی گئی اور شیعہ حضرات کے مخصوص طریقے کے مطابق بار بار ہاتھ اٹھا کر رفع یدین کیا گیا۔ سلام پھرنے کے بعد ہر آدمی نے دائیں بائیں نمازیوں سے مصافحہ کیا ایک اور دلچسپ بات یہ ہوئی کہ جیسے ہی امام صاحب تیسری رکعت میں سجدے سے اٹھ کر تشہد کیلئے بیٹھے، میری بائیں جانب کھڑے صاحب، جو ابتدا سے نماز میں شریک تھے، امام صاحب کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت مزید شامل کر کے چار رکعتیں مکمل کر لیں۔ پھر یہ محسوس کرتے ہوئے کہ میں نووارد اور شیعہ طریقہ نماز سے ناواقف ہوں، انہوں نے میرے سامنے باقاعدہ وضاحت کی کہ میں مغرب کی نماز پہلے پڑھ چکا ہوں اور یہ میں نے عشاء کی نماز ادا کی ہے۔ بہرحال یہ تجربہ دلچسپ رہا۔ میرے ذہن میں اس سے پہلے شیعہ اور سنی طریقہ نماز کا نمایاں فرق یہی تھا کہ اہل سنت عام طور پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں اور شیعہ ہاتھ کھلے چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ کہ وہ سجدے کیلئے ٹھیکری یا لکڑی کا کوئی ٹکڑا سامنے رکھ لیتے ہیں (مسجد الحسنین میں، میں نے بعض لوگوں کو ٹشو پیپر پر سجدہ کرتے ہوئے بھی دیکھا) لیکن یہاں تو معاملہ وہ نکلا کہ۔

مصحفی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ کوئی زخم	تیرے دل میں تو بہت کام رفو کا نکلا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آپ کا اہل تشیع سے پیار کیسا؟

خدا تعالیٰ پر جھوٹ کا عقیدہ بدار کھنے والے لوگوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

امامت کو نبوت سے افضل ماننے والوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

خلفائے راشدینؓ کو کافر کہنے والوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

ازواج مطہرات ا پر تہمت لگانے والوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

عقیدہ تحریف قرآن رکھنے والوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

صحابہ کرام ؓ کو مرتد اور منافق کہنے والوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تبرا کرنے والوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

کلمہ اور اذان میں تبدیلی کرنے والوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

نماز اور جنازہ مسلمانوں سے علیحدہ پڑھنے والوں سے..... آپ کا پیار کیسا؟

تلك عشرة كاملة

توفیق اتباع رسالت عطا کرے	اصحاب و اہل بیت کی محبت ہوا کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدینؓ کے فیصلے اور رائے سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے (معاذ اللہ)

علامہ راشدی صاحب کا اعلان..... جولائی ۲۰۰۸ء ماہنامہ **الشریعۃ** گوجرانوالہ

اسلام "اسلامی سوسائٹی کے ہر فرد کا یہ حق تسلیم کرتا ہے کہ وہ اپنے حق کیلئے آواز اٹھائے، حکمرانوں اور مقتدر طبقات پر تنقید کرے اور سوسائٹی کے مفاد کیلئے ہر سطح پر مشورہ دے۔ اسلام جناب نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی کا یہ مقام تسلیم نہیں کرتا کہ اس کی بات حرف آخر ہے۔ وہ خلفائے راشدینؓ کو بھی مجتہد کے درجے میں تسلیم کرتا ہے جن کی ہر بات میں خطا اور صواب دونوں کا احتمال موجود ہے اور ان کے کسی بھی فیصلے اور رائے سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے۔" (کلمہ حق)

خلفائے راشدینؓ کے فیصلے حجت شرعیہ ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا ارشاد

حضرات خلفاء راشدین و دیگر صحابہ کرامؓ کے فیصلوں کو حجت شرعیہ سمجھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

كتب ابوجعفر الى ابى حنيفة رحمة الله عليه ويقول بلغنى انك تقدم القياس على الحديث فرد عليه قائلا ليس الامر كما بلغك يا امير المومنين انما اعمل اولا بكتاب الله ثم بسنته رسوله ثم باقضية الخلفائه الاربعة ثم باقضية الصحابة ثم اقيس بعد ذالك اذا ضلعوا (ص62، ج1)

"عباسی خلیفہ ابوجعفرؒ نے امام ابوحنیفہؒ کو لکھا مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ قیاس کو حدیث پر مقدم کرتے ہیں امام نے جواب میں لکھا "اے امیر المومنین آپ کو غلط افواہ پہنچی ہے وہ حقیقت نہیں میں اولاً کتاب اللہ پر عمل کرتا ہوں پھر خلفاء اربعہؓ کے فیصلوں کی طرف رجوع کرتا ہوں، اگر پھر بھی مطلوبہ حکم نہ ملے تو بقیہ صحابہ کرامؓ کے فیصلوں کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اس کے بعد والے مرحلے میں اگر اختلاف ہو تو پھر میں قیاس سے کام لیتا ہوں۔"

(حضرت علامہ کاندھلوی صاحب کے مضمون سے اقتباس) خلفاء راشدین جلد اول، ص ۶۲، از علامہ خالد محمود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو ہماری جانب رُخ کر کے بہت ہی پُراثر وعظ فرمایا۔ جس سے آنکھیں بہ پڑیں اور دل کانپ گئے۔ وعظ سُن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج کا وعظ تو ایسا (جامع اور مؤکد) تھا جیسا رخصت کرنے والے کا وعظ ہوتا ہے (کہ وہ کوئی ایسی بات نہیں چھوڑتا جس پر تنبیہ کی حاجت ہو) پس (اگر واقعی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے تو) ہمیں کوئی وصیت فرمایئے (جس کو عمر بھر یاد رکھیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ (تم میں سے جو اولوالامر ہو اس کی) بات سنو اور حکم مانو، خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سے (نظریاتی) اختلافات دیکھے گا۔ پس تم میری سنت کو اور ان خلفاء کی سنت کو جو رشد و ہدایت پر فائز ہیں اختیار کرو۔ اسے خوب مضبوط پکڑ لو اور دانتوں سے تھام لو۔ اور نئے نئے اُمور سے اجتناب کرو، کیونکہ ہر نئی بات (جسے دین کا جزء سمجھ لیا جائے وہ) ''بدعت'' ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۹ بحوالہ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

قمر ایمان کا جز ہے محبت چار یاروں کی
جو ہم تک دین پہنچا ہے عنایت چار یاروں کی
وہ دل مردہ ہے برباد ہے ایماں سے خالی ہے
بسی جس میں نہیں ہوتی اطاعت چار یاروں کی

☆ ☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمرؓ اور قتل منافق کا واقعہ

محقق اہل سنت مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی مدظلہ کا مکتوب گرامی۔ عزیزم مولانا عمار ناصر صاحب زید لطفکم اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل اور ریسرچ وتحریر میں اضافہ فرمائے۔ آپ کے کئی مضامین واقعی علمی اور بصیرت افروز ہوتے ہیں۔ اللھم زدفزد

مگر ''الشریعہ'' دسمبر 2001ء کے شمارے میں، سیدنا عمرؓ اور قتل منافق کا واقعہ نفی میں پڑھ کر بہت دکھ ہوا۔ ایسے واقعات کچھ راویوں کی بدولت اگرچہ محدثانہ معیار سے صحت کے اعلیٰ درجہ پر نہ بھی ہوں مگر تواتر وشہرت، اصول ایمان اور عقائد اسلام کے معیار پر ہوں تو ان پر ردوقدح مناسب نہیں۔ اس کی مثال، جیسے میں نے سنا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ العالی نے جوانی میں جب ''گلدستہ توحید'' تصنیف فرمایا تو صحیحین کی روایات کی بنا پر ہادی اعظم ﷺ کے والدین کے ایمان پر بھی بحث کر دی۔ جب حضرت امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے علم میں یہ بات آئی تو انہوں نے فرمایا۔ ''یہ بات کتاب سے خارج کر دو۔ ہمارے ایمان اور سوال وجواب سے اس کا تعلق نہیں۔ اس سے آپ ﷺ مغموم ہوں گے۔'' او کما قال۔ چنانچہ حضرت استاذ یم دامت برکاتہم نے ''گلدستہ توحید'' سے اسے بالکل نکال دیا ہے۔ آپ بھی اور کبھی برادر محترم مولانا آپ کے والد مکرم ایسے منفرد تحقیقی مضامین سے پرہیز کریں۔ جن کو دوسرے فرقے ہتھیار بنا کر ہمارے خلاف استعمال کریں۔ یہ مضمون کسی اور پرچہ میں آپ کے نام کے بغیر ہوتو رافضی کی تنقید ہی سمجھی جائے گی کیونکہ وہ صحابہ کرامؓ کے تحفظ ودفاع میں ہر آیت وحدیث پر تنقید کرتے ہیں۔ میرے پاس وقت نہیں کہ آپ کے مضمون کا مناقشہ کروں۔ سردست تین تفسیروں کا حوالہ سامنے ہے۔ ابن جریر طبریؒ کا ذکر تو آپ بھی کر چکے ہیں۔ تفسیر فخر الدین رازی ج10، ص157 بیروت میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسئلہ دوم۔ مفسرین نے اصابتھم مصیبۃ کہ ان منافقوں کو مصیبت پہنچی کی تفسیر میں کئی باتیں لکھی ہیں۔ پہلی یہ کہ حضرت عمرؓ کا ان منافقوں کے اس ساتھی کو قتل کرنا جس نے اقرار کیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر راضی نہیں ہے۔ پس وہ حضور ﷺ کے پاس حضرت عمرؓ کے خلاف مقدمہ لے کر آ گئے اور قسم اٹھائی کہ ہمارے مقصد میں غیر رسول کے پاس جانے سے اصلاح تھی۔ یہ زجاج کا پسندیدہ ہے۔''

یہی کچھ اس رکوع کے شان نزول میں سب مفسرین نقل کرتے ہیں۔ علماء دیوبند بھی یہی لکھتے ہیں۔ مثلاً مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ؒ ''معارف القرآن'' میں لکھتے ہیں۔

''چند اہم مسائل۔ اول یہ کہ وہ شخص مسلمان نہیں جو اپنے ہر جھگڑے اور ہر مقدمے میں رسول کریم ﷺ کے فیصلہ پر مطمئن نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے اس شخص کو قتل کر ڈالا جو آنحضرت ﷺ کے فیصلے پر راضی نہ ہوا اور پھر معاملہ کو حضرت عمرؓ کے پاس لے گیا۔ اس مقتول کے اولیا (منافقین) نے رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں حضرت عمرؓ پر دعویٰ کر دیا کہ انہوں نے بلا وجہ ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔'' الخ (ج ۲، ص 461)

تفسیر مدارک نسفی ج 1 ص، 372 بر حاشیہ تفسیر خازن مطبوعہ بیروت میں ہے

فدخل عمر فاخذ سیفه فضرب به عنق المنافق فقال هکذا اقضی لمن لم یرض بقضاء الله و رسوله فنزل جبریل علیه السلام ان عمر فرق بین الحق و الباطل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انت الفاروق

تو حضرت عمرؓ اندر گئے، تلوار لے کر اس منافق کی گردن اڑا دی۔ پھر فرمایا۔ میرا فیصلہ اس شخص کے حق میں یہی ہے کہ جو خدائے پاک اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو نہ مانے۔ تب جبریل نے آ کر کہا، حضرت عمرؓ نے حق اور باطل میں فرق کر دیا ہے تو حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا۔ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''فاروق'' ہیں۔ اور لباب التاویل تفسیر خازن، ص373 میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ بشر نامی منافق کے بارے میں اتری جسے حضرت عمرؓ نے قتل کر کے ٹھنڈا کر دیا تھا۔ الخ

آپ اپنی مزید تسلی کیلئے ''تفسیر عثمانی'' ص112، تفسیر بیان القرآن تھانویؒ اور ''معالم العرفان'' مولانا عبدالحمید سواتیؒ پر مقام ہذا دیکھ لیں پھر اس کا شان نزول۔ طاغوت کعب بن اشرف کی طرف جانا، مصیبت کا تعین، آپ ﷺ کے فیصلے سے اعراض خود بتا دیں۔

آپ کے تین درایتی اعتراضات کا جواب یہ ہے۔

1- منافقوں نے حضرت عمرؓ کے خلاف خوب پراپیگنڈا، تفسیر، سیرت اور حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ تلاش شرط ہے۔

2- حضرت عمرؓ کو مغلوب الغضب کہنا بھی شان ایمان کا اعتراف ہے جیسے حضرت موسیٰؑ نے جذبہ توحید سے مغلوب ہو کر حضرت ہارونؑ کا سر غصہ سے جھنجھوڑا یا جیسے حضرت علی المرتضیٰؓ نے رد شرک کے غصے میں اپنے 70 حب داروں کو زندہ آگ میں جلا دیا (مشکوٰۃ) جو آپ کو حاجت روا، مشکل کشا، کارساز، عالم الغیب، مختار کل، رب اور خدائی صفات والا کہتے تھے حالانکہ زندہ کو آگ میں جلانے کی صریح ممانعت ہے کہ اللہ کے سوا آگ کا عذاب کوئی نہ دے۔ اور سبائی مشرکوں نے اسی حدیث سے حضرت علیؓ کی ربوبیت پر استدلال کیا اور آگ میں جل گئے۔ جیسے اب بھی یا علی مدد کہہ کر آگ پر چلتے اور جلتے ہیں۔

3- منافق کا قتل خلاف شرع نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔'' کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر خوب سختی کریں۔'' گو یہ آپؐ کے شایان شان نہ تھا مگر حضرت ابوبکرؓ نے زکوٰۃ کے منکروں، مرتدوں، مسیلمہ کذاب اور بنو حنیفہ سے جنگ کر کے اور حضرت علیؓ نے خوارج سے جنگ کر کے خدا اور رسول کا یہ حکم پورا کر دکھایا۔ والسلام

آپ کا چچا مہر محمد میانوالوی، ماہنامہ الشریعہ، جنوری 2002ء

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ششم

علامہ زاہد الراشدی صاحب کی

مودودیت نوازی

ترتیب: خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری

ناشر: جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد پاکستان

نوازشات جلد اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں رستے دو ہی ہیں۔ اک گمراہی اک اسلام کا ہے
یا گمراہی لگالیں سینے سے۔ یا دین کے پہرے دار بنیں

کیوں حیراں ہو دو راہے پر۔ اک راہ پہ ہم کو چلنا ہے
اسلاف کا یا تو نام نہ لیں۔ یا جرات کا معیار بنیں

اک سمت جماعت گمراہی کی۔ اک سمت خدا کے عاشق ہیں
ہم حق والوں کا علم اٹھائیں۔ یا گمراہوں کے علمدار بنیں

اک سمت روش بے دینی کی۔ اک سمت معیار صحابہ ہیں
یا تقریظیں لکھیں گمراہوں کی۔ یا جنت کے حق دار بنیں

اک سمت چمکتے ڈالر ہیں۔ اک سمت تقاضے ایماں کے
یا دیپ جلائیں عشرت کے۔ یا اہل سنت کے غم خوار بنیں

کیا ذوق ہمارا کہتا ہے؟ یہ فیصلہ اب تو ہو جائے
یا ساغر آب کوثر کے۔ یا مغرب کے میخوار بنیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ زاہد الراشدی صاحب کی مودودیت نوازی

امام اہل سنتؒ نے مودودی صاحب کے خلاف ایک مقالہ ''مودودی صاحب کا ایک غلط فتویٰ اور ان کے دیگر چند باطل نظریات'' تحریر فرمایا ہے۔

جبکہ آپ نے مودودیوں کی کتاب ''معین القاری شرح بخاری'' پر تقریظ لکھ کر مودودی صاحب کے غلط نظریات کو مودودی صاحب کے ''علمی تفردات'' قرار دیا۔ کیا امام اہل سنتؒ کی جانشینی اسی کا نام ہے کہ امام اہل سنتؒ جس کے باطل نظریات پر رد فرمائیں۔ آپ اسے ''علمی تفردات'' قرار دیں۔ یہ کس مسلک کی خدمات کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں؟۔

متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خونِ دل میں ڈبو لی ہیں انگلیاں میں نے

امام اہل سنتؒ کے خصوصی مقالہ کے ٹائٹل کا عکس ملاحظہ فرمائیے۔

---نوازشات جلد اوّل---

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

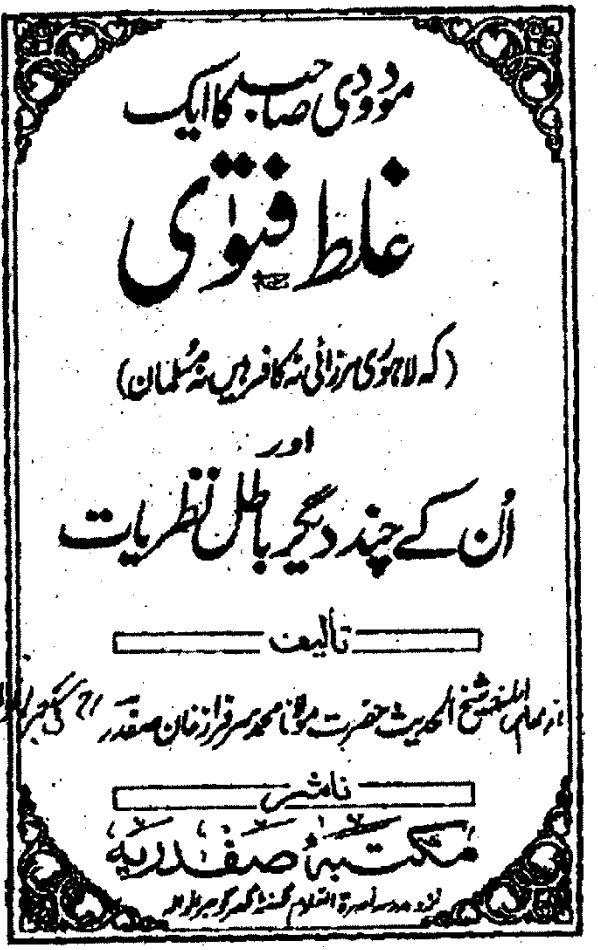

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

مزید تسلی اور تشفی کیلئے ملاحظہ فرمائیں۔

---------نوازشات جلد اوّل---------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام اہل سنتؒ کا ردِّ مودودیت میں سخت ترین موقف

حضرت امام اہل سنتؒ مودودی صاحب کے نظریات کو قرآن وسنت کے مخالف قرار دیتے ہوئے اُن کو ضال، مضل اور گمراہ سمجھتے تھے اور اس سلسلہ میں اکابر اہل سنت سے متفق تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''مودودی صاحب نے اسلام کی بزرگ ترین ہستیوں، مثلاً حضرات انبیاءؑ حضرات صحابہ کرامؓ اور ائمہ دینؒ کو (معاذ اللہ) اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ حضرت آدم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یونس اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کے بارے میں انہوں نے جو نازیبا کلمات اور نظریات پیش کئے ہیں وہ ان کی مایہ ناز تفسیر ''تفہیم القرآن'' میں موجود ہیں اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں اپنے دیگر مضامین کے علاوہ ''خلافت وملوکیت'' میں جو کچھ کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیعہ حضرات سلجھے ہوئے انداز میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے اور نہ کہہ سکتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ شیعہ کی پوری جماعت پاکستان بھر میں سو سال تک حضرات صحابہ کرامؓ سے وہ اعتماد نہ اٹھا سکتی تھی جو تنہا مودودی صاحب نے ''خلافت وملوکیت'' میں اٹھا کر اپنے نفس پر ظلم کر ڈالا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔'' (مودودی صاحب کا ایک غلط فتویٰ اور ان کے چند دیگر غلط نظریات ص ۳، ۴)

مزید لکھتے ہیں: ''ہم بھی اپنے اکابر کی پیروی میں مودودی صاحب کو گمراہ سمجھتے ہیں۔'' (غلط فتویٰ، ص ۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

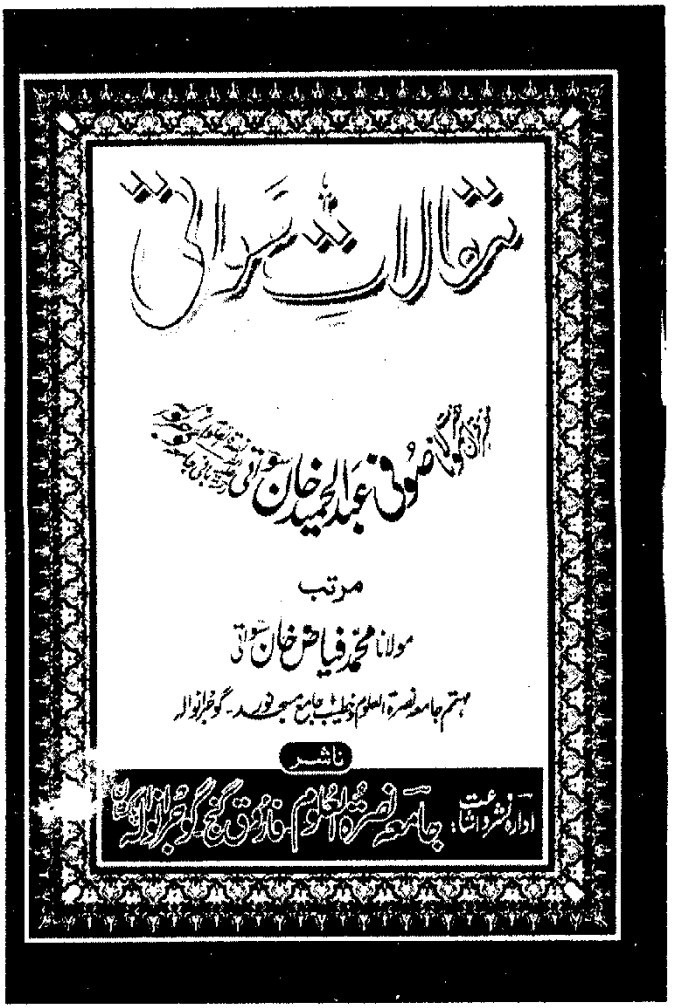

ہر درد مند دل کو رونا میرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری یہ بات

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ بانی جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ نے مودودی صاحب کے متعلق ایک خط کے جواب میں نہایت ہی نصیحت آموز فکر انگیز اور ایمان افروز ارشادات فرمائے۔ (بشکریہ ''مقالات سواتی'' مُلخّصاً ص215 تا239)

(1) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب کے بعض نظریات دین کیلئے نقصان دہ ہیں۔

(2) ارشاد فرمایا۔ ہم لوگ مودودی صاحب کے ساتھ کسی قسم کا ذاتی عناد نہیں رکھتے۔

(3) ارشاد فرمایا۔ نہ سیاسی دھڑا بندی کی بناء پر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

(4) ارشاد فرمایا۔ ذاتی بغض وعناد یا دھڑا بندی..... ہم حرام سمجھتے ہیں۔

(5) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب سے جو اختلاف ہے وہ دین، شریعت اور آخرت کی وجہ سے ہے۔

(6) ارشاد فرمایا۔ ہم مودودی صاحب کو مسلمان سمجھتے ہیں لیکن ''ضال ومضل'' کہتے ہیں۔

(7) ارشاد فرمایا۔ یہ ان کے خاص عقائد وخیالات کی تعبیرات کی وجہ سے ہے۔

(8) ارشاد فرمایا۔ جو انہوں نے جمہور (اہل سنت) علماء سلف صالحین کے خلاف لکھے ہیں۔

(9) ارشاد فرمایا۔ مختلف علماء نے ان کو خبردار کیا، متنبہ کیا، لیکن انہوں نے اپنی روش میں قطعاً تبدیلی نہیں کی۔

(10) ارشاد فرمایا۔ مختلف غلط مسائل میں انہوں نے ہر جگہ تاویلات کے دامن میں پناہ لینے کی کوشش کی۔

(11) ارشاد فرمایا۔ ہر مسئلہ جو جمہور کے خلاف ہے..... تاویل کر کے دامن چھڑانے کی کوشش کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(12) ارشاد فرمایا۔ خواہ اس سے جمہور اہل سنت علماء کی تکذیب لازم آئے اور عقل سلیم بھی اس تاویل کو قبول کرنے سے اِباء (انکار) کرے۔

(13) ارشاد فرمایا۔ میں نے ''جماعت اسلامی کے یوم ولادت سے لے کر آج تک'' اکثر تحریریں خود پڑھی ہیں۔

(14) ارشاد فرمایا۔ (ہم نے) سیاق وسباق کو ملحوظ رکھتے ہوئے ''محض تنقید'' پر مدار نہیں رکھا۔

(15) ارشاد فرمایا۔ جماعت اسلامی کے قیام ونفاذ میں جو لوگ شریک تھے کیا وہ سارے کے سارے بددیانت خودغرض اور مطلب پرست تھے؟

(16) ارشاد فرمایا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جماعت چھوڑ کر الگ ہو گئے؟

(17) ارشاد فرمایا۔ پھر جو حضرات جماعت سے الگ ہوئے تقریباً ان میں سے اکثر نے مودودی صاحب کو گمراہ ہی کہا ہے۔

(18) ارشاد فرمایا۔ کیا مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، مولانا محمد منظور نعمانیؒ جماعت (اسلامی) میں شریک نہ تھے؟

(19) ارشاد فرمایا۔ کیا مولانا امین احسن اصلاحی جماعت کے خاص الخاص روح رواں نہ تھے؟

(21) ارشاد فرمایا۔ جنہوں نے جماعت سے الگ ہو کر یہ کہا کہ وہ ''گم کردہ راہ قافلہ کے ساتھ'' سولہ سال تک چلتا رہا۔

(22) ارشاد فرمایا۔ پھر بعد میں انہوں نے مودودی صاحب کی جماعت کو اسلام کیلئے ''یہودیت سے زیادہ خطرناک کہا''۔

(23) ارشاد فرمایا۔ مولانا صبغہ بختیاری جو صوبہ مدراس کے قیم جماعت تھے۔ مودودی صاحب کو ''ضال ومضل'' کہہ کر جماعت سے الگ ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(24) ارشاد فرمایا۔ (علامہ) وحید الدین خانؒ پندرہ برس تک جماعت کے پُرجوش رکن اور مبلغ رہے۔

(25) ارشاد فرمایا۔ (جماعت اسلامی) سے الگ ہوئے اور ''تعبیر کی غلطی'' (کتاب) لکھ کر واضح کر دیا کہ مودودی صاحب کا رخ کدھر ہے؟

(26) ارشاد فرمایا۔ حکیم (عبدالرحیم) اشرفؒ کیوں الگ ہوئے؟

(27) ارشاد فرمایا۔ کیا مولانا عبدالغفار حسنؒ بالغ النظر اور نیک نفس علماء میں سے نہیں تھے؟ کیوں الگ ہوئے؟

(28) ارشاد فرمایا۔ کیا ڈاکٹر اسرار احمد تعلیم یافتہ اور صاحب فکر انسان نہ تھا۔ کیوں الگ ہوئے؟

(29) ارشاد فرمایا۔ عاصم حداد صاحب جو مودودی صاحب کی تحریروں کو عربی جامہ پہناتے رہے، کس بناء پر جماعت سے الگ ہوئے۔

(30) ارشاد فرمایا۔ عبدالجبار غازی اور اس قسم کے بہت سے علماء اور کارکن اور اصحاب فکر و نظر مودودی صاحب سے الگ ہو کر پوری طرح مخالفت کیوں کرتے رہے ہیں؟

(31) ارشاد فرمایا۔ علماء دیوبند، ندوۃ العلماء، جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، مدرسہ امینیہ دہلی، مظاہر العلوم سہارنپور اور قدیم ہند کے اکثر معتمد ادارے اور ان سے تعلق رکھنے والے حضرات نیز پاکستان کے بھی تمام بڑے بڑے علماء..... مودودی صاحب کے شدید مخالف کیوں ہیں؟

(32) ارشاد فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ مودودی صاحب ذہین، صحافت کے شناور، ادیب، وسیع المعلومات اور بہت مطالعہ والے لیکن بایں ہمہ ان کا مطالعہ خود رو قسم کا ہے۔ جائے استاذ خالیست؟

(33) ارشاد فرمایا۔ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری کتاب العلم میں لکھا کہ انما العلم بالتعلم علم تو سیکھنے سے آتا ہے۔

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(34) ارشاد فرمایا۔ بہر حال وسیع المطالعہ اور کثیر المعلومات ہونے کے باوجود ان کا علم کچا ہے۔

(35) ارشاد فرمایا۔ انداز تحقیق مستشرقین جیسا ہے۔

(36) ارشاد فرمایا۔ اپنی ذات کو مقدم سمجھتے ہیں کسی کو نگاہ میں نہیں لاتے۔

(37) ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اپنے انداز میں قدیم، جدید سب کو گم کردہ راہ بتایا ہے۔

(38) ارشاد فرمایا۔ بڑے بڑے علماء کے متعلق وہ یہ کہنے سے گریز نہیں کرتے کہ وہ حدود شریعت کو نہیں جانتے۔

(39) ارشاد فرمایا۔ انگریز مخالف تمام جماعتوں کے بارے میں کہہ دیا کہ ان تمام کی کوشش حرف غلط کی طرح مٹانے کے لائق ٹھہرتی ہیں۔

(40) ارشاد فرمایا۔ سب سے زیادہ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ ''ہمہ دانی'' کا سودا بھی جناب والا کے سر پر ہے۔

(41) ارشاد فرمایا۔ جس چیز میں درک نہیں ہوتا، اس میں بھی بڑی مجتہدانہ شان سے لکھنے لگ جاتے ہیں۔

(42) ارشاد فرمایا۔ جس کا نتیجہ ''ضلوا فاضلوا'' کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

(43) ارشاد فرمایا۔ دجال کے بارے میں مودودی صاحب کا فتویٰ کہ ''یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں ان کی کوئی شرعی حیثیت نہیں''۔

(44) ارشاد فرمایا۔ متفق علیہ روایات کو افسانے سے تعبیر کرنا کیا گمراہی نہیں؟

(45) ارشاد فرمایا۔ ایسا شخص ''ضال و مضل نہیں''؟

(46) ارشاد فرمایا۔ حضور ﷺ کی زبان مبارک سے جو چیز صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو اس کو افسانہ کہنا کیا اہل حق کی علامت ہے؟

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(47) ارشاد فرمایا۔ جمہور (اہل سنت) فقہاء کے خلاف مودودی صاحب نے فتویٰ صادر کیا کہ ''بندوق سے مارا ہوا شکار بغیر ذبح کئے حلال ہے''۔ (حالانکہ حرام ہے۔)

(48) ارشاد فرمایا۔ (نیز مودودی صاحب فرماتے ہیں) کہ عملاً میں خود بھی ایسے جانور کو کھانے سے پرہیز کرتا ہوں۔

(49) ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ! کیا کہنا اتقاء اور پرہیز گاری جا جس کو خود سمجھتے ہیں یہ حرام ہے۔ دوسروں کو کھلانا اور خود اُس سے پرہیز کرنا۔

(50) ارشاد فرمایا۔ آنچہ ہر خود نہ پسندی دیگراں مپسند

(51) ارشاد فرمایا۔ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم (پر کیا خوب عمل ہے؟)

(52) ارشاد فرمایا۔ ایمان کامل کی علامت ارشاد نبوی ﷺ کی روشنی میں ''تحب لاخیك ما تحب لنفس'' اس کا یہی کامل نمونہ ہے؟

(53) ارشاد فرمایا۔ تقلید کے بارے میں (مودودی صاحب) کہہ دیا کرتے تھے کہ۔ ''اہل علم کیلئے تقلید گناہ سے بھی بڑا جرم ہے۔''

(54) ارشاد فرمایا۔ حالانکہ تمام بڑے بڑے علماء سلف وخلف فروعات دین میں تیرہ صدیوں سے زیادہ عرصہ سے تقلید کرتے چلے آرہے ہیں کیا یہ گناہ سے بھی بڑے جرم کے مرتکب ہیں؟ کچھ تو انصاف درکار ہے۔

(55) ارشاد فرمایا۔ علماء حق مودودی صاحب کو ان بیسیوں مسائل کی وجہ سے ''ضال ومضل'' کہتے ہیں جو انہوں نے اہل سنت والجماعت کے مسلک کے خلاف لکھے ہیں۔

(56) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب جب باطل تاویلیں کرتے ہیں تو (علماء کی) گرفت پر..... آپ حضرات کیوں چیں بجبیں ہوجاتے ہیں؟ کچھ تو انصاف چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(57) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب کو ہم صرف مشائخ کے اتباع میں "ضال ومضل" نہیں کہتے جیسا کہ آپ نے اظہار کیا ہے۔

(58) ارشاد فرمایا۔ بلکہ مودودی صاحب کی تحریرات ہی ایسی ہیں جو کہ اہل سنت والجماعت کے عقائد ومسلک کے خلاف ہیں۔

(59) ارشاد فرمایا۔ ذیل میں ان تحریرات میں سے بعض کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

(60) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ) حضرت یونسؑ سے فریضہء رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں۔

(61) ارشاد فرمایا۔ اس عبارت میں کچھ اصولی غلطیاں کی گئی ہیں۔

(62) ارشاد فرمایا۔ رسالت کا انتخاب اللہ جل شانہ خود فرماتے ہیں۔

"اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس"

(63) ارشاد فرمایا۔ فرشتوں کی صفات خداوند قدوس نے متعدد جگہ پر بیان فرمائی ہیں۔ "لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون" ملائکہ نافرمانی نہیں کرتے حکم الٰہی کی تعمیل کرتے ہیں۔

(64) ارشاد فرمایا۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ (الاتقیاء من بنی ادم افضل من ملائکہ) مسامرہ، ص 212 متقی انسان ملائکہ سے افضل ہیں۔

(65) ارشاد فرمایا۔ جب اتقیاء افضل ہیں ملائکہ سے اور ملائکہ رسالت میں کوتاہی نہیں کرتے تو انبیاء رسالت میں کیسے کوتاہی کریں گے؟

(66) ارشاد فرمایا۔ جب کہ اللہ جل شانہ نے ان کو منتخب فرمایا ہے، رسالت کیلئے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے انتخاب پر اعتراض ہوگا کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے ادائے رسالت کیلئے ایسے شخص کو منتخب فرمایا جس میں ادائے رسالت کی اہلیت ہی نہیں تھی؟

(67) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب کی عبارت میں ایک کوتاہی نہیں بلکہ کوتاہیاں جمع کا لفظ ہے یعنی بہت سی کوتاہیاں کیں۔ یہ کتنی بڑی جسارت ہے؟

(68) ارشاد فرمایا۔ حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہؒ (محدث دہلوی) کیسی صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ انبیاء امتثال امر (فریضہء رسالت) میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے۔

(69) ارشاد فرمایا۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ انبیاء فریضہء رسالت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں تو وہ آدمی یقیناً اہل حق میں سے نہیں ہوگا بلکہ فرق نوابت (خود رو گمراہ فرقوں) میں ہوگا جیسا کہ شیعہ، خوارج، روافض، معتزلہ وغیرہ۔

(70) ارشاد فرمایا۔ دوسری غلطی مودودی صاحب نے یہ کی کہ حضرت یونسؑ کے بارے میں لکھا کہ "قبل از وقت اپنا مستقر چھوڑ دیا تھا۔"

(71) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب کی یہ بھی تفسیر بالرائے ہے کیونکہ کہیں بھی یہ منقول نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر فرمایا تھا اور حضرت یونسؑ نے وقت معلوم ہونے کے باوجود مستقر چھوڑ دیا تھا۔

(72) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب (اور ان کی جماعت اسلامی) پر لازم ہے کہ وہ ثابت کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یونسؑ کیلئے وقت مقرر کیا تھا۔

(73) ارشاد فرمایا۔ اگر (بانی جماعت اور جماعت اسلامی) کسی صحیح دلیل سے ثابت نہ کر سکے تو انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے خوف کھانا چاہیے۔

(74) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب) اپنی خود ساختہ تفسیر سے نبی معصوم کی عصمت پر حملہ کر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(75) ارشاد فرمایا۔ ان کا فرض ہے کہ اس باطل اور غلط تفسیر و نظریہ سے توبہ کریں اور برملا اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔

(76) ارشاد فرمایا۔ اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبوت کسبی نہیں بلکہ (وہبی ہوتی ہے) اللہ جل شانہ جس کو پسند فرماتے ہیں۔ اس کو اس منصب سے نوازتے ہیں۔

(77) ارشاد فرمایا۔ لیکن مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت لوط ؑ، حضرت ابراہیم ؑ کے بھتیجے تھے۔ اپنے چچا کے ساتھ عراق نکلے اور کچھ مدت تک شام و فلسطین اور مصر میں گشت لگا کر دعوت و تبلیغ کا تجربہ حاصل کرتے رہے۔ العیاذ باللہ

(78) ارشاد فرمایا۔ پھر مستقل پیغمبری کے منصب پر سرفراز ہو کر اس بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح پر مامور ہوئے۔

(79) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب کہتے ہیں) حضرت لوط ؑ کو دعوت کا تجربہ پہلے نہ تھا۔ جب تجربہ حاصل ہو گیا اس کے بعد پیغمبری مل گئی۔

(80) ارشاد فرمایا۔ گویا حضرت لوط ؑ امیدوار تھے نبوت کے اس لئے پہلے تجربہ حاصل کرتے رہے۔ العیاذ باللہ

(81) ارشاد فرمایا۔ سورۃ انعام کی آیت فلما رای الشمس بازغۃ..... الخ میں یہ تاثر دیا ہے کہ (العیاذ باللہ) ابراہیم ؑ گویا راستہ کی منزلوں پر شرک کرتے رہے جب منزل مقصود پر پہنچے تو ''توحید'' ملی۔

(82) ارشاد فرمایا۔ حالانکہ تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ اس کے بالکل خلاف ہے۔ کسی نبی نے ایک لحظہ بھی کبھی شرک نہیں کیا۔

(83) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب) حضرت نوح ؑ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ (اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے) کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کہ وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے ''محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے۔'' تو فوراً اپنے دل کے زخم سے بے پرواہ ہو کر اس طرز فکر کی طرف پلٹ آتے ہیں۔ جو اسلام کا تقاضا ہے۔

(84) ارشاد فرمایا۔ نیز مودودی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ''اصل بات یہ ہے کہ انبیاء بھی انسان ہوتے ہیں اور کوئی انسان بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتا کہ ہر وقت اس بلند ترین معیار کمال پر قائم رہے۔ جو مومن کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔

(85) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ) بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کیلئے اپنی بشری کمزوریوں سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ العیاذ باللہ

(86) ارشاد فرمایا۔ ملاحظہ فرمایئے مودودی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے انبیاءؑ کو ایک مومن کے مقام سے گرا کر کس طرح بشری کمزوریوں سے مغلوب بتلایا ہے۔ العیاذ باللہ

(87) ارشاد فرمایا۔ اگر انبیاء ہر وقت معیار کمال قائم نہیں کر سکتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت مطلقہ کا حکم کیوں دیا؟ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ (چہ معنی دارد؟)

(88) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ کی طرف ایسی باتیں منسوب کی ہیں جن کی بنیاد موضوع روایات پر ہے۔ اور قرآن اور صحیح احادیث کے خلاف ہیں۔

(89) ارشاد فرمایا۔ جبکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے درمیان مشاجرات (اختلافات) کے بارہ میں تمام لوگوں کا فرض ہے کہ اپنی زبانوں کو روک رکھیں اور کسی قسم کا طعن یا تنقید وغیرہ سے لب کشائی نہ کریں۔

(90) ارشاد فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں صحابہ کرامؓ کی تعریف کی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ان کے فضائل ومناقب بیان فرمائے ہیں۔

(91) ارشاد فرمایا۔ اگر ان سے کچھ کوتاہیاں بھی ہوئیں ہوں تو چونکہ وہ مجتہد تھے اور مجتہد سے اگر خطا بھی سرزد ہوتو اس کو ثواب ملتا ہے۔

(92) ارشاد فرمایا۔ تاریخ کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے بارہ میں جو طعن وغیرہ مذکور ہیں اکثر تو ان میں صحیح نہیں اور جو صحیح ہیں ان کی تاویل کی جاسکتی ہے۔

(93) ارشاد فرمایا۔ اب مودودی صاحب کا مسلک ملاحظہ فرمایئے۔ ''جب حضرت عثمانؓ جانشین مقرر ہوئے تو رفتہ رفتہ ایسی پالیسی سے ہٹتے چلے گئے۔ انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے اہم عہدے عطا کئے اور ان کے ساتھ ایسی رعایتیں کی جو عام طور پر لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں۔''

(94) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب کس طرح قرآن وحدیث کی تصریحات کو چھوڑ کر ایک غلط روایت لیکر اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے خلاف لکھتے ہیں۔

(95) ارشاد فرمایا۔ (نیز مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ) حضرت عثمانؓ کی پالیسی کا یہ پہلو بلا شبہ غلط تھا اور غلط کام بہر حال غلط ہے۔ خواہ کسی نے کیا ہو۔ اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے اور نہ ہی دین کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابیؓ کی غلطی کو غلطی مانا جائے۔

(96) ارشاد فرمایا۔ معلوم نہیں کہ مودودی صاحب کو اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یا تو منظور ہی نہیں یا اپنے آپ کو ان حضرات سے اونچا سمجھتے ہیں۔

(97) ارشاد فرمایا۔ نیز لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں جب ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو حضرت سعد بن عبادہؓ نے ''قبائلی عصبیت'' ہی کی بناء پر ان کی خلافت تسلیم کرنے سے اجتناب کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(98) ارشاد فرمایا۔ حالانکہ یہ واقعہ غلط بیان کیا گیا ہے کیونکہ مسند احمد اور الصواعق المحرقہ میں روایت ہے کہ حضرت سعدؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

(99) ارشاد فرمایا۔ طبری کی جس مبہم سی روایت کی وجہ سے مودودی صاحب نے الزام لگایا ہے۔ اسی طبری میں اس روایت کے بعد متصل دو روایتیں ہیں جن میں صاف تصریح ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

(100) ارشاد فرمایا۔ لیکن مودودی صاحب نے ان (صحیح) روایات سے صرف نظر کر کے ایک مبہم سی روایت کی بنیاد پر حضرت سعدؓ جیسے جلیل القدر صحابی رسول ﷺ پر "قبائلی عصبیت" میں مبتلا ہونے کا شرمناک الزام لگایا۔ فیا لاسفی؟

(ملاحظہ فرمائیں "تاریخ الخلفاء" ص ۵۹؛ "الصواعق المحرقہ" ص ۱۲؛ "الخبر اس علی شرح عقائد" ص ۴۹۴)

(101) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ کو نہایت ہی شرمناک طریقہ پر مجروح کیا ہے۔

(102) ارشاد فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت سعد بن ربیعؓ کے بھائی چارہ کے واقعہ جس کو بخاری اور ترمذی میں نقل کیا گیا ہے۔ (جیسا کہ) بخاری شریف (مناصفہ) کا لفظ ہے۔ کہ ہر چیز نصف نصف تقسیم کرلیں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ مودودی صاحب نے بدری صحابی کے اس خلوص کو "یہودی اخلاق" کا نتیجہ بتلایا ہے۔ (العیاذ باللہ)

(103) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب کے نزدیک) داڑھی کی مقدار کے متعلق شارع نے کوئی حد مقرر نہیں کی۔

(104) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب فرماتے ہیں) علماء سے پوچھنا چاہیے کہ ان کے پاس مقدار تعین کیلئے کیا دلیل ہے؟

(105) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب فرماتے ہیں) خصوصاً فسق کی وہی تعریف کرتے ہیں۔ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بناء پر ان کی تعیین کردہ مقدار سے کم ڈاڑھی رکھنے والے پر فاسق کا اطلاق نہیں ہوسکتا ہے۔

(106) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب فرماتے ہیں) مجھے سخت افسوس ہے کہ بڑے بڑے علماء خود حدود شرعیہ کو نہیں سمجھتے اور ایسے فتوے دیتے ہیں جو صریحاً حدود شرعیہ سے متجاوز ہیں۔

(107) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب فرماتے ہیں) علماء نے جو حد مقرر کرنے کی کوشش کی ہے وہ بہر حال ایک استنباطی چیز ہے۔ اور کوئی استنباط کیا ہوا حکم وہ حیثیت حاصل نہیں کرسکتا جو نص کی ہوتی ہے۔

(108) ارشاد فرمایا۔ (مودودی صاحب فرماتے ہیں) کسی شخص کو اگر فاسق کہا جاسکتا ہے تو صرف حکم منصوص کی خلاف ورزی پر کہا جاسکتا ہے حکم مستنبط کی خلاف ورزی (چاہے استنباط کسی ہی بڑے عالم کا ہو) فسق کی تعریف میں نہیں آتی۔

(109) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب نے نہ صرف اہل سنت والجماعت کے مسلک کے خلاف لکھا ہے بلکہ تمام علماء امت کی مساعی (جمیلہ) پر پانی پھیر دیا ہے۔

(110) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ شارع نے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے۔ بالکل غلط ہے کیونکہ ڈاڑھی کے متعلق پانچ مرفوع احادیث آتی ہیں۔

ان کے الفاظ۔ ۱۔ اعفوا۔ ۲ اوفروا۔ ۳۔ ارخوا۔ ۴۔ ووفروا۔ ۵۔ وارجوا

(111) ارشاد فرمایا۔ ان سب الفاظ میں داڑھی بڑھانے کا حکم ہے کاٹنے کا نہیں۔ پھر سب علماء اس پر متفق ہیں کہ صحابی اگر ایک عمل کرے جو غیر مدرک بالقیاس ہو تو اس کا حکم مرفوع حدیث کی طرح ہے اور لامحالہ یہی کہنا پڑے گا کہ حضور ﷺ سے سنا ہوگا یا آپ ﷺ کو ایسا عمل کرتے دیکھا ہوگا۔ (جیسا کہ روایت میں ہے ترمذی، ج ۲، ص ۱۰۵)

(112) ارشاد فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ قبضہ (مٹھی بھر) سے زیادہ کو تو کاٹتے ہیں۔ اور کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نہیں کاٹتے۔ (بخاری جلد ۲ ص ۸۵۴)

(113) ارشاد فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ فعل غیر مدرک بالرائے ہے۔ اس لئے یہ حدیث مرفوع حدیث کی طرح ہوگا۔

(114) ارشاد فرمایا۔ اب آپ اپنے مقتداء مودودی صاحب کے الفاظ پر نظر ڈالیں ڈاڑھی کے متعلق شارع نے کوئی حدود مقرر نہیں کی۔ کیا یہ غلط اور بالکل غلط نہیں؟

(115) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ علماء نے جو حد مقرر کی ہے۔ ''وہ استنباطی چیز ہے۔'' یہ بھی غلط ہے۔

(116) ارشاد فرمایا۔ یہ علماء کا استنباط نہیں صحابی رسول ﷺ کا عمل ہے۔ اور مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

(117) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ ''کسی شخص کو اگر فاسق کہا جاسکتا تو صرف حکم منصوص کی خلاف ورزی پر کہا جاسکتا ہے''۔ موصوف کا یہ کہنا بھی سراسر غلط ہے۔ یہ حکم علماء کا مستنبط نہیں بلکہ صحابی کا عمل ہے۔

(118) ارشاد فرمایا۔ علماء مذاہب اربعہ (حنفی، حنبلی، شافعی، مالکی) تو حضور ﷺ کے اس حکم کو وجوب پر محمول کرتے ہیں اور اس پر عمل نہ کرنے والے کو مرتکب حرام سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔
(فتح القدیر، ج ۲، ص ۷۷، طبع مصر، بوادر النوادر ص ۵۰۱، تنقیح فتاویٰ حامدیہ، جلد ۱، ص ۳۵۱، حلیۃ المسلمین، ص ۴۲)

(119) ارشاد فرمایا۔ بالآخر اتنے بڑے بڑے علماء جس میں آئمہ اربعہ بھی شامل ہیں۔ حدود شرعیہ کو نہیں جانتے صرف مودودی صاحب ہی جانتے ہیں؟

(120) ارشاد فرمایا۔ آپ خود انصاف فرمائیں کہ اس مسئلہ میں مودودی صاحب کے الفاظ کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر سخت اور وحشت ناک ہیں؟

(121) ارشاد فرمایا۔(مودودی صاحب) صرف اس پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ ''میں اسوۂ۔سنت اور بدعت وغیرہ اصطلاحات کے ان مفہومات کو غلط بلکہ دین میں تحریف کا موجب سمجھتا ہوں جو بالعموم آپ حضرات کے ہاں رائج ہیں۔آپ کا یہ خیال کہ حضور ﷺ جتنی بڑی داڑھی رکھتے تھے اتنی ہی بڑی رکھنا سنت رسول ﷺ یا اسوۂ رسول ﷺ ہے۔یہ معانی رکھتا ہے یعنی کہ آپ عادات رسول کو بعینہ سنت سمجھتے ہیں۔جس کے جاری اور قائم کرنے کیلئے نبی ﷺ اور دوسرے انبیاء مبعوث کئے جاتے رہے۔مگر میرے نزدیک یہی نہیں کہ یہ سنت کی صحیح تعریف نہیں بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اس قسم کی چیزوں کو سنت قرار دینا اور پھر ان کی اتباع پر زور دینا ایک سخت قسم کی بدعت اور خطرناک تحریف دین ہے۔جس سے نہایت برے نتائج پہلے بھی ظاہر ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ظاہر ہونے کا خطرہ ہے۔

(ترجمان القرآن، طبع مارچ تا جون ۱۹۴۶ء، ص ۱۸، ۱۹)

(122) ارشاد فرمایا۔قدرت انتقام لیتی ہے۔جو انسان بھی صحیح راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور بزرگوں کی عزت کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے۔تو قدرت اس سے انتقام لیتی اور اس کی غلطیوں کو تمام لوگوں کے سامنے آشکارا کر دیتی ہے۔

(123) ارشاد فرمایا۔ملاحظہ فرمایئے۔یہاں اس مقام پر مودودی صاحب ڈاڑھی کو عادت رسول ﷺ کہتے ہیں۔مگر دوسری جگہ لکھتے ہیں ''ڈاڑھی رکھنا نہ صرف یہ کہ فعلی سنت ہے بلکہ نبی ﷺ نے اس کے رکھنے کا حکم دیا ہے اور منڈوانے سے منع کیا ہے۔

(رسائل ومسائل، حصہ چہارم، ص ۸۴، ۸۵)

(124) ارشاد فرمایا۔اس عبارت میں صاف اقرار ہے کہ ڈاڑھی کے بارہ میں حضور ﷺ نے حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے اور پہلی عبارت میں کہتے ہیں کہ ڈاڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت فعلی نہیں (بلکہ عادت) ہے۔

(125) ارشاد فرمایا۔ انصاف فرمایئے اور خود اندازہ لگایئے کہ ان دونوں (عبارتوں) میں کتنا تعارض اور تضاد ہے؟

(126) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب پر "ضال ومضل" کا فتویٰ لگانے سے آپ چڑتے ہیں؟

(127) ارشاد فرمایا۔ لیکن مودودی صاحب کا یہ فتویٰ کہ تمام علماء جن میں آئمہ اربعہ بھی ہیں۔ ان سب پر تحریف فی الدین کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔

(تو آپ خاموش کیوں ہو جاتے ہیں؟ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے)

(128) ارشاد فرمایا۔ یہ چند باتیں صرف مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر پیش کی ہیں ورنہ مودودی صاحب کی تحریرات میں وہ باتیں بھی ہیں جو نہایت غلط اور شرمناک ہیں

(129) ارشاد فرمایا۔ اصولی باتیں بھی ہیں جو عقائد سے تعلق رکھتی ہیں اور فروعات بھی

(130) ارشاد فرمایا۔ حضرت عیسیٰؑ کے رفع آسمانی کو مشتبہات میں شمار کرنا۔

(131) ارشاد فرمایا۔ مسلک جمہور کے خلاف حضرت خضرؑ کے بارہ میں کہنا کہ وہ انسان نہیں تھے۔

(132) ارشاد فرمایا۔ صحابہؓ کی شان کو جس بے دردی سے مودودی صاحب نے مجروح کیا ہے کسی رافضی کی بھی بساط نہ تھی بلکہ خوارج کے بھی کان کاٹ دیئے۔

(133) ارشاد فرمایا۔ حضرت عثمانؓ اور بدری صحابی حضرت سعد بن عبادہؓ پر مودودی صاحب نہایت ہی شرمناک الزام لگاتے ہیں۔

(134) ارشاد فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت معاویہؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔

(135) ارشاد فرمایا۔ اگر مودودی صاحب اس سے تائب نہ ہوئے تو یقیناً عذاب الیم کا شکار ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(136) ارشاد فرمایا۔ صحابہ کرامؓ کے اخلاق، یہودی اخلاق پر محمول کرنا۔

(137) ارشاد فرمایا۔ تصوف اور سلوک کی تعلیم و تربیت کو جس پر جمہور سلف اور خلف عمل پیرا ہیں۔ افیونی کے ساتھ تشبیہ دینا۔

(138) ارشاد فرمایا۔ حدیث کی اسناد میں شک کرنا۔

(139) ارشاد فرمایا۔ صحیح احادیث کو اس لئے رد کرنا کہ وہ (مودودی صاحب) کے عقل کے خلاف ہیں۔

(140) ارشاد فرمایا۔ اس بارہ میں مودودی صاحب معتزلہ سے بھی چار قدم آگے نکل گئے ہیں۔

(141) ارشاد فرمایا۔ مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ منسوخ شدہ حکم دوبارہ لوٹ کر آ سکتا ہے۔ جب حالات ایسے ہوں۔

(142) ارشاد فرمایا۔ جمہور سلف اور خلف کے خلاف عورت کی (سربراہی) خلافت وصدارت کا مسئلہ مودودی صاحب نے گھڑ لیا اور اس کو جائز کہا۔

(143) ارشاد فرمایا۔ اپنے پروپیگنڈا کیلئے نامزد غلاف کعبہ کو (بذریعہ ٹرین وغیرہ پورے پاکستان کا) چکر لگوایا اور نذرانے وصول کئے۔

(144) ارشاد فرمایا۔ (نام نہاد) داعی اسلام (مودودی صاحب اور ان کی جماعت اسلامی) کی تمام جدوجہد آج مغربی جمہوریت کے بحال کرنے کیلئے وقف ہے جو سراسر شیطانی جمہوریت ہے۔ جس کا اسلام کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

تمہاری تعلیم جو کچھ ہو، میرا تو سبق یہ ہے
یہ سب فانی "خدا باقی"، خودی پیچھے، خدا پہلے

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! آپ نے امام اہل سنتؒ کے خصوصی مقالہ کا عکس ملاحظہ فرمالیا جس میں "**مودودی صاحب کے ایک غلط فتویٰ اور چند دیگر باطل نظریات**" کی نشاندہی فرمائی گئی ہے۔ اور "**مقالات سواتی**" کے ٹائٹل کا عکس اور حضرت صوفی صاحبؒ کے 144 ارشادات آپ نے ملاحظہ کر لئے۔ فرمایئے اہل سنت علماء، عوام اور خواص کدھر جائیں۔ خدانخواستہ اگر امام اہل سنت اور حضرت صوفی صاحبؒ کے ارشادات مبارکہ غیر درست ثابت ہوں تو شیخین حضرات نہیں بچتے۔ اگر آپ کا موقف غلط ہو تو آپ کی جانشینی اور مسند حدیث نہیں بچتی۔

چرا کار کند عاقل کہ باز اید پشیمانی

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا کہئے؟

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے؟

مودودیوں کی کتاب "معین القاری شرح بخاری" کی اہمیت مودودیوں کی نظر میں

"معین القاری" بخاری کی ایک ایسی شرح ہے جسے عصر حاضر میں صحیح بخاری کی تقاریر اور اردو شرح میں وہی مقام حاصل ہے جو قرآن کی کی تفاسیر میں تفہیم القرآن کو حاصل ہے جس طرح تفہیم القران سے ہر عام و خاص استفادہ کرسکتا ہے اسی طرح "معین القاری" سے بھی ان شاءاللہ ہر عام و خاص استفادہ حاصل کر سکے گا۔ تقریظ معین القاری ، ص 42

ازمولانا عبدالمالک، جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور

تیری محفل میں اور بھی گل کھلیں گے

اگر رنگ یاران محفل یہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معین الدین خٹک مودودی صاحب کے دستِ راست تھے۔

ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کی تقریظ ملاحظہ ہو

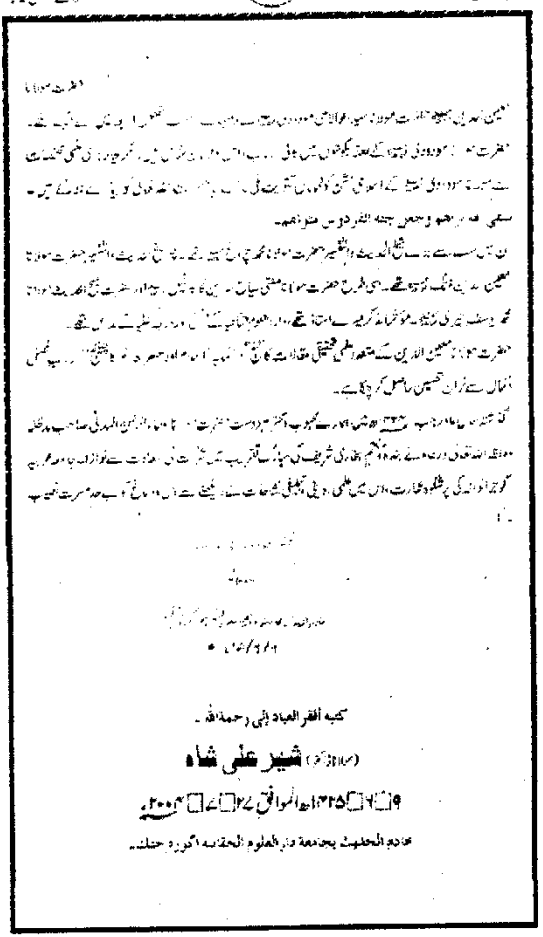

کتبہ افقر العباد إلی ربہ الصمد

شیر علی شاہ

۹/۷/۱۴۲۵ھ الموافق ۲۷/۸/۲۰۰۴ء

خادم الحدیث بجامعۃ دار العلوم الحقانیہ اکوڑہ خٹک۔

برستی ہے نگاہوں سے ٹپکتی ہے اداؤں سے
محبت کون کہتا ہے کہ پہچانی نہیں جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کی تقریظ پر ہمیں اتنا افسوس نہیں کیونکہ انہوں نے خود ہی فرمادیا کہ ''جن چار شخصیات سے مودودی صاحب کے ''اسلامی مشن'' کو نمایاں تقویت ملی تھی''۔ ان میں سے یوسف بنیری صاحب سے شرف تلمذ حاصل کر چکے ہیں۔ اگر حق تلمذ شیر علی شاہ صاحب بھی ادا نہ کریں گے تو پھر کون کرے گا؟

مودودیوں کے مدرسہ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ میں ختم بخاری شریف کی تقریب میں شرکت بھی غالباً اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

ماشاءاللہ..... چشم بدور..... خدا کرے قوت بیاں اور زیادہ

گل و گل چیں کا گلہ بلبل ناشاد نہ کر
تو گرفتار ہوئی ہے اپنی صدا کے باعث

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ذمہ داران اور منتظمین کیلئے لمحہء فکریہ؟

جس مودودی صاحب کو اکابر علماء اہل سنت ''ضال و مضل'' فرمائیں۔ آپ مودودی صاحب کے مشن کو نمایاں تقویت پہنچانے والے کے شاگرد کو مسند حدیث پر جلوہ افروز ہونے کی سعادت بخشیں۔ یہ بات آپ کی شایان شان بھی نہیں اور مسلک علماء دیوبند سے مطابقت بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکابر علماء اہل سنت سے سچی سچی وابستگی عطا فرمائے۔ آمین

چمن چمن میں خزاں کے پہرے روش روش پہ لہو کے دھبے
فغاں بلب بلبلوں کے جھرمٹ میں، کوئی نغمہ سرا نہیں ہے

مودودیوں کی کتاب کے ٹائٹل کا عکس جس پر علامہ صاحب نے تقریظ لکھ کر

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکابر اہل سنت کے صاف وشفاف مشن کو داغ دار کر دیا۔

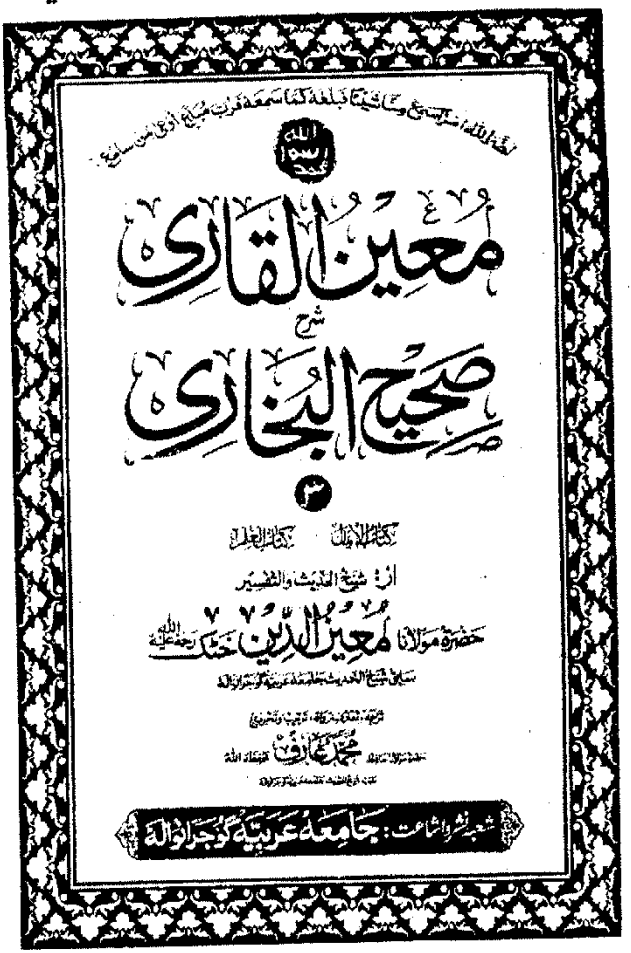

قوموں کیلئے موت ہے ، مرکز سے جدائی
ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے؟ خدائی

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رائے گرامی قدر!

حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب (مدظلہ)

خلف الرشید امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر (دامت برکاتہم)

وشیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

نحمده تبارك وتعالى ونصلي ونسلم على جميع الأنبياء والمرسلين خصوصا على سيد المرسلين وخاتم النبيين وعلى آلهم وأصحابهم وأتباعهم أجمعين۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی "الجامع الصحیح" کو اللہ رب العزت نے جس مقبولیت سے نوازا ہے وہ کسی اور کتاب کے حصے میں نہیں آئی۔ احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام نے اس مستند ترین ذخیرے پر صدیوں سے تحقیق و تشریح کا کام ہوتا چلا آرہا ہے۔ تدریجی کا اساس بنتا رہا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کے علم و تقوی اور خدمت حدیث کو خراج عقیدت پیش کرنے کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی "الجامع الصحیح" جسے عام طور پر بخاری شریف کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ہمارے ہاں جنوبی ایشیا کے دینی مدارس میں نہ صرف داخل نصاب ہے بلکہ اس کی تکمیل پر سند فراغت دی جاتی ہے اور دورہ حدیث میں صحیح بخاری کے سماع و تفہیم میں اسے مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ان مدارس میں صحاح ستہ کی کتابوں اور بخاری شریف نے پڑھانے کا انداز مختلف ہے اور اس میں سند متصل کے ساتھ روایت و سماع کے علاوہ احادیث سے

جلد ۳

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

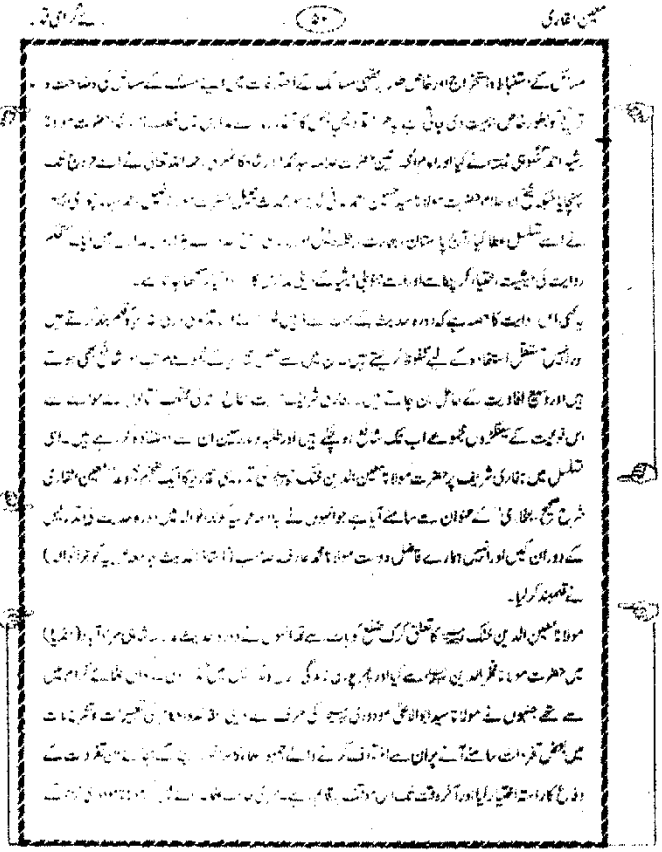

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفردات کو بھی دوسرے اہل علم نے تفردات ہی کے درجے میں رہنے دیا جاتا اور انہیں مستقل موقف کی حیثیت دے کر ان کے اثبات و دفاع میں اس درجہ شدت اختیار نہ کی جاتی تو اس معاملے میں بہت سے بگاڑ سے بچا جا سکتا تھا۔

اس پس منظر سے قطع نظر "معین القاری" کے دروس حضرت مولانا معین الدین خٹک زید مجدہ کے تبحر علمی، وسعت معلومات اور تدریسی مہارت کا عمدہ شاہکار ہیں۔ انہیں فاضل محترم مولانا محمد عارف صاحب نے بڑی محنت اور ذوق تحقیق کے ساتھ مرتب کر دیا ہے۔ اس میں بخاری شریف کی تدریس سے بہت سے لوازم بڑی خوبی کے ساتھ سمو دیئے گئے ہیں مثلاً حدیث کا ترجمۃ الباب سے تعلق، بخاری شریف میں اس حدیث کے دوسرے مقامات کی نشاندہی، حدیث کی دیگر کتابوں سے اس کی تخریج، رواۃ کا تعارف، متعلقہ مسئلہ کی وضاحت اور دیگر ضروری معلومات۔ ان دروس کا حصہ بننے کو حدیث نبوی کے طلبہ کے ساتھ ساتھ مدرسین اور اساتذہ کے لیے بھی خاصی افادیت کا پہلو رکھتے ہیں۔

بہر حال بعض طالب علمانہ تحفظات کے اظہار کے ساتھ میں فاضل محترم مولانا محمد عارف صاحب کی اس محنت شاقہ کی داد دیتا ہوں جو انہوں نے اس علمی ذخیرے کو محفوظ و مرتب کرنے میں صرف کی اور اس میں اپنے تحقیقی و تدریسی ذوق کا اضافہ کر کے اس کی افادیت کو دوچند کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبولیت سے نوازیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے استفادہ کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یارب العالمین۔

(مولانا) ابوعمار زاہد الراشدی

خادم حدیث نبوی، مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۱۳ جولائی ۲۰۰۶ء

جلد ۳

دلوں میں دریچے کھلے آرزو کے
نئے ولولے شوق کے جستجو کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ راشدی صاحب کی اس تقریظ پر مختصر تبصرہ

مناظر اہل سنت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب مدظلہ کے ارشادات کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

عوام ۔۔۔۔۔ جمہور اہل سنت سے ہی وابستہ رہیں!

قارئین کرام! دور حاضر کے فتنوں کا مقابلہ کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو تکوینی طور پر منتخب کیا ان میں پاسبان مسلک حق حضرت مولانا قاضی مظہر حسین اور امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نور اللہ مرقدہ کا اسم گرامی نصف النہار کے سورج کی طرح چمکتا رہے گا۔ کون سا وہ فتنہ ہے جس کی انہوں نے سرکوبی نہیں کی؟ انہیں فتنوں میں سے ایک فتنہ ''مودودیت'' ہے جس کو حضرت مولانا سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہ ''عظیم قلمی فتنہ'' قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''مودودی صاحب نے اسلام کی بزرگ ترین ہستیوں، مثلاً حضرات انبیا کرام علیہم السلام اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آئمہ دین رحم ※ اللہ علیہم کو (معاذ اللہ) اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ حضرت آدمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت یونسؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں انہوں نے جو نازیبا کلمات اور نظریات پیش کئے ہیں وہ ان کی مایہ ناز تفسیر ''تفہیم القرآن'' میں موجود ہیں اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں اپنے دیگر مضامین کے علاوہ ''خلافت وملوکیت'' میں جو کچھ کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیعہ حضرات سلجھے ہوئے انداز میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی کہہ سکتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ شیعہ کی پوری جماعت پاکستان بھر میں سو سال تک حضرات صحابہ کرامؓ سے وہ اعتماد نہ اٹھا سکتی تھی جو تنہا مودودی صاحب نے ''خلافت وملوکیت'' میں اٹھا کر اپنے نفس پر ظلم کر ڈالا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔'' (مودودی صاحب کا ایک غلط فتوی اور ان کے چند دیگر غلط نظریات ص ۳، ۴) اور پھر مودودی صاحب کا لاہوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کو یہ کہنا کہ ''نہ تو مسلمان ہیں نہ کافر'' اس کی دلائل قاہرہ سے تردید کی ہے۔ اور ص ۶ پر اس فتوی کو باطل اور مردود کہا ہے۔ نیز مودودی صاحب کے اس قول کو کہ'' کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں'' (رسائل ومسائل، ج ۱، ص ۴۸) نقل کر کے اس کو غیر اسلامی نظریہ قرار دیتے ہیں۔ (غلط فتوی، ص ۸) نیز حضرت فرماتے ہیں کہ مودودی صاحب لاہوری مرزائیوں کے کفر میں متامل ہیں۔ بلکہ کفر وایمان میں ان کو معلق مانتے ہیں۔ بلکہ اپنے منشور میں ایسی دفعہ رکھی ہے جس سے لاہوری مرزائی مسلمان قرار پاتے ہیں۔

(غلط فتوی، ص ۲۴)

حضرت امام اہلسنتؒ مزید باطل نظریات کو لکھ کر فرماتے ہیں کہ ''ہم بھی اپنے اکابر کی پیروی میں مودودی صاحب کو گمراہ سمجھتے ہیں۔'' (غلط فتوی ص ۴۸)

حضرت امام اہل سنتؒ کی تمام مساعی جمیلہ پر پانی پھیرتے ہوئے ان کے

فرزند ارجمند مولانا زاہد الرشدی ہر بدعتی کی کتاب پر تقریظ لکھنے کیلئے معلوم ہوتا ہے کہ ہمہ وقت تیار بیٹھے ہیں۔ چنانچہ ایک مودودی مولوی معین الدین خٹک کی ''معین القاری شرح صحیح البخاری'' پر بھی تقریظ لکھتے ہوئے ان کے طرز تدریس کو حضرت گنگوہیؒ، حضرت سید انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا خلیل احمد سہانپوریؒ کے طرز تدریس کے تسلسل اور ہزاروں مدارس کی مستحکم روایت کی حیثیت سے بیان فرماتے ہیں اور ان کی محنت کی داد دیتے ہیں اور اس کے ضمن میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''مصنف نے جمہور کا ساتھ دینے کی بجائے مودودی صاحب کا دفاع کیا۔'' تو جو شخص جمہور سے کٹ جائے اس کے دروس کو طلبہ اور اساتذہ کیلئے خاصی افادیت کے پہلو سے متعارف کرانے کی کیا ضرورت پڑی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر مودودی صاحب کے بارے میں لکھا ہے۔ میری طالب علمانہ رائے میں اگر مودودی صاحب کے تفرادت کو بھی دوسرے اہل علم کے تفردات کی طرح تفردات کے درجے میں رہنے دیا جاتا اور انہیں مستقل موقف کی حیثیت دے کر ان کے اثبات ودفاع میں اس درجہ شدت اختیار نہ کی جاتی تو اس معاملہ میں بہت سے بگاڑ سے بچا جا سکتا تھا۔ (معین القاری، ج ۳ ص ۵۰، ۵۱)

پوری اُمت نے اور امام اہلسنتؒ نے جن نظریات کو ''گمراہی'' اور فتنہ'' قرار دے کر مودودی صاحب کو گمراہ قرار دیا مولانا زاہد الراشدی ان کو ''اہل علم کے تفردات'' میں شامل کر کے جملہ اکابر اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی مساعی جمیلہ پر صرف پانی نہیں پھیر رہے بلکہ اس کو دین میں بگاڑ سے تعبیر کرتے ہیں انتہائی افسوس کی بات ہے۔ (مجلہ صفدر، گجرات، ص 5,4، شمارہ نمبر 4)

مودودی صاحب کے بارے میں امام اہل سنتؒ کا ایک یادگار ملفوظ

امام اہل سنتؒ کے حقیقی جانشین مولانا عبدالقدوس قارن صاحب ارشاد فرماتے ہیں:۔

یوں تو امام اہل سنتؒ کا ہر جملہ یادگار ہے۔ مگر بعض جملے خصوصیت کے ساتھ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ کے خلاف بداعتمادی پیدا کرنے کیلئے اگر شیعہ حضرات سو سال تک ایڑی چوٹی کا زور لگا کر کام کرتے رہتے تو اتنا کام نہیں کر سکتے تھے جو مودودی صاحب کی ایک کتاب'' خلافت وملوکیت'' نے کر دکھایا ہے۔ (مجلہ المصطفےٰ، بہاولپور، یادگار امام اہل سنت نمبر، ص 99)

تیرے ہر کرم پر تیرے ہر ستم پر
جنوں کی وفا کاریاں ہنس رہی ہیں
تیرے زہد و تقویٰ پہ زاہد
میری یہ گنہگاریاں ہنس رہی ہیں

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صحابہ کرامؓ سے عقیدت

حضرت امام اہل سنتؒ عموماً اپنے اسباق و دروس میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے کہ حضرات صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی نبوت کے عینی گواہ ہیں، اگر صحابہ کرامؓ کو درمیان سے نکال دیا جائے تو نبوت کی کوئی بات بھی بعد والے لوگوں تک نہیں پہنچ سکتی، اور جو حضرات صحابہ کرامؓ کی شخصیت کو مجروح کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ دراصل نبوت کا کیس ہی بے جان کرنا چاہتا ہے۔'' حضرت امام اہل سنتؒ فرماتے تھے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے اس فرمان کی تائید نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث کرتی ہے۔ ''**فمن احبهم فبحبی احبهم، ومن ابغضهم فبغضی ابغضهم**'' صحابہ سے محبت کرنے والا ان سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اس کو میرے ساتھ محبت ہے اور ان سے بغض رکھنے والا ان سے اس لئے بغض رکھتا ہے کہ اس کو دراصل میرے ساتھ بغض ہے۔ (مجلہ المصطفیٰ ص ۸۳، امام اہل سنت نمبر)

ان کے زریں کارناموں کی ہے شاہد کائنات
خدمت دین نبی میں گذری ہے جن کی حیات
خوش بیانی، خوش کلامی، یا خوش اسلوبی نہیں
خوئے دلداری نہیں یا بوئے محبوبی نہیں

ایک مودودی وکیل کا واقعہ

حضرت امام اہل سنتؒ کا معمول تھا کہ جمعہ کی نماز سے فراغت کے بعد آپ کے آس پاس کے دیہات سے آنے والوں کو گھر ہی لے آتے، ایک دفعہ محترم جناب حاجی اللہ دتہ صاحب کے ساتھ ایک وکیل آیا جو غالباً ڈسکہ کا رہنے والا تھا ان کو بٹھایا گیا اور ان کیلئے چائے تیار کی جا رہی تھی کہ اچانک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھک سے حضرت کی زوردار آواز گونجنے لگی، میں دوڑ کر گیا تو دیکھا کہ حضرت کے ہاتھ میں کلہاڑی پکڑی ہوئی ہے اور محترم بٹ صاحب درمیان میں حائل ہیں اور وہ وکیل ایک جانب کھڑا ہے، حضرتؒ بٹ صاحب کو کہہ رہے تھے کہ اس کو فوراً میری بیٹھک سے نکال دو! میں اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا، جلدی سے اس کو نکال دیا گیا، کچھ اور حضرات بھی جمع ہو گئے اور حضرت سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وکیل صاحب نے باتوں باتوں میں کہہ دیا کہ اسلام کو نقصان پہنچانے والے بنوامیہ ہیں تو میں نے ان سے کہا سارے بنوامیہ کے بارے میں ایسا نہ کہیں اس لیے کہ اس میں حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ بھی آتے ہیں تو اس نے کہا کہ اصل تو یہی ہیں، اس کے ان الفاظ پر مجھے غصہ آیا اور بٹ صاحب سے کہا اسے یہاں سے نکال دو!، پھر چند ماہ بعد محترم بٹ صاحب کے ساتھ وہی وکیل پھر آیا اس دفعہ وہ معافی مانگنے کے لیے آیا تھا، اس نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ جب میں حضرت کے ہاں سے نکالا گیا اور ڈسکہ پہنچا تو کئی دفعہ رات کو نیند میں دو آدمی آتے اور میری گردن میں رسی ڈال کر ایک ایک جانب سے اور دوسرا دوسری جانب سے کھینچتا جس سے میری جان نکلنے کے قریب ہوتی اور اسی حالت میں بیدار ہو جاتا تو کافی دیر تک وہ خوف مجھ پر طاری رہتا، ایک دفعہ میں نے جرات کر کے خواب ہی میں ان دو آدمیوں سے پوچھ لیا کہ تم میرے ساتھ ایسا سلوک کیوں کرتے ہو؟ اور تم کون ہو؟ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہیں یاد نہیں کہ گکھڑ میں تم نے کیا کہا تھا؟ تمہارے معافی مانگنے تک یہ سلوک تمہارے ساتھ ہوتا رہے گا، پھر حضرتؒ نے اس کو توبہ کروائی اور خود بھی اس سے درگزر فرمایا اور حضرات صحابہ کرامؓ کے بارے میں اس کو سمجھایا اور مودودی صاحب کے خطرناک نظریات سے اس کو آگاہ کیا تو اس نے وعدہ کیا کہ زندگی بھر مودودی صاحب سے تعلق نہ رکھوں گا۔

عمر بھر جلنے کا اتنا تو صلہ پائیں گے ہم
بجھتے بجھتے کئی شمعیں تو جلا جائیں گے ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام اہل سنتؒ کے حقیقی جانشین

حضرت مولانا عبدالقدوس قارن صاحب مدظلہ مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

حضرت امام اہل سنتؒ پر تعزیت کیلئے آنے والوں میں ایک پروفیسر بھی آئے جن کا نام اشفاق احمد یا اخلاق احمد تھا، انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت کے پیچھے جمعہ پڑھا اس دن حضرت نے مودودی صاحب کے نظریات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مودودی صاحب خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں، پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اس پر بڑا ملال ہوا ،اس لئے کہ ان دونوں میرا تعلق مودودی صاحب کی جماعت کے ساتھ تھا، جمعہ کے بعد میں نے مولانا صاحب سے شکوہ کیا تو فرمانے لگے کہ پروفیسر صاحب! آپ پڑھے لکھے ہیں ایک ہی جانب کی کتابوں کا مطالعہ نہ کریں۔ دوسری جانب بھی دیکھیں تو حقیقت آپ کے سامنے واضح ہو جائے گی۔ اس بات کا اثر مجھ پر ایسا ہوا کہ میں نے مودودی صاحب کے خلاف لکھا جانے والا لٹریچر بھی پڑھنا شروع کیا، جوں جوں پڑھتا گیا مودودی صاحب کی حیثیت واضح ہوتی گئی بالآخر میں اس نتیجہ تک پہنچا کہ حضرت مولانا صاحب نے جو فرمایا تھا وہی حق ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مولانا صاحب کو میری ہدایت کا ذریعہ بنایا۔

غنچہ و گل کے لہو ہونے کا راز افشاں کر دیا
موسم گل کو چمن کا پاسباں سمجھے تھے ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے رہنمائے دین و دنیا میر حق پسند ناز اں تھے تیری ذات گرامی پہ دیوبند
کتنا تیرا مقام فضیلت ہے ارجمند ذرہ تیری خاک کا گردوں سے سر بلند

مریدین اور تلامذہ کو امام اہلسنت نور اللہ مرقدہ کی سبق آموز نصیحت

عزیزان گرامی قدر!..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں کسی بھی مسئلہ میں اپنی کوئی رائے نہیں رکھتا۔ بلکہ قرآن وسنت اور فقہ وتاریخ کے تمام افکار ومسائل میں اکابرین علماء دیوبندؒ کی اجماعی تحقیق پر اعتماد کرتا ہوں اور ان کی تمام اجماعی تعلیمات کو حق جانتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہونے کو اپنے لئے ہدایت اور نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔ لہٰذا میں اپنے تمام تلامذہ، مریدین اور متعلقین کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اکابر علماء دیوبندؒ کے مسلک پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہیں اور ان کے دامن کو کسی صورت چھوڑنے نہ پائیں۔ جو اکابر علماء دیوبندؒ کے اجماعی مسلک کو قرآن وسنت کے مطابق سمجھتے ہوئے اس پر پوری طرح قائم رہے۔ وہ میرے متعلقین میں شامل ہے اور جس کا اکابر کی اجماعی تحقیق پر اعتماد نہ ہو میرا اُس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

نوٹ: عقیدہ حیات النبی ﷺ کے بارہ میں اکابر علماء دیوبندؒ کے مسلک جو "المہند علی المفند" کے اندر مذکور ہے۔ اس کی روشنی میں عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم اسلام اپنے قبروں میں ارواح مبارکہ کے تعلق کے ساتھ زندہ ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور عند القبر پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔ ہمارے حضرت رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علیؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا جس کا یہ عقیدہ ہے وہی دیوبندی ہے اور میرے متعلقین میں شامل ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا یہ عقیدہ نہ ہو اس کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں

تحفظ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کیلئے میرے تمام شاگرد، مریدین اور متعلقین ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے ساتھ ہر قسم کا بھرپور تعاون فرمائیں کہ یہ جماعت ہمارے بزرگوں کی قائم کردہ ہے۔ میری سب کو یہ نصیحت اور حکم ہے۔

(حضرت مولانا) ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدرؒ (بشکریہ : مجلہ المصطفیٰ، بہاولپور ''امام اہل السنۃ نمبر'' ص157)

وہ آئے بزم میں، اتنا تو میرؔ نے دیکھا پھر ان کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

امام اہل سنت کی ایمان افروز سبق آموز نصیحت اور علامہ صاحب کا کردار

قارئین کرام! حضرت امام اہل سنتؒ کی تلامذہ اور مریدین کیلئے ارشاد فرمائی گئی ایمان افروز اور سبق آموز نصیحت کو بار بار پڑھیں اور علامہ زاہد الراشدی صاحب کی نوازشات کو ان کے کردار کے آئینہ میں ملاحظہ فرما کر فیصلہ خود فرمائیں کہ حضرت امام اہلسنتؒ کی نصیحت پر امام اہل سنتؒ کے تلامذہ، مریدین، متعلمین، متعلقین، متوسلین، محبین اور علامہ صاحب کا عمل بھی ملاحظہ فرمائیں۔

فیصلہ ہوتا ہے حق و ناحق کا ہر دم دل کو سینے میں اک چھوٹی سی عدالت سمجھو

اسی شخص کو ہی حضرت امام اہل سنتؒ کا حقیقی جانشین بھی، خلیفہ مجاز بھی، مرید بھی، شاگرد بھی، محب بھی، تابعدار بھی، جانثار بھی، حضرت کے مشن کا علم بردار بھی اور وفادار بھی تصور فرمائیں جو حضرت کے ارشادات پر عمل پیرا ہو؟ ورنہ.....

بقول حضرت امام اہل سنتؒ کے میں اپنے تمام تلامذہ، مریدین اور متعلقین کو نصیحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں کہ وہ اکابر علماء دیوبندؒ کے اجماعی مسلک پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہیں اور ان کے دامن کو کسی صورت چھوڑنے نہ پائیں۔ جو اکابر علماء دیوبندؒ کے اجماعی مسلک کو قرآن وسنت کے مطابق سمجھتے ہوئے اس پر پوری طرح قائم رہے۔ وہ میرے متعلقین میں شامل ہے اور ''جس کا اکابر کی اجماعی تحقیق پر اعتماد نہ ہو میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں''

اب جس کا جی چاہے وہ پائے روشنی	☆	ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے؟

اب محترم علامہ زاہد الراشدی صاحب کیلئے ایک ہی راستہ ہے کہ یا تو فی الفور فراغدلی کیساتھ محض رضائے خدا اور تحفظ مسلک اکابر علماء دیوبندؒ کیلئے خصوصاً حضرت امام اہل سنتؒ اور قائد اہلسنتؒ کے مبارک مشن کی بقاء کی خاطر اپنی ''ناجائز نوازشات کی برسات'' سے بغیر کسی تاویل، تاخیر اور شرائط کے رجوع فرمالیں تاکہ اکابر اہل سنت کے موقف، مشن، نقطہ نظر، مسلک ومشرب سے مطابقت، مماثلت اور یکسانیت ہو سکے۔

یا پھر امام اہل سنتؒ کی مسند حدیث، مسند جانشینی، مسند خلافت، مسند تدریس وخطابت اور مسلک علماء دیوبند سے علیحدگی کا اعلان فرمادیں۔

پھر جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مجھی سے سب یہ کہتے ہیں کہ نیچی رکھ نظر اپنی	☆	کوئی ان سے نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مودودیت کے خلاف مضمون کا ایک اقتباس

علامہ صاحب کی زیرادارت چھپنے والا رسالہ ماہنامہ ''تبصرہ'' لاہور، جنوری 1978ء، ص 92,93

علامہ زاہد الراشدی صاحب کے موقف، مشن، نکتہ نظر میں پختگی کو زبردست داد دیجئے۔ کہ کل جس کے خلاف اپنے زیرادارت رسالہ میں آواز بلند کرتے تھے۔ آج اس کے عقائد و نظریات کے حامل لوگوں کی کتاب پر تائید و تقریظ لکھ کر ہرجائی بنے ہوئے ہیں۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا ☆ سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

علامہ راشدی صاحب کے رسالہ میں مودودیوں سے خطاب

ہفت روزہ ''ایشیا'' لاہور کے خلاف (حضرت بنوری کی وفات کے موقع پر) علامہ صاحب کی زیرادارت چھپنے والے رسالے میں تحریر ہے کہ:۔ بعنوان

شرم تم کو مگر نہیں آتی؟ ''دنیا اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ مودودی صاحب نے ایک صحافی کی حیثیت سے اپنی زندگی کی ابتداء کی اور دیکھتے ہی دیکھتے فقیہ و مفتی حتیٰ کہ مجتہد کے مقام پر فائز ہو گئے اور لگے دنیا کو اپنی مجتہدانہ کاوشوں سے آگاہ کرنے۔''

انہوں نے اپنی سوچ و فکر کو پروان چڑھانے کیلئے جو پاپڑ بیلے اور دارالسلام پٹھان کوٹ سے لاہور تک جو مراحل طے کئے اس کے بہت سے مخفی گوشے ایسے ہیں۔ جن سے ہم اچھی طرح آگاہ ہیں۔ دارالسلام پٹھان کوٹ کی زمین کے مالک چوہدری نیاز صاحب سے کن بنیادوں پر جھگڑے ہوئے۔ یہ ایک داستان ہے۔ جس کو مختصر یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ آپ وہاں سے سب کچھ اپنے ہاتھ میں دیکھنے کے متمنی تھے۔ حتیٰ کہ زمین پر اپنا قبضہ و تصرف دیکھنا چاہتے تھے جس کے پیش نظر چوہدری صاحب کا ماتھا ٹھنکا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ آپ کو پٹھان کوٹ چھوڑنا پڑا اور لاہور تشریف لائے..... محسوس ایسا ہوا کہ مسلم لیگ جس نعرہ و پروگرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مدعی ہے اس کے پاس محض نعرہ والفاظ ہیں۔ تحریک کی پشت پر کوئی لٹریچر یا سرمایہ نہیں اور تحریک کے مؤثر فرد مسٹر جناح انڈیا چھوڑ کر لندن جا چکے ہیں۔ حالات سازگار ہیں کہ یہ سب کچھ کنٹرول میں آ جائے، لیکن یہ بیل منڈیر نہ چڑھی تو لٹھ لے کر لیگی قائدین کے پیچھے لگ گئے۔

اور اس لطیفہ سے بہت کم لوگ آگاہ ہوں گے کہ مشہور عالم تبلیغی جماعت سے بھی آپ نے سلسلہ جاری کرنے کی کوشش کی۔ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے معتمد خصوصی مولانا احتشام الحسن کاندھلویؒ گفتگو کی غرض سے لاہور تشریف لائے، اور مودودی صاحب نے جماعت کے عملی کام کو دیکھنے کیلئے میوات کا سفر بھی کیا لیکن امارت وقیادت کے جذبہ نے کسی صاحب دل وصاحب بصیرت کے آستانہ سے استفادہ سے محروم رکھا اور یہ منصوبہ بھی پروان نہ چڑھا۔ یہ اشارات جو کیف ما اتفق نوک قلم پر آ گئے ہیں۔ ان کی بنیاد پر تاریخ کا ایک مفصل باب رقم کیا جا سکتا ہے، لیکن جب یہ تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے تو آپ نے مستقل جماعت کی بنیاد رکھ کر کام شروع کر دیا۔ مودودی صاحب نے کلام وعقائد عبادات ومعاملات اور تاریخ اسلام کے ایک ایک شعبہ میں جو انفرادی راہ اپنائی ہے۔ اور جس طرح دل وبصیرت کو زخم پہنچائے ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی داستان تو نہیں؟ پھر ایک ملک میں دین اسلام کی سربلندی کیلئے بلاشرکت غیرے ٹھیکیدار بننے کی وہی سعی وکوشش رہی جس کی کبھی مسلم لیگ شکار رہی۔ (بشکریہ: ماہنامہ تبصرہ لاہور، ص 92,93 جنوری 1978ء)

قارئین کرام! غور فرمایئے۔ علامہ صاحب کے موقف پر کہ کل جس کے خلاف یہاں تک تھے۔ مگر آج انہیں کی کتاب پر تقریظ لکھ کر اپنی دورخی کا خود ہی اظہار فرما کر اپنے غیر معتبر مزاج کی عکاسی کر رہے ہیں۔

کھلی آنکھوں سے جو دیکھتا ہوں صاف کہتا ہوں
کسی کے ڈر سے ظلمت کو ضیاء کہہ دوں یہ مشکل ہے

---------نوازشات جلد اوّل---------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم

علامہ راشدی صاحب کی

مماتیت نوازی

ترتیب: خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری

ناشر: جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد پاکستان

نوازشات جلد اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفا ہے لازمی امام اہل سنتؒ کے عقائد سے
کہیں منصف ہمارے عشق و جنوں کو خام نہ لکھ دے

ہمارا ہر عمل پیارے۔ عقائد اہل سنت کی گواہی دے
فقیہ وقت کہیں ہم کو نفس کا غلام نہ لکھ دے

خطاؤں پہ ہماری تقدیس نظریہ پر نہ حرف آئے
چلن ہمارا ہی ہم کو باعث الزام نہ لکھ دے

تصور میں رہیں زاہدؔ ذرا آداب مدہوشی
کہیں ساقی ہمارے حق میں شکستہ جام نہ لکھ دے

منکرین حیات سے معذرت نامے۔ توبہ معاذ اللہ
یہ ڈر ہے خلفِ امام اہل سنتؒ کو ۔ ناخلفِ امام نہ لکھ دے

نقاب مصلحت زاہدؔ الٹنا کھول کر آنکھیں
کہیں تاریخ غداران مسلک میں۔ ہمارا نام نہ لکھ دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ مُتُّمْ لَاِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ الآیۃ (قرآن کریم)

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ (حدیث شریف)

تسکین الصدور

فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور

جس میں قرآن کریم صحیح احادیث اور حضرات سلف صالحین کی واضح عبارات سے قبر کا مفہوم اور راحت و عذاب قبر کے بارے میں اسلامی نظریہ بیان کیا گیا ہے اور صحیح احادیث اور مقدس عبارات سے قبر میں اعادۂ روح پر نفیس اور مدلل بحث کی گئی ہے نیز حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور میں حیات اور عند التقبیر ان کے سماع پر واضح دلائل اور براہین سے تحقیق کی گئی ہے اور عام سماع موتی پر بھی مختصر مگر اصولی بحث کی گئی ہے اور مسئلہ توسل پر بھی بحمد اللہ تعالیٰ سیر حاصل اور باحوالہ بحث کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں کئے گئے جملہ اعتراضات کے کتب تفسیر و عقائد شروح حدیث اور فقہ سے بفضلہ تعالیٰ مسکت جوابات عرض کئے گئے ہیں نیز اس طبع میں تسکین الصدور پر کئے گئے قابل توجہ اعتراضات کا بھی خوب جائزہ لیا گیا ہے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

مؤلفہ

ابو الزاہد محمد سرفراز خان صفدر خطیب جامع مسجد گکھڑ و صدر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ناشر

مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

نوازشات جلد اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ راشدی صاحب کی مماتیت نوازی

حضرت امام اہل سنتؒ نے بڑی محنت شاقہ سے ردِ مماتیت کے سلسلہ میں "سماع موتی" اور "تسکین الصدور" لکھ کر مسلک علماء دیوبندؒ کی ترجمانی کا حق ادا فرمایا، جبکہ آپ نے مماتی ٹولہ سے معافی مانگ کر الشریعہ کے "امام اہل سنت نمبر" میں معافی نامہ آخری صفحہ پر چھاپ بھی دیا۔ علامہ زاہد الراشدی صاحب کا معافی نامہ خط کی صورت میں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سرور کائنات ﷺ کی حیات فی القبر کے بارے میں گذشتہ نصف صدی سے بعض حلقوں میں اختلاف ونزاع کی جو کیفیت پائی جاتی ہے اس میں میرا عقیدہ رہا ہے جو "المہند علی المفند" میں اکابر علماء دیوبندؒ کے عقیدہ کے طور پر درج ہے۔ میں اسے پبلک سٹیج کا مسئلہ نہیں سمجھتا اور عام اجتماعات میں اس مسئلہ کا بھی موضوع یا شدت پسندانہ اظہار میرے نزدیک درست طرز عمل نہیں ہے۔ اسی وجہ سے والد محترم حضرت مولانا محمد سرفراز صفدرؒ کے جنازہ اور جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں ان کی تعزیت کیلئے منعقد ہونے والے تعزیتی اجتماع کے موقع پر بعض مقررین کی طرف سے اس کا بے موقع ذکر اور خاص طور پر جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان کے بعض بزرگوں کا توہین آمیز انداز میں تذکرہ مجھے اچھا نہیں لگا۔ چنانچہ میں اپنی اخلاقی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور ان تمام حضرات سے معذرت خواہ ہوں جنہیں کسی بھی درجہ میں اس سے اذیت پہنچی ہو۔

اس کے ساتھ میں فریقین سے یہ درخواست کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اجتماعی دینی تقاضوں اور ملک کی موجودہ سنگین صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے پبلک اجتماعات میں اس مسئلہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس جیسے دیگر مسائل کو بھی موضوع بحث بنانے سے گریز کریں اور خصوصی مجالس یا تحریروں میں ایسے مسائل پر اظہار خیال کرتے ہوئے اختلاف رائے کے علمی اور اخلاقی تقاضوں کا لحاظ رکھیں۔

امید ہے کہ تمام دوست میری اس دردمندانہ استدعا پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے۔

بحوالہ ماہنامہ ''الشریعہ'' (امام اہل سنت نمبر)

''علامہ راشدی صاحب کا اپنی دردمندانہ استدعا پر سنجیدگی سے خود اپنا عمل''

''مماتیوں کے پیچھے نماز پڑھنا'' عینی شاہدین کا بیان

مورخہ 18 فروری 2011ء بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد معاویہ واٹر سپلائی روڈ سرگودھا میں مماتیوں کے مشہور خطیب عطاء اللہ بندیالوی صاحب کی مسجد میں علامہ راشدی صاحب نے عصر، مغرب اور عشاء کی تینوں نمازیں ان کے پیچھے پڑھیں۔

''لوگوں نے سوال کیا کہ آپ نے یہاں نمازیں پڑھی ہیں۔ کیا ان کے پیچھے آپ کی نماز ہو جاتی ہے تو علامہ راشدی صاحب نے ارشاد فرمایا میں اسی لئے جلدی آیا ہوں اور نمازیں با جماعت ادا کی ہیں تا کہ

یہ ابہام ختم ہو جائے کہ ان کے پیچھے یقیناً نماز ہو جاتی ہے۔''

(ماشاءاللہ چشم بددور)

حقیقت بھی بیاں کر دی ستم جتنا تھا جو بن پر
کیا ایسے راہِ اکابر پر ہمیشہ چلتے جائیں گے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

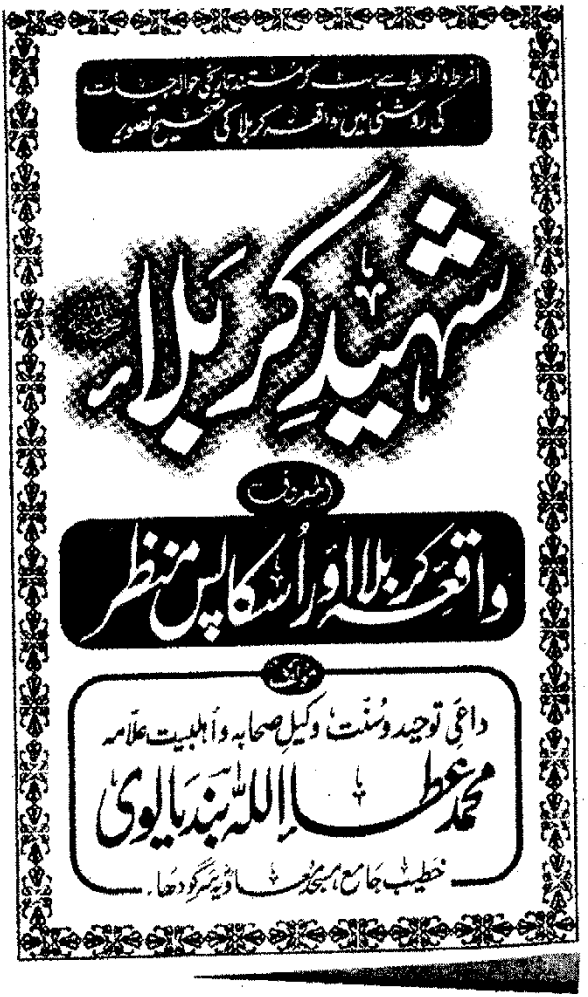

کیا آپ بھی مماتیوں جیسے عقائد رکھتے ہیں؟ قدرے وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمائیں کہ ابہام ختم ہو جائے کہ راشدی، مماتی اور یزیدی ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں یا کہ مختلف؟ مماتیوں کے نظریات ملاحظہ فرما کر ہماری بھی دردمندرانہ استدعا کا سنجیدگی سے جواب عنایت فرمائیں۔

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ راشدی صاحب کے امام اپنے عقائد کے آئینہ میں

ایک کریلہ دوسرا نیم چڑھا.....

نام نہاد داعی توحید وسنت وکیل صحابہؓ اور اہل بیتؓ کہلانے والے

علامہ عطاء اللہ بندیالوی صاحب غالی مماتی بھی اور مشہور یزیدی بھی۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت علیؓ کی توہین اور..... یزید کی تعریف (معاذ اللہ)

1: عبداللہ بن سبا کے گروہ نے..... قتل وغارت کی دھمکیاں دے کر حضرت علیؓ کے سر پر تاج خلافت رکھا۔ معاذ اللہ (شہید کربلا، ص ۴۹)

2: (عبداللہ بن سبا کے پیروکاروں کا) باغی گروہ..... نبی پاک ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک صحابہ کرامؓ کو پکڑ پکڑ کر لاتے اور تلوار کے سائے میں بیعت کیلئے مجبور کیا۔ (معاذ اللہ) (شہید کربلا، ص ۵۰)

3: حضرت طلحہؓ وزبیرؓ نے فرمایا..... کہ ہم سے مالک اشتر اور دوسرے باغیوں نے تلوار کے زور سے سیدنا علی المرتضیٰؓ کی بیعت لی ہے۔ معاذ اللہ

4: اکثر..... بلکہ ہزاروں کی تعداد میں صحابہ کرامؓ نے..... سیدنا علیؓ کی بیعت نہیں کی تھی۔ ایضاً

5: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہزاروں اصحاب رسول ﷺ عشرہ مبشرہ میں شامل، طلحہؓ وزبیرؓ اور ہزاروں تابعین سیدنا علیؓ کی بیعت سے انکاری ہوں تو پھر بھی سیدنا علیؓ کی خلافت وامامت میں فرق نہیں پڑتا۔ اور وہ خلیفہ راشد اور امام عادل وبرحق اور خلیفۃ المسلمین رہتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس یزید کی بیعت کے بعد تمام مسلمان بخوشی و رضا بیعت کر لیتے ہیں صرف دو آدمیوں کے انکار سے یزید کی خلافت غلط اور امت پر ظلم وزیادتی ہو جاتی ہے۔ آخر کیوں؟ (شہید کربلا، ص ۱۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6:۔ اگر سیدنا حسین ابن علیؓ کے انکار سے یزید کی خلافت ثابت نہیں ہوتی تو عائشہؓ اور طلحہؓ کے انکار کے باوجود سیدنا علیؓ کی خلافت کیسے ثابت ہوگئی؟ (شہید کربلا، ص ۱۰۸)

7:۔ اگر عبداللہ بن زبیرؓ کے انکار سے یزید کی خلافت برحق نہیں رہتی تو عبداللہؓ کے والد حضرت زبیرؓ کے انکار کے باوجود سیدنا علیؓ کی خلافت برحق کس طرح ہوگئی؟

جواب دو۔ اور انصاف کو آواز دو، آخر حق اور باطل کو ماپنے کے پیمانے تم نے الگ الگ کیوں بنا رکھے ہیں۔ (شہید کربلا، ص ۱۰۸)

8:۔ امیر المومنین حضرت معاویہؓ کے جانشین یزید کی بیعت پر اس وقت کی پوری اُمت مسلمہ کا اجماع ایک ایسی انمٹ حقیقت ہے جس سے انکار کرنا اپنی عقل و سمجھ اور عقل و فکر سے دستبردار ہونے کے مترادف ہے۔ (شہید کربلا، ص ۱۱۰)

9:۔ عالم اسلام کے گوشہ گوشہ سے مسلمانوں نے بلا جبر و اکراہ اور بلا خوف و طمع یزید کی ولی عہدی کی بیعت کی۔ (شہید کربلا، ص ۱۱۰)

10:۔ اچھے خاصے تعلیم یافتہ اہل سنت امیر معاویہؓ کے بارے سخت ناگفتہ بہ خیالات کے اسیر ہیں اور شیعوں نے اس سلسلہ میں ایسی ڈفلی بجائی ہے کہ اہل سنت علماء اور مفکرین اسلام لاشعوری طور پر رقص کرنے پر مجبور ہیں، یزید کے فسق و فجور کو مزے لیکر بیان کرنے والے واعظین اور علماء ہیں۔ (شہید کربلا، ص ۱۱۲)

11:۔ ہم پوری کائنات کے شیعوں کو اور ان اہل سنت کہلانے والوں کو جن کے منہ میں شیعوں کی زبان حرکت کرتی ہے..... آج لوط بن یحییٰ کی روحانی اولاد اور عبداللہ بن سبا کے پیروکار، یزید بن معاویہ پر تبرا کر کے اور گالیاں نکال کر حسینؓ کی دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(شہید کربلا، ص ۱۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا علامہ صاحب ایسے عقائد ونظریات کے حامل حضرات سے معافی مانگ کر اور انہیں اپنا امام بنا کر متعلقین امام اہلسنّت کے لئے باعث ''تسکین الصدور'' بن رہے ہیں یا اہلسنّت کے دلوں سے دور ہو رہے ہیں۔ آپ فیصلہ خود فرمائیں۔ ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

آپ اپنے مماتی امام کے خلاف اپنے بھائی کی یہ کتاب کی ملاحظہ فرما لیتے؟ تو حقیقت سمجھ آجاتی۔

---------نوازشات جلد اوّل---------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مماتیوں کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔علمائے کرام کے فتاویٰ جات

فتوی دارالعلوم دیوبند (دسمبر:2003)

حامداً ومصلیاً مسلماً۔قبر شریف میں حضرت نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ پر اہل حق علماء کرام کی تصانیف موجود ہیں''انباء الاذکیا بحیاۃ الانبیاء''میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے بہت دلائل ذکر فرمائے ہیں۔حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے''آب حیات''اسی موضوع پر لکھی ہے کہ علامہ ابن حجر مکیؒ نے فتاوی کبریٰ میں اس کو ثابت کیا ہے۔اور بہت اجلہ علماء کرام نے اس مبحث پر بہت کچھ تحریر فرمایا ہے۔باقی جو شخص حیات طیبہ کا منکر ہے۔اس کو انکار کی وجہ سے ضال ومضل قرار دے کر دائرہ اہلسنت والجماعت سے خارج قرار دیا جائے گا۔ ھذا ما عندنا واللہ اعلم بالصواب

احقر محمود حسن غفرلہ، بلند شہری حبیب الرحمان عفا اللہ عنہ 19-19-1414ھ

الجواب صحیح دارالعلوم دیوبند صدر مفتی دارالعلوم دیوبند۔U.P، سہارنپور انڈیا

فتوی جامعہ اشرفیہ لاہور (پاکستان)

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات فی القبر اور سماع عند القبر کا عقیدہ اہلسنت والجماعت کے نزدیک اجماعی ہے جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ بدعتی اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہے اور اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے اور اپنے بچوں کو اس کے پاس تعلیم دلوانا بھی جائز نہیں کیونکہ وہ ان کو بھی یہی عقیدہ سکھلائے گا اور گمراہ کردے گا۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ، شیر محمد علوی خادم دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور 16 رجب 1424ھ

الجواب صحیح المفتی حمید اللہ جان رئیس دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتوی جامعہ قاسم العلوم ملتان

حضور ﷺ کی قبر مبارک میں زندگی جسد مبارک کے ساتھ ثابت ہے اور روح مبارک کا جسد عنصری کے ساتھ تعلق اہلسنت والجماعت میں متفق علیہ ہے جو شخص آنحضرت ﷺ کی حیات جسمانی کا منکر ہو اہل سنت والجماعت سے خارج ہے ایسے شخص کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ حیات انبیاء علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء، کی حیات جسمانی پر جمیع صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ آئمہ اربعہ، حضرات محدثین و مفسرین اور جمہور علماء اُمت کا اتفاق ہے۔ (چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اشعۃ اللمعات) صفحہ 613 جلد نمبر 1 اور مدارج النبوۃ جلد 2 صفحہ 447 میں فرماتے ہیں۔ ''حیات جسمانی انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین متفق است میان علماء امت وہیچ کس رادراں اختلاف نیست'' لہٰذا یہ عقیدہ رکھنے والا ہرگز ہرگز دیوبندی نہیں ہے۔ اس کے پاس بچوں کو تعلیم نہ دلوائی جائے۔ فقط حررہ

مفتی منظور احمد، جامعہ قاسم العلوم ملتان 19 شعبان 1424ھ

فتوی دارالعلوم کبیر والا

اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں جس شخص کا عقیدہ مذکورہ بالا عقیدے سے مختلف ہو اور آپ ﷺ کی حیات کا منکر ہو ایسے شخص کو اپنے اختیار سے امام بنانا جائز نہیں اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے عقیدہ کی خرابی کا خطرہ ہو تو ایسے شخص کے پاس بچوں کو تعلیم نہ دلوائی جائے۔ (مولانا) حفیظ اللہ ڈیروی 14 رجب 1424ھ

الجواب صحیح (مولانا) حامد حسن دارالعلوم کبیر والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کا فتوی

جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت ﷺ اپنی قبر میں زندہ نہیں یا روضہ مبارک میں آپ کے جسم کے ساتھ روح کا بالکل تعلق نہیں اور اگر قبر شریف پر درود شریف پڑھا جائے تو آپ بالکل نہیں سنتے۔ تو ایسا عقیدہ رکھنا قرآن وحدیث اور اہلسنت والجماعت کے خلاف ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور انتظامیہ پر لازم ہے کہ کسی اچھے عقیدے والے کو امام مقرر کریں۔ اسی طرح بچوں کے عقائد خراب ہونے کا خطرہ ہو تو ایسے عقیدے کے حامل شخص سے تعلیم دلوانے سے احتراز کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد اصغر عفی عنہ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد 7/11/1424

الجواب صحیح محمد اعجاز دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد 7/11/1424

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا فتوی

جو لوگ حیات النبی ﷺ کے منکر ہیں وہ دیوبندی تو کجا اہلسنت والجماعت سے خارج ہیں۔ بدعتی اور گمراہ عقیدے والے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز بھی مکروہ ہے اور ایسے لوگوں کے ہاں بچوں کو تعلیم دلوانے کیلئے یا ان کے پروگراموں میں شرکت کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

(مفتی) محمود الحسن طیب عفا اللہ عنہ

16 شعبان المعظم 1424ھ

13۔ اکتوبر 2003ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا فتوی

اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کو اپنی قبور میں اپنے دنیاوی اجسام سے حیات حاصل ہے مگر اس کی پوری حقیقت اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ قبر میں نماز پڑھتے ہیں امت کے اعمال آپ کے روبرو پیش کیے جاتے ہیں جو قریب سے درود پڑھے اس کو خود سنتے ہیں اور جواب ارشاد فرماتے ہیں، جو شخص اس عقیدے کا منکر ہو وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے اور اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور ایسے آدمی سے بچوں کو تعلیم دلوانا گمراہی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ لہٰذا احتیاط ضروری ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

(مولانا مفتی) ظہور احمد غفرلہ دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال 28-10-1424ھ

مدرسہ مفتاح العلوم سرگودھا کا فتوی

بلا تاویل حیات النبی ﷺ کا منکر بدعتی ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایسا شخص اپنے اسی عقیدے کی نشر واشاعت بھی کرتا ہے اور بچوں کے ذہن کو خراب کرنے کا اندیشہ ہو تو ایسے شخص کے پاس بچوں کو تعلیم دین کیلئے نہ بٹھایا جائے۔

ویکرہ امامۃ عبدواعرابی ۔ الایکون ای غیر فاسق (ومبتدع) ای صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول (الدرالمختار ص540ج1)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

امیر حمزہ مدرسہ جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

الجواب صحیح محمد طیب 1425ھ

نوٹ۔ ان فتاویٰ جات کی فوٹو سٹیٹ عند الطلب دستیاب ہے۔

(بشکریہ) ''مناظرہ حیات النبی ﷺ''

از مجاہد اہل سنت مولانا عبدالجبار سلفی مدظلہ لاہور

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت الجماعت اور مماتی فرقہ کے عقائد ونظریات میں فرق

عقائد اہلسنت والجماعت دیوبند	☆	عقائد فرقہ مماتی
1-رسول کریم ﷺ روضہ پاک میں مکین ہیں	☆	آپ ﷺ روضے میں نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ہیں۔
2-آپ کی حیات مبارکہ متعلق روح جسمانی ہے۔	☆	جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہے۔
3-احادیث متواترہ سے حیات ثابت ہے۔	☆	یہ حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں۔
4-روضہ مبارک میں حضور ﷺ زندہ ہیں اور عندالقبر آپ درود سنتے ہیں اس پر اجماع امت ہے۔	☆	یہ عقیدہ شرکیہ ہے آپ زندہ نہیں ہیں۔
5-امتی روضے پر شفاعت کا سوال کرسکتا ہے۔	☆	شفاعت مانگنا شرک ہے اور یہ جنگلیوں کا مذہب ہے
6-آپ علیہ السلام کی روح اور جسم کا تعلق قوی تر ہے۔	☆	تعلق ماننے والا بے ایمان ہے۔
7-آپ ﷺ کی روح اور جسم دونوں جنت کی لذتیں اٹھا رہے ہیں۔	☆	صرف روح لذت اٹھا رہی ہے۔
8-اصلی جسم جو دفون فی الروضہ ہے وہی جنت میں ہے۔	☆	اصلی جسم جنت میں نہیں بلکہ مثالی جسم جنت میں ہے۔
9-آپ ﷺ کا ایک ہی جسم ہے اس جیسا کائنات میں اور کوئی نہیں۔	☆	حضور ﷺ کے دو جسم ہیں ایک خاکی اور دوسرا مثالی۔
10-آپ کے وسیلے سے دعا جائز ہے۔	☆	حرام ہے۔
11-روح وجسم کے مجموعے کا نام نبی ہے۔	☆	روح نبی ہے، جسم نہیں۔
12-آپ کا روضہ جنت ہے۔	☆	جنت نہیں ہے۔
13-آپ کو روضہ پاک میں زندہ سمجھنا ایمان ہے۔	☆	شرک ہے۔
14-زائر مدینہ کے ہاتھ آپ کی طرف سلام بھیجنا جائز ہے۔	☆	یہ عقیدہ شرک ہے۔
15-روضے پر پڑھا ہوا درود آپ سنتے ہیں۔	☆	یہ عقیدہ شرک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16- جہاں مردہ مدفون ہے۔ وہیں فرشتے آتے ہیں۔ یہی اصلی اور شرعی قبر ہے۔	☆	زمینی قبر شرعی قبر نہیں ہے اور نہ فرشتے اس میں آتے ہیں۔
17- قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔ (الحدیث)	☆	دوسرے مردے کہاں جائیں گے۔ (حدیث کا مذاق اڑاتے ہیں)
18- گناہ گار کی قبر تنگ ہو جاتی ہے۔ (الحدیث)	☆	جھوٹ ہے۔
19- قبر میں نیک آدمی کیلئے کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔	☆	جھوٹ ہے۔
20- میت سنتی ہے۔ (الحدیث)	☆	جھوٹ ہے۔
21- آپ کو بلا روح سمجھنا توہین ہے۔	☆	توہین نہیں بلکہ اشاعت التوحید ہے۔
22- حضرت عائشہؓ حضرت عمرؓ کی قبر پر حیاء کے طور پر پردہ کرتی تھیں۔	☆	یہ کوئی عقلمندی ہے کہ مردہ مٹی سے دیکھے اور کپڑے سے نہ دیکھے۔
23- سیدنا عیسیٰؑ بعد نزول مدینہ شریف میں رسول اکرم ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر سلام کریں گے اور آپ ﷺ جواب ارشاد فرمائیں گے۔	☆	جبکہ مماتیوں کے ہاں نہ حاضری نہ سلام عند القبر گویا در پردہ نزول عیسیٰ کا بھی انکار ہے۔
24- حضور ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے۔	☆	دل بھی سو جاتا ہے۔
25- آپ ﷺ کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	☆	ٹوٹ جاتا ہے۔

بعض کرم فرما! یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ علماء اہل سنت والجماعت دیوبند اور فرقہ مماتی ایک ہی مسلک کے حامل ہیں۔ ان کی غلط فہمی اور ابہام کو دور کرنے کیلئے چند امتیازات اختصار کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں ورنہ.....

ایک نہیں دو نہیں ہزار نہیں ☆ میرے درد دل کا شمار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ حیاۃ الانبیاءؑ کو نقصان پہنچانے والے

مولانا نور محمد قادری تونسوی صاحب مدظلہ، ترنڈہ محمد پناہ، ضلع رحیم یار خاں

برادران اسلام عہد اول سے علماء اہل سنت کا یہ عقیدہ تسلسل کیساتھ چلا آ رہا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً ہمارے نبی اکرم ﷺ اپنی قبر شریف میں بتعلق روح زندہ ہیں۔ صلوۃ وسلام سنتے ہیں اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ لیکن چودھویں صدی کے اواخر میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اس عقیدے کا انکار کر دیا، بلکہ قائلین حیاۃ وسماع پر فتوے داغنا شروع کر دیئے۔ چنانچہ ایک صاحب نے اہل السنہ کی عظیم یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں ایک استفتا بھیجا کہ جو لوگ حضور اکرم ﷺ کی حیاۃ قبر کا انکار کرتے ہیں ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ دارالعلوم کے صدر مفتی حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسنؒ نے جواب میں لکھا کہ ایسا شخص خراب عقیدے والا ہے۔ بدعتی ہے اور خارج اہل سنت والجماعۃ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ اس فتویٰ کی تائید حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ اور حضرت مولانا ضیاء الحقؒ مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور اور حضرت مولانا محمد رسول خانؒ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ نے کی۔ اس فتویٰ کی تائید امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ نے بھی کی۔ نیز حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے فتاویٰ سے یہ وضاحت بھی فرما دی کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(دیکھیے تسکین الصدور طبع دوم، ص: 42,41)

اسی طرح اس سے ملتا جلتا ایک سوال پاکستان کے تمام جامعات کے مفتیان کرام سے کیا گیا۔ مثلاً جامعہ انوریہ حبیب آباد ضلع بہاولپور، جامعہ خیر المدارس، ملتان، جامعہ قاسم العلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلگشت کالونی ملتان، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، کراچی، مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، دارالعلوم عید گاہ کبیر والا، جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا، جامعہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان، تنظیم اہل سنت والجماعت ملتان، جامعہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر، مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن مسجد گنبد والی، شہر جہلم، جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا۔ تو ان تمام جامعات کے مفتیان کرام نے یہ فتویٰ دیا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص گمراہ ہے اہل السنہ سے خارج ہے اور بدعتی ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (قبر کی زندگی ص465 ص:499)

لیکن بدقسمتی سے ان ہر دو فریقین یعنی قائلین حیاۃ وسماع ومنکرین کے مابین ایک تیسرا گروہ پیدا ہوا جنہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی حیاۃ قبر اور سماع عندالقبر برحق ہے اور اس پر ہمارا بھی ایمان ہے لیکن جو شخص اس عقیدہ کو نہ مانے وہ بھی اہل حق ہے اور اہل السنت ہے اور اس عقیدہ کے انکار سے آدمی کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسے وہ شخص پہلے صحیح العقیدہ تھا۔ اب بھی صحیح العقیدہ ہے۔ اس گروہ کی یہ دوغلی پالیسی نہایت ہی خطرناک ہے کیونکہ عقیدہ تو وہ ہوتا ہے جس کو ماننا ضروری ہو جاتا ہے اور نہ ماننے والا یقیناً گمراہ ہو جاتا ہے دنیا میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں ہے کہ ایسا عقیدہ ہو کہ جس کے نہ ماننے سے آدمی کے دین وایمان میں کوئی فرق بھی نہ آئے، بندہ عاجز یہ تقیہ کی راہ اختیار کرنے والوں سے سوال کرتا ہے۔

ا:۔ کہ ایک شخص کہتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر میرا ایمان ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی مانتا ہوں لیکن جو شخص اس عقیدہ کو نہ مانے وہ بھی مسلمان ہے اور عقیدہ ختم نبوت کے انکار سے اس کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیا دوغلی پالیسی یہاں کارگر ثابت ہوگی؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲:۔ اسی طرح ایک شخص کہتا ہے کہ میں حیاۃ عیسیٰؑ کا قائل ہوں اور ان کے نزول الی الارض پر بھی میرا ایمان ہے لیکن جو شخص اس عقیدے کا انکار کرے وہ بھی مسلمان ہے اور اس انکار سے اس کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں آیا تو کیا دوغلی پالیسی یہاں بھی کام آئے گی، نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

۳:۔ اسی طرح ایک شخص کہتا ہے کہ میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کو مانتا ہوں اور وہ پکے کھرے مسلمان تھے اور میں ان پر کسی قسم کی تنقید نہیں کرتا لیکن اگر کوئی شخص اس عقیدہ کو نہ مانے تو وہ مسلمان ہے انکار صحابہ سے اس کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تو کیا یہ دوغلی پالیسی صحیح ہوگی؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

۴:۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں عذاب قبر اور دوزخ و بہشت اور حوض کوثر کو مانتا ہوں ان امور پر میرا ایمان ہے لیکن جو شخص ان امور کا انکار کرے وہ بھی پکا، کھرا، سچا مسلمان ہے، ان عقائد کے انکار سے اس کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو کیا یہ دوغلی پالیسی مفید ثابت ہوگی، نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

پس جس طرح دوسرے عقائد میں یہ دوغلی پالیسی نہایت ہی خطرناک ہے تو عقیدہ حیاۃ النبی میں بھی یہ پالیسی نہایت ہی خطرناک ہے۔ بلکہ جو لوگ کھلم کھلا حیاۃ الانبیاء کا انکار کرتے ہیں وہ اتنے خطرناک نہیں ہیں جتنے یہ ہیں۔ کیونکہ جب یہ لوگ عوام الناس کے سامنے اپنے عقیدے کا یوں اظہار کریں گے تو سادہ لوح عوام انہیں یقیناً اپنی جماعت کا فرد سمجھیں گے اور ان پر اعتماد کلی کریں گے تو جب یہ لوگ یہ کہیں گے کہ اس عقیدے کو ماننا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے منکر بھی اہل السنت ہیں اور علماء دیوبندؒ میں سے ہیں تو لوگ یقیناً ان کی بات پر اعتماد کریں گے اور اس عقیدے کو غیر ضروری سمجھ کر بالآخر منکر ہی بن جائیں گے۔

---نوازشات جلد اوّل---

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا ایسے خطرناک لوگوں کی پہچان از حد ضروری ہے۔ جہاں بھی بیٹھے ہیں ان سے اجتناب کرنا ازبس لازمی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ایسے لوگ ہمارے بڑے بڑے مدارس اور جامعات میں گھسے ہوئے ہیں۔ بلکہ اعلیٰ عہدوں پر فائز بھی ہیں کوئی شیخ الحدیث بنا بیٹھا ہے۔ اور کوئی مفتی، کوئی صدر مدرس بنا ہوا تو کوئی مدرس۔

الغرض! ہمارے مدارس میں کلیدی عہدوں پر یہ لوگ فائز ہو کر ہمارے طلباء اور عوام الناس کو مماتی بنانے میں دن رات مصروف ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ مماتی علماء کے علم وتقویٰ اور ان کی حق گوئی قرآن خوانی کی بڑی لمبی چوڑی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ جس سے طلباء کے دلوں میں ان کی عظمت اور قدر ومنزلت بیٹھ جاتی ہے۔ اور یوں وہ رفتہ رفتہ مماتیت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، نیز ان لوگوں کی عادت ہے کہ حیاتی اور مماتی علماء کی تعریف کرتے ہیں اور ہمارے علماء کے حق میں دو تین تعریفی کلمات کہہ کر مماتی علماء کو ان سے بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ جس سے طلباء کے دلوں میں مماتی علماء کی عظمت بیٹھتی چلی جاتی ہے۔ نیز جب ان لوگوں کے سامنے مماتی علماء کی بدعقیدگی کو بیان کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کیلئے وہ ناقابل برداشت بن جاتی ہے اگر موقع مل جائے تو مماتیوں کی حمایت میں بول پڑتے ہیں اور اگر موقع نہ ملے تو کم از کم ان کے ماتھے پر بل تو ضرور آ جاتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت ہے اس بات کی ہے کہ اہل مدارس اور جامعات والے حضرات ایسے لوگوں کی شناخت کر کے اپنے اداروں کی تطہیر کریں اور بڑھتی ہوئی اس گمراہی کی روک تھام کریں۔

جمعیت علماء اسلام سے تعلق رکھنے والے اپنی جماعت کے علماء سے مسئلہ دریافت کر لیں اور سپاہ صحابہ سے تعلق رکھنے والے اپنی جماعت کے مفتیان کرام سے مسئلہ پوچھ لیں، تبلیغی جماعت والے حضرات اپنی جماعت کے علماء سے مسئلہ معلوم کر لیں۔ الغرض۔ تمام علماء کرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو یہی فتویٰ دیں گے کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تو جب اس طریقہ سے مساجد و مدارس کی تطہیر ہو جائے گی تو کافی حد تک اس گمراہی کے پھیلنے کی روک تھام ہو جائے گی اور عقیدہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل تحفظ حاصل ہو گا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکابر علماء اہلسنت دیوبندؒ کے نقش قدم پر استقامت نصیب فرمائے اور ہر قسم کی بے دینی، گمراہی اور ذہنی آوارہ گردی سے محفوظ رکھے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وعلی والہ واصحابہ اجمعین

(ماہنامہ ''حق چار یار''، لاہور، ج25، شمارہ نمبر 1، جنوری 2012)

اِس قدر بھٹکا حیاتِ نوعِ اِنساں کا یقین	کارواں کو اِعتمادِ راہنما جاتا رہا

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکابرینِ اُمّت کی نظر میں

(50 حوالہ جات سے مزیّن)

خلیفۃ الرسول سیّدنا ابوبکر صدیقؓ: آپؓ نے وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رسولِ اکرمؐ کے حجرہ مُبارک کے سامنے رکھ دینا۔ اگر دروازہ کھُل جائے اور قبرِ اطہر سے آواز آئے کہ ابوبکرؓ کو اندر لے آؤ تب تو مجھے حجرہ مُبارک میں رکھ دینا ورنہ عام مومنین کے قبرستان میں دفن کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب حجرہ مُبارک کے سامنے جنازہ رکھا گیا تو دروازہ کھُل گیا اور قبرِ انور سے آواز آئی: ''ادخلوا الحبیب الی الحبیب'' ترجمہ: لے آؤ محبوبؓ کو اپنے محبوبؐ کے پاس۔

(تفسیر کبیر ج5، ص285)

خلیفہ ثانی سیّدنا عُمر فاروقؓ: حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عمر فاروقؓ ہیں۔ آپؓ نے فرمایا اُن دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں اُنہیں آپؐ کے پاس لے آیا۔ آپؐ نے اُن سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم طائف سے آئے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم اہلِ مدینہ کے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ اِس لئے کہ تم مسجد نبوی میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو۔ (رسول اکرمؐ کے آرام کا خیال نہیں کرتے) (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۷)

خلیفہ ثالث سیّدنا عُثمان ذوالنورینؓ: حضرت عثمانؓ کا جب باغیوں نے محاصرہ کرلیا تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپؓ شام تشریف لے جائیں۔ وہاں کی افواج مضبوط ہیں۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں اسے جائز نہیں سمجھتا کہ اپنے دارالہجرت کو چھوڑ جاؤں اور نبی پاکؐ کی ہمسائیگی چھوڑ دوں۔ (جذب القلوب ص ۲۰۰)

خلیفہ رابع سیّدنا علی المُرتضیٰؓ: حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنے گھر کے دروازے مدینہ منورہ سے باہر ایک جگہ میں بنوائے تاکہ کواڑ بننے کا کہیں شور پیدا نہ ہو اور حضور اقدسؐ کو اذیت نہ ہو۔

(شفاء السقام ص ۱۷۳، مصر)

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہؓ صدیقہ: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مَیں اپنے حجرے جس میں رسول اللہ دفن ہیں میں کھُلی چادر جایا کرتی تھی۔ مجھے یہی خیال تھا کہ میرے خاوند اور میرے والد ہی تو یہاں ہیں۔ جب حضرت عمرؓ وہاں دفن ہوئے تو خدا کی قسم میں تو پردے ہی سے جاتی تھی۔ اور یہ حضرت عمرؓ سے حیا کے باعث تھا۔ (رواہ احمد وکذا فی المشکوٰۃ ص ۱۵۴)

مؤذنِ رسولؐ حضرت بلالؓ: حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ خلافت میں جب قحط پڑا تو حضرت بلالؓ رسول اکرمؐ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے اور یوں عرض کی کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمّت کیلئے بارش کے پانی کی درخواست فرمائیں۔ آپؐ کی اُمّت قحط سے ہلاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہورہی ہے۔ تو سیّد الانبیاءؐ نے اُن ؓ کو خواب میں آ کر فرمایا کہ عمر فاروق ؓ کو جا کر میرا اسلام کہہ دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ بارش ہو جائے گی۔ چنانچہ جلد ہی بارش ہوگئی۔

(فتح الباری، شرح بخاری، رحمت کائنات)

امام اعظم حضرت ابو حنیفہؒ: محققین کے نزدیک یہ بات طے شدہ ہے کہ رسول اکرمؐ زندہ ہیں۔ آپؐ کو رزق دیا جاتا ہے اور عبادات سے آپؐ لذت بھی اُٹھاتے ہیں۔ ہاں اتنی بات ہے کہ وہ ان نگاہوں سے پردے میں ہیں جو ان مقامات تک پہنچنے سے قاصر رہتی ہیں۔

(نور الایضاح ص ۱۷۷)

حضرت امام شافعیؒ: ہم شافعیہ کے نزدیک حضورِ اقدسؐ زندہ ہیں اور آپؐ میں احساس اور شعور موجود ہے۔ آپ ﷺ کے حضور اُمّت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور صلوٰۃ وسلام بھی آپؐ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (طبقات شافعیہ ص ۴۸۲)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ: حضرت ابن عقیلؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔ (الروضۃ البھیہ ص ۱۴، مقام حیات ص ۱۹۹)

حضرت امام مالکؒ: نبی پاکؐ وفات شریف کے بعد اب حیاتِ تامہ سے زندہ ہیں۔ اور یہ حیات آئندہ بھی اِسی طرح رہے گی۔ یہ صرف آپؐ کا خاصہ نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اِس وصف میں آپؐ کے ساتھ شریک ہیں۔ آپؐ غذائے حسِ دنیوی سے استغناء کے باوجود حیات کاملہ سے زندہ ہیں۔ (نور الایمان ص ۱۴، وفاء الوفاء ج ۲ ص ۱۲۔ ۴۱۳)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ: چھوٹا برزخ (یعنی قبر) جب ایک وجہ سے دنیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہوں میں سے ہے تو یہ ترقی کی گنجائش رکھتا ہے۔ اور مختلف اشخاص کے اعتبار سے اس جگہ کے حالات خاصے متفاوت ہیں۔ آپ نے (نبی کریمؐ کا یہ فرمان) تو سنا ہی ہوگا کہ حضراتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

(مکتوباتِ دفتر دوئم، مطبوعہ لکھنؤ، ص ۲۹)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ: فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں رسولِ اکرمؐ کی زیارت ہوئی۔ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے؟ اِس کے بعد شفاء کی بشارت عطا فرمائی اور اپنی داڑھی مبارک سے دو بال مرحمت فرمائے۔ مجھے اسی وقت شفاء ہوگئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ بال میرے ہاتھ میں تھے۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ والد محترمؒ نے ان دو بالوں میں سے ایک بال مجھے بھی مرحمت فرمایا تھا۔

(فضائل درود شریف، از مولانا زکریاؒ)

حقیقت ہر نقابِ زندگی سے رُونما ہوگی نظر کی قوتوں کو امتیازِ حق و باطل دے

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ: چونکہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے سب زندہ ہیں، اس لئے ان کے آگے ان کی وراثت چلے، یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(الکوکب الدری جلد ۱، ص ۴۲۳)

مزید فرماتے ہیں: رسول کریمؐ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ اس عنوان کے سلسلہ میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اپنے رسالہ ''آبِ حیات'' میں واضح کیا ہے۔

(اوجز المسالک، جلد ۶، ص ۴۸۲)

مزید ارشاد فرماتے ہیں: کہ کسی کی قبر کے پاس جا کر کہے کہ اے فلاں تم میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے دُعا کرو کہ حق تعالیٰ میرا کام کردیوے، اس میں علماء کا اِختلاف ہے، مجوّز سماع موتی اس کے جواز کا اقرار کرتے ہیں۔ اور منکرینِ سماع منع کرتے ہیں۔ مگر انبیائے کرام علیہم السلام کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اسی وجہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے۔ اور دلیل جواز کی یہ ہے کہ فقہائے کرامؒ نے بعد سلام کے وقتِ زیارت قبر مبارک کے شفاعت اور مغفرت کا عرض کرنا لکھا ہے۔ پس یہ جواز کے واسطے کافی ہے۔ (فتح القدیر، جلد ۲، ص ۳۳۷، مطبوعہ مصر)

حضرت مولانا مفتی محمودؒ: اِختلاف یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی موت سے حیات زائل ہوجاتی ہے یا صرف مستور ہوجاتی ہے۔ یعنی موت بمعنی واقع الحیاۃ ہے یا بمعنی ساتر الحیاۃ۔

بانیٔ دارالعلوم دیوبند حضرت قاسم نانوتوی قدس سرہٗ العزیز نے اپنے رسالہ ''آبِ حیات'' میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ آپؐ کی موت سے صرف حیات مستور ہوئی ہے۔ زائل نہیں ہوئی رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ دنیوی علی الاتصال اَب تک برابر مستمر ہے۔

یہ امر بھی علماء اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک مُسلّم اور مجمع علیہ ہے کہ بحالتِ موجود یعنی عالمِ برزخ میں آپؐ جسمانی حیات سے زندہ ہیں۔ آپؐ کی رُوح مُبارک کا تعلق آپؐ کے جسدِ عنصری کے ساتھ ایسا قائم کردیا گیا ہے کہ اسی دنیاوی جسدِ اطہر کے ساتھ (جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے) تمام افعال وحرکات مثل سمع وبصر وبطش ومشی وکلام وغیرہ پر قادر ہیں۔ یہ عقیدہ کہ آپؐ کا جسدِ اطہر ساکن وصامت قبر مُبارک میں صحیح سلامت موجود ہے۔ اور اس سے افعال وحرکات کا صدور نہیں ہوتا۔ عقیدۂ فاسدہ ہے۔ اور تمام علماءِ اہلسنّت والجماعت کے عقیدہ اور علماءِ دیوبند کے مسلک کے خلاف ہے۔

(ابوالفضل محمود عفا اللہ عنہ قاسم العلوم ملتان ۲۱۔۶۔۷۷ھ)

(بحوالہ: رسالہ حیات النبیؐ، ناشر حاجی محمد اکرم بیگ (مرحوم)، بابر آئل کمپنی، بیرون کارخانہ بازار فیصل آباد)

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں اکابر علماءِ دیوبندؒ کا مسلک اور متفقہ اعلان

---------- نوازشات جلد اوّل ----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اقدس ﷺ اور سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابرین دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور ان کے ابدانِ مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں اور جسدِ عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیاتِ دنیوی کی مماثل ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ احکامِ شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا جائے بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہلِ سنت والجماعت کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبندؒ کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا تو مستقل تصنیف حیاتِ انبیاء پر "آبِ حیات" کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ "المہند علی المفند" بھی اہلِ انصاف واہلِ بصیرت کیلئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کریں اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابرین علماء دیوبندؒ کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

(واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل)

☆ مولانا محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، مدرسہ اسلامیہ عربیہ بنوری ٹاؤن کراچی
☆ مولانا عبدالحق عفا اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
☆ مولانا مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ سابق ناظم محکمہ امور مذہبیہ بہاولپور
☆ مولانا شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
☆ مولانا مفتی محمد حسن عفا اللہ عنہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
☆ مولانا محمد رسول خاں عفا اللہ عنہ جامعہ اشرفیہ لاہور
☆ مولانا محمد ادریس کان اللہ لہٗ جامعہ اشرفیہ لاہور
☆ مولانا محمد شفیع عفا اللہ عنہ دارالعلوم کراچی
☆ مولانا ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ
☆ مولانا احمد علی لاہوری عفا اللہ عنہ امیر نظام العلماء وامیر خدام الدین لاہور (تلک عشرۃ کاملہ)

(بحوالہ: مقامِ حیات از مفکر اسلام علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم پی ایچ ڈی لندن)

(بشکریہ: ماہنامہ پیامِ مشرق لاہور، جلد نمبر 3، شمارہ نمبر 4، ربیع الاوّل 1380ھ ستمبر 1960ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ حیات النبی ﷺ حضرت قاری محمد طیبؒ کی طرف سے مسلک دیوبند کی ترجمانی

حضرت المحترم (مولانا خیر محمد صاحب) زید مجدکم! سلام مسنون۔ نیاز مقرون۔

گرامی نامہ مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۷۷ھ کو شرفِ صدور لایا۔ میں اس درمیان میں ہمہ وقت اسفار میں رہا۔ اس لئے ارسالِ جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی۔ معافی کا خواستگار ہوں۔

گرامی نامہ سے اندازہ ہوا کہ مسئلہ حیات النبیؐ اہمیت اختیار کر گیا ہے جس سے اندیشہ ہے کہ منتسبین دیوبند ہی خود گروہ بندی نہ ہو جائے۔ اس لئے نیاز مندانہ طریق پر گزارشات پیش کرنیکی جرأت کرتا ہوں۔

مسئلہ زیر بحث (حیات النبیؐ) میں جہاں تک اپنے بزرگوں کی کتابوں، فتاویٰ، مقالات اور متوارثِ ذوق کا تعلق ہے دیوبندیت تو یہی ہے کہ برزخ میں آنحضرت ﷺ کو حیاتِ دنیوی کے ساتھ زندہ مانا جائے۔ کیونکہ دیوبندیت کی موجودہ جماعتی تشکیل قیام دار العلوم دیوبند سے شروع ہوئی ہے جس کی ابتداء حضرت اقدس حاجی امداد اللہ صاحبؒ مہاجر مکی قدس سرہٗ کی سرپرستی میں ان کے دو جلیل القدر خلفاء حضرت نانوتویؒ اور حضرت گنگوہیؒ سے ہوئی۔ ان تینوں بزرگوں کا مسلک بھی حیات دنیوی ہے۔ پھر آخر الذکر دو بزرگوں کے تلامذہ حضرت شیخ الہندؒ، حضرت مولانا احمد حسن صاحب امروہیؒ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم رائپوریؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ مہتمم دار العلوم دیوبند، حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانی دیوبندیؒ، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی دیوبندیؒ، مفتی اعظم دار العلوم دیوبند وغیرہ حضرات کا مسلک بھی یہی ہے۔ جو ان کے مطبوعہ فتاویٰ اور مقالات میں موجود ہے۔ پھر ان اکابر کے تلامذہ مثل حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحبؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، اور دوسرے اساتذہ دارالعلوم دیوبند وغیرہ حضرات کا بھی یہی مسلک ہے۔ یہی حضرات دیوبندیت کے اساطین کہلاتے ہیں۔ اِس لئے دیوبندیت توحیات النبی کے بارے میں حیاتِ دنیوی ہی ہے جو برزخ میں قائم ہے۔ فقط والسلام محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

(بحوالہ: خیر الفتاویٰ، جلد اوّل)

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کا مسلک؟

سوال: آیا رُوح مبارک کا تعلق بدن پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے یا نہیں؟ نیز انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سماع عند القبر احناف اور علماء دیوبند کے نزدیک ثابت ہے یا نہیں؟

(السائل: عمر حیات شاہ۔ ۲۷ صفر ۱۳۷۹ھ)

جواب: واللہ الموفق للصواب: تعلق باقی ہے چنانچہ "فتح العزیز" کی عبارتِ مذکورہ میں مصرح ہے وتعلقے بہ قبر نیز ارواح را میباشد۔ قبر کے ساتھ تعلق باقی ہے تو اجساد کے ساتھ خود باقی ہے اور فقہاء کرامؒ نے بھی تصریح کی ہے کہ تنعم وغیرہ میں اجساد کو بھی شمولیت ہے اور وہ اسی بقاء تعلق پر مبنی ہے۔ کئی اکابر علماءؒ نے اپنی تحریروں میں تصریح کی ہے کہ عند القبر انبیاء علیہم السلام کا سماع بلاشبہ ثابت ہے۔ خصوصاً سیّد الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام بہت بلند ہے اور آپؐ کے سماع میں تو کچھ شبہ ہی نہیں۔ بلفظہٖ عبدالرشید

مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی ۲۷ صفر ۱۳۷۹ھ

الجواب صحیح: مہر دارُالافتاء مطبوعہ: ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی ستمبر ۱۹۵۹ء

لاشئے غلام اللہ خان بحوالہ: تسکین الصدور ص ۴۲ مطبوعہ چہارم ۹۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکرین سماع صلوٰۃ والسلام عندالقبر سے مولانا غلام اللہ خانؒ کا اظہارِ براءت

الاستفتاء: حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب مدظلہٗ ! السلام علیکم۔ ہمارے ہاں ایک مولوی صاحب احمد سعید خان ہیں، وہ کہتے ہیں: ''جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر شریف پر پڑھا ہوا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں وہ شخص کافر ہے۔'' وہ مولوی صاحب اپنے آپ کو آپ کی جماعت کا بتاتے ہیں۔ دیوبندی لوگوں میں بہت اختلاف ہوگیا ہے۔ لہذا آپ اپنا عقیدہ اور اہلسنّت والجماعت کا عقیدہ ظاہر فرما کر ہم پر کرم نوازی فرمائیں تاکہ عام مسلمانوں کی رہبری ہو سکے۔

نیازمند علماء: احقر: عبدالقادر خان عباسی۔ احمد پور شرقیہ سابق ریاست بہاولپور

الجواب: کتب فقہ حنفیہ اور احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ عندالقبر بذاتِ خود آنحضرت ﷺ درود وسلام سنتے ہیں۔ سلف اہلِ السنّت والجماعت میں اس کے اندر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ایسے عقیدے والے کو کافر اور مشرک کہنا بہت بڑی دلیری ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ایسی جہالت سے ہر ایک کو محفوظ رکھے اور سلف کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الجواب صحیح: لاشئ غلام اللہ خان عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی ۲۲ صفر ۱۳۹۶ھ

جواب دُرست ہے: ناکارہ خلائق غلام ربانی (بحوالہ: ''خیر الفتاویٰ جلد اوّل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ جات

سوال: یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رُوح مبارک علیین میں ہے، آپؐ کی روح کا روضہ شریف میں جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لہذا آپؐ کی قبر پر درود وسلام پڑھا جائے تو پڑھنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ لیکن آپ سنتے نہیں۔

کیا ایسا عقیدہ رکھنا صحیح ہے کہ نہیں؟ اور غلط ہونیکی صورت میں بدعت سیۂ ہے یا نہیں؟ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا، بحوالہ تحریر فرمائیں۔

عالم اِسلام کی عظیم یونیورسٹی دارُالعلوم دیوبند کا فتویٰ

دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم مولانا سیّد مہدی حسن صاحبؒ نے ۱۳۷۶ھ میں اپنے فتویٰ میں لکھا ہے کہ بے شک آنحضرت ﷺ واصحابہ وسلم مزار مبارک میں بجسدہٖ موجود ہیں اور حیات ہیں۔ آپؐ کے مزار مبارک کے پاس کھڑے ہوکر جو سلام کرتا ہے اور درود پڑھتا ہے۔ آپؐ خود سنتے اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ بدعتی ہے اور غلط عقیدے والا ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ آگے لکھتے ہیں وہ بدعتی اور خارج از اہلسنّت والجماعت ہے۔ (بحوالہ: مقامِ حیات ص ۲۶۷)

جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتویٰ

حضور علیہ السلام کے حیات فی القبر اور سماع عندالقبر کے مسئلہ میں اہلِ سنّت والجماعت کا اجماع ہے۔ اور کسی کا اِختلاف نہیں ہے۔ (کذا فی فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۴) اور حدیث شریف میں ہے۔ (بروایۃ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ) الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔

(مسند ابی یعلی ص ۱۰۲، ج ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں فقط: واللہ اعلم بالصواب

۱۔تسکین الصدور ازمولانا سرفراز خاں صفدر مدظلہٗ کتبہ: شیر محمد علوی۔ ۵رجب ۱۴۱۳ھ

۲۔حیات انبیاء کرام ازمفتی عبدالشکور ترمذی مدظلہٗ خادم: دارافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۳۔عقیدہ حیات النبی قرآن کی روشنی میں، ازمولانا قاضی مظہر حسین مدظلہٗ

جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کا فتویٰ

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کا قائل نہ ہو وہ بدعتی ہے۔خراب عقیدے والا ہے۔ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔حدیث شریف میں ہے۔ان اللہ حرم علی الرض ان تاکل اجساد الانبیاء (الحدیث) وعن ابی ھریرۃ ﷺ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی من بعید اعلمتہ۔ (رواہ ابوالشیخ وسندہٗ جیدہٗ۔القول البدیع ص ۱۱۶)

عن انس ﷺ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم الانبیاء (صلوات اللہ علیہم) احیاء فی قبورھم یصلون۔رواہ ابن عدی والبھقی وغیرھما۔(شفاء السقام ص ۱۳۴)

فقط: محمد اقبال وتوکل علی المقال دارالافتاء مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

۴رجب ۱۴۱۳ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارُ العلوم فیصل آباد کا فتویٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی قبر مبارک میں اور اسی طرح دیگر حضرات انبیاء علیہم کی حیات ہمارے نزدیک قطعی طور پر ثابت ہے۔ کیونکہ اس پر ہمارے نزدیک دلائل قائم ہیں اور تواتر کے ساتھ اخبار موجود ہیں جو اس پر دلالت کرتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو علامہ سیوطیؒ کی کتاب انباء الذکیاء وفتاویٰ امام سیوطیؒ۔ بحوالہ ''تسکین الصدور'')

اس لئے یہ غلط عقیدہ ہے کہ روضۂ مبارکہ میں جسم کے ساتھ رُوح کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس جو شخص درُود شریف پڑھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود سنتے ہیں اور جو دُور سے پڑھا جائے وہ بواسطہ فرشتوں کے پہنچایا جاتا ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ ہیں: **من صلی علی عند قبری سمعته ونبی صلی علی من بعید اعلمته۔** (بحوالہ تسکین الصدور ص ۱۸۵)

''تسکین الصدور'' کتاب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ جو صرف اس مسئلہ کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ ایسے شخص کو اِمام نہ رکھا جائے۔

فقط: جمال احمد دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد ۱۷۔ رجب ۱۴۱۳ھ

تعلیم القرآن راولپنڈی کا فتویٰ

جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے مرکزی ادارہ دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کے مفتی اعظم مولانا عبدالرشید صاحب لکھتے ہیں۔ روضۂ اطہر پر حاضری کے وقت درود شریف پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام خود سنتے ہیں۔ جمہور امت اس پر متفق ہے اور سادات دیوبند کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ اس کا اِنکار جہالت ہے اور قائل پر کفر کا فتویٰ جاہلانہ جسارت ہے۔ ایسے شخص کی تقریر سننا گناہ ہے۔ اہلِ ایمان پر لازم ہے کہ اپنا ایمان محفوظ رکھیں۔ اور ایسی صحبت سے پرہیز کریں۔

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ

(بحوالہ: رسالہ حیات النبی از: مولانا محمد زکریاؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکرین حیات النبی کا فتویٰ کفر

مجلسِ مقننہ اشاعت التوحید والسنّت پاکستان کا فیصلہ سماع موتی کا عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں سماع موتی ثابت نہیں ہے جو لوگ

بمشیۃ اللہ خرقا للعادۃ عند القبر

سماع کے قائل ہیں وہ کافر نہیں ہیں۔ اور جو لوگ سماعِ موتی ہر وقت دُور و نزدیک کے قائل ہیں وہ ہمارے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

دستخط کنندگان

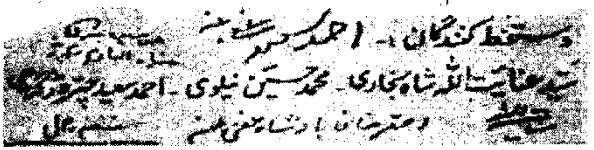

مولوی احمد سعید چترو ڑگڑھی نے ایک اجتماع میں مزید کہا.....

جسے بلا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں

''جو شخص حضور علیہ السلام کے سماع صلوۃ والسلام عند القبر کا قائل ہے خواہ کسی تاویل سے ہو وہ قرآن و حدیث اور شریعت کی رُو سے بلا تاویل کافر و مُرتد ہے۔ اور جو شخص سماع عند القبر کے قائل کو کافر نہ سمجھے وہ بھی بلا تاویل کافر ہے۔ اور جو اس کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ اگر نبی علیہ السلام کے سماع عند القبر کے قائل ابوبکر صدیقؓ ہیں تو وہ بھی کافر و مُرتد ہیں یعنی اگر ابوبکر صدیقؓ میرے سامنے آ کر یہ عقیدہ ظاہر کریں تو میں ان کو بھی کافر کہہ دُوں گا۔ بعد از موت سماع و رویتِ انبیاء کا عقیدہ دراصل یہودیوں کی ایجاد ہے۔'' (العیاذ باللہ)

(بحوالہ ماہنامہ ''حق چار یار'' لاہور۔ اپریل ۹۷ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ: مجلسِ مقننہ اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان کا مندرجہ فیصلہ ماہنامہ ''نغمۂ توحید'' جلد نمبر ا، شمارہ نمبر ے صفحہ نمبر ے ۵ پر شائع ہوا ہے۔ اِس ماہنامہ کے مدیر سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری ہیں جو مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری صدر اشاعۃ التوحید و السنۃ پاکستان کے صاحبزادے ہیں۔ اِس فیصلہ اور فتویٰ کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ قبر کے پاس صاحب قبر کا سننا بطور خرق عادت مانتے ہیں یعنی اللہ چاہے کسی وقت ان کو کوئی بات سنا دے، وہ تو کافر نہیں، لیکن جو لوگ قبر کے پاس صاحب قبر کا ہر وقت سننا مانتے ہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں یعنی کافر ہیں۔

اِس فیصلہ کی زد جمہور اہلِ سنّت کے اس عقیدہ پر پڑتی ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر اطہر یعنی روضۂ مقدسہ کے پاس درود و سلام پڑھنے کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ ہر وقت سنتے ہیں تو وہ بھی ان کے نزدیک کافر ہیں۔ حالانکہ سوائے ان اشاعۃ التوحید والسنۃ والوں کے تمام اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک کے پاس سنتے ہیں۔ حتیٰ کہ دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث کے تمام جیّد علماء اور سعودی علماء بھی اس سماع کے قائل ہیں تو گویا کہ تمام اُمت محمدیہ اُن غالیوں کے نزدیک کافر ہوگئی۔ العیاذ باللہ۔

ہمارے سنی، دیوبندی علماء جو ان اشاعۃ التوحید والسنّت والوں سے مذہبی تعلقات رکھتے ہیں۔ انکے جلسوں میں تقریریں کرتے ہیں انکے پیچھے نمازیں پڑھتیں بلکہ دوغلی پالیسیاں اپناتے ہیں۔ انکے لئے بھی یہ فیصلہ تازیانۂ عبرت ہے۔

نوٹ: (زیرطبع) ''مماتیت نوازی'' کی مزید تفصیلات کیلئے ہماری کتاب ''مماتیت کیا ہے؟'' کا مطالعہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہشتم

علامہ راشدی صاحب کی

بریلویت نوازی

ترتیب: خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری

ناشر: جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد پاکستان

نوازشات جلد اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے راہزنوں کا راج اب ۔ راہِ حیات پر
ہر موڑ پہ توحید کی شمع جلا کے چل

ہر جانثارِ سنت کو ۔ کر اپنا ہم رکاب
شانے سے شانہ پاؤں سے پاؤں ملا کے چل

سُنّی کی شان نہیں ۔ ہو پیار بدعتی سے
تو عظمتِ سنت کو دل میں بسا کے چل

ہونے کو سرنگوں ہیں ۔ یہ شرک کے علَم
تو پرچمِ توحید کو اونچا اڑا کے چل

آلودۂ بدعت نہ کر اپنے ضمیر کو
چہرے پہ اپنے غازۂ غیرت سجا کے چل

ہے سُنّی تو حامیٔ توحید و سنت لقب تیرا
شرک و بدعت کے نقش ہیں جتنے مٹا کے چل

گھائل دلوں کی جس سے مسیحائی ہو سکے
ہونٹوں پہ خُلقِ نبوی کا لہجہ سجا کے چل

اب مستِ خواب ہو چکا ہے سارا کارواں
زاہد اس کو جگا کے چل

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلویت کے شرکیہ عقائد کے بارے میں امام اہل سنتؒ کا موقف

حضرت امام اہل سنتؒ فرماتے تھے کہ بریلویوں کے ساتھ ہمارے اختلافات اُصولی اور عقائد کے ہیں اور اسی بنا پر جاہل عوام کو چھوڑ کر (بعض غالی) بریلوی علماء و پیر قسم کے لوگ شرکیہ عقائد رکھتے ہیں۔ (دیکھیے: آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج:۱۰، ص:۲۰۷ تا ۲۱۳) نیز حضرت امام اہل سنتؒ فرماتے ہیں:۔ ''فقہائے کرام نے فرمایا ہے: من قال ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم کان یکفر جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی ارواح میرے پاس موجود ہیں اور ہمارے حالات کو جانتی ہیں تو وہ پکا کافر ہے۔'' چاہے نمازیں پڑھے، چاہے روزے رکھے، حج کرے، قربانی دے، فطرانہ دے۔ (وہ) پکا کافر ہے۔ (بعض غالی) بریلوی مولویوں اور پیروں کا یہی عقیدہ ہے اور ان کے جو خاص مقربین ہیں، غالی قسم کے لوگ، ان کا بھی یہی عقیدہ ہے، باقی عوام بے چاری تو نا سمجھ ہیں۔ ان کے مولوی، پیر اور جو غالی بریلوی ہیں عوام میں سے، وہ پیغمبروں کو حاضر و ناظر مانتے ہیں، ولیوں، شہیدوں کو بھی حاضر و ناظر مانتے ہیں اور یہ سب کفر ہے۔ فقہائے کرام کا طبقہ بہت محتاط طبقہ ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: اگر کوئی آدمی ایسا جملہ بولے کہ اس کے سو (۱۰۰) معنی بنتے ہوں، ننانوے کفریہ ہوں اور ایک اسلام کا ہو تو اس کو کافر نہ کہو، (کیوں کہ) ہوسکتا ہے کہ اس کی مراد اسلام والا معنی ہو۔ ایک فیصد احتمال کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ اس سے بڑی احتیاط کیا ہوگی؟ (اس احتیاط کے باوجود) یہ فقہائے کرام کا طبقہ اس بات پر متفق ہے کہ: جو بزرگوں کی ارواح کو حاضر و ناظر جانے اور عالم الغیب جانے وہ پکا کافر ہے۔ یہ کوئی فروعی مسائل نہیں ہیں کہ ان کو نظر انداز کر دیا جائے۔'' (ذخیرۃ الجنان، ج ۱۵، ص ۲۵۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ راشدی صاحب کی بریلویت نوازی کی چند مثالیں

امام اہل سنتؒ نے ساری زندگی بریلویت کا تعاقب کیا جبکہ آپ نے گوجرانوالہ کے مشہور بریلوی عبدالماجد حمید مشرقی کی کتاب ''انوار خاص'' جو کہ شرکیہ عقائد ونظریات سے لبریز ہے۔اس پر تقریظ لکھ کر اہلسنّت کے دِل کو شدید ٹھیس پہنچائی ہے۔

۱:۔ جس کے صفحہ 53 اور 118 پر نبی کریم ﷺ کو حاضر وناظر لکھا ہوا ہے۔

۲:۔ صفحہ 140 پر انگوٹھے چومنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

۳:۔ صفحہ 182 پر دعا بعد نماز جنازہ کی ترغیب دی گئی ہے۔

۴:۔ صفحہ نمبر 128 پر ووجدك ضالا کا ترجمہ جمہور اہل سنت سے ہٹ کر جناب احمد رضا خان بریلوی کی تفسیر کنزالایمان والا کیا گیا ہے۔

۵:۔ صفحہ نمبر 162 پر نماز کے بعد کلمہ طیبہ (بلند آواز سے) پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے جو کہ اہل بدعت کا شعار ہے۔

۶:۔ صفحہ 209 پر مختار کل اور ساری خدائی کو انعام شب وروز روضہء اطہر سے پہنچتے ہیں۔

۷:۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ساری زمین کا مالک بنا دیا ہے۔

۸:۔ صفحہ 210 پر الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ درج ہے۔

۹:۔ صفحہ نمبر 223 ''درود تاج'' 229 درود لکھی 238 درود ماہی کے من گھڑت بے شمار فضائل تحریر کئے گئے ہیں۔

۱۰:۔ فیصل آباد کے مشہور متعصب بریلوی عالم مفتی امین صاحب (جو کہ مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید احمد اسعد کے والد ہیں) کی کتاب ''آب کوثر'' سے تقریباً 30 صفحات چوری کر کے حرف بہ حرف ''آب کوثر'' کا نام لئے بغیر صفحہ نمبر 193 تا 222 تک جو کہ ''آب کوثر'' کے صفحہ نمبر 10 سے صفحہ نمبر 26 تک اور صفحہ نمبر 262 سے صفحہ نمبر 273 تک مواد حاصل کیا گیا ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ انوار خاص کا مرتب کوئی علمی شخصیت نہیں بلکہ مختلف کتب سے مواد چوری کر کے اپنے نامنسوب اور اپنے آپ کو مترجم اور مفسر کہلانے کا شوقین ہے۔ ایسی کتاب پر علامہ صاحب جیسی شخصیت کا تقریظ لکھنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ نامعلوم کن وجوہات اور مفادات کی بناء پر علامہ صاحب کی اہل بدعت سے یاری اور اہل سنت سے غداری کیوں ہے؟

؎ یا خدا تو ہی بتا یہ ماجرا کیا ہے؟

لمحہ فکریہ: معزز علمائے کرام ومشائخ عظام، وارثان علوم نبوت، پاسبان مسلک حق، علمائے دیوبند ترجمانان اہل سنت کیلئے دعوت غور وفکر ہے کہ امام اہل سنتؒ جو توحید وسنت کی تبلیغ فرمانے والے شرک وبدعت کا شب روز تعاقب کرنے والے تھے۔ اب ان کے نام نہاد جانشین نے مذکورہ کتاب ''**انوار خاص**'' پر تقریظ لکھ کر اہل حق علمائے دیوبندؒ کی دل آزاری، اور اپنے والد گرامی امام اہل سنتؒ کے مشن اور موقف سے انحراف کر کے اہل بدعت کی دلداری کی ہے۔

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بریلویوں کی کتاب ''انوار خاص'' کے بارے میں چند علماء کرام ومفتیان عظام کے فتاویٰ جات ملاحظہ ہوں۔

۱:۔ یادگار اسلاف حضرت **مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد** صاحب دامت برکاتہم

رئیس: دارالافتاء والتحقیق: متصل جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجواب : بسم اللہ حامدا ومصلیا مذکورہ باتیں واقعی کتاب میں موجود ہیں اور بدعت وگمراہی کی ہیں۔لہٰذا اس کتاب کے مصنف کو اپنی دینی محفلوں میں بلانا جائز نہیں۔اس کتاب کی تشہیر کرنے والوں کو اور اس پر تقریظ لکھنے والوں کو توبہ کرنا لازم ہے۔

حدیث میں ہے کہ جو کوئی کسی بدعتی کی توقیر کرے وہ اسلام کی عمارت ڈھانے میں مدد دیتا ہے۔

فقط اللہ تعالیٰ اعلم 21 جمادی الثانی 1430ھ مطابق 5 جون 2009ء

۲۔ استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی **عبدالرحمن ظفر** صاحب دامت برکاتہم

مدیر: جامعہ علوم اسلامیہ چک نمبر 208 رب فیصل آباد (ارشاد فرماتے ہیں)

الجواب منہ الصواب: کتاب ''انوارِ خاص'' سے نقل شدہ عبارات، بدعات اور موہم شرکیہ خیالات پر مشتمل ہیں۔ایسے نظریات رکھنے والا شخص اہل سنت کے مسلک سے خارج اور بے تعلق ہے اور جن افراد نے دانستہ اس کتاب کی تائید تصویب کی ہے ان کا بھی یہی حکم ہے۔ تاوقتیکہ اعلانیہ طور پر اس سے برأت کا اظہار نہ کریں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ما اتاکم الرسول.....ترجمہ: جو کچھ رسول اللہ تمہیں بتائیں تو اس کو لے لیں اور جس سے وہ روک دیں اس سے رک جائیں۔ (سورۃ الحشر، آیت 7)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام (مشکوۃ شریف، ص 31)

ترجمہ جس شخص نے بدعتی شخص کی تعظیم کی اس نے اسلام کے گرانے میں تعاون کیا۔

مولانا مفتی عبدالرحمن ظفر مدیر جامعہ علوم اسلامیہ ۲۰۸ رب فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر طریقت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ کے ادارہ جامعہ عبیدیہ علامہ اقبال کالونی فیصل آباد کے

۳۔ مفتی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کی تصدیق۔ الجواب صحیح: جواب درست ہے

۴۔ استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد اعظم ہاشمی صاحب مدظلہ

(صدر سنی دار الافتاء جامعہ حنفیہ شیخوپورہ روڈ فیصل آباد) تحریر فرماتے ہیں کہ شرک و بدعت والے عقائد و نظریات کے حامل شخص اور اس کی تائید و تصدیق کرنے والے جب تک اعلانیہ توبہ نہ کریں، بلاشبہ اہل سنت سے خارج ہیں۔

۵۔ حضرت مولانا مفتی عبدالحفیظ صاحب مدظلہ

احقر مذکورہ بالا تحریر سے حرف بحرف متفق ہیں۔ خادم، دار الافتاء جامعہ عربیہ اشرف المدارس فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلویوں کی کتاب کے ٹائٹل کا عکس جس پر علامہ راشدی صاحب نے تقریظ لکھ کر اہل سنت کی دل آزاری کی ہے۔

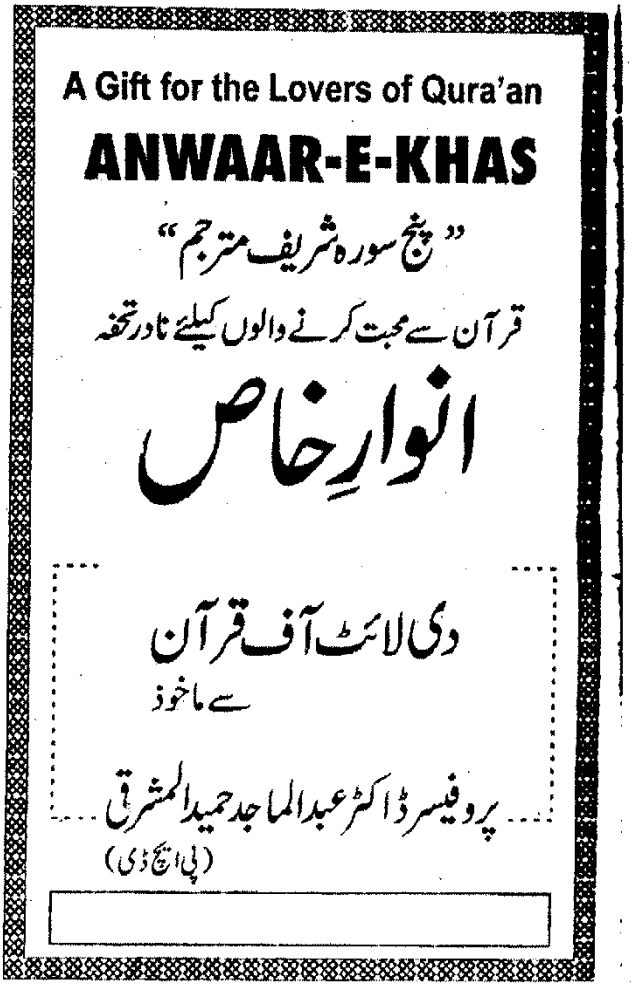

پاسباں جب چور ٹھہرے پھر کون رکھوالی کرے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(255)

نحمدہ تبارک وتعالیٰ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

اما بعد!

پروفیسر عبدالماجد حمید المشرقی صاحب ہمارے ملک کے ان باذوق حضرات میں سے ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی نئی نسل کی تعلیم وتربیت اور اس میں جناب نبی اکرم ﷺ کی محبت و اطاعت کا جذبہ بیدار کرنا ہے وہ مختلف حوالوں سے اس مقدس مشن کے لئے ہر وقت سرگرم عمل رہتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم کا آسان انگلش ترجمہ پیش کر کے اس سلسلہ میں اہم پیش رفت کی ہے اور اب قرآن کریم کی منتخب سورتوں، آیات اور جناب نبی کریم ﷺ کا تحفہ مبارکہ اور دیگر اہم دعاؤں اور آیات کا اردو اور انگلش ترجمہ تیار کیا جو ان کے حسن ذوق کا آئینہ دار ہے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت ان کی اس کاوش کو قبولیت سے نوازیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے نفع بخش بنائیں۔ آمین یارب العالمین۔

فرزند ارجمند شیخ السلام

محمد سرفراز خان صفدر (حفظہ اللہ تعالیٰ)

مفکر اسلام

ابو عمار زاہد الراشدی

گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ راشدی صاحب کی اس تقریظ پر مختصر تبصرہ

مناظر اہل سنت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ کے ارشادات کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں

تمام اکابر کی طرح حضرت امام اہل سنتؒ نے مسئلہ حاضر ناظر کی تردید پر مستقل کتاب لکھی اور ''راہ سنت'' میں انگوٹھے چومنے کی تردید کی، نماز (جنازہ) کے بعد دعا کے بدعت ہونے پر ایک رسالہ شائع کرایا غیر اللہ کے ''مختار کل'' ہونے کی نفی کرتے رہے۔ اور مولانا زاہد الرشدی صاحب بجائے اس مشن کو آگے بڑھانے کے انہی بدعات، الی کتابوں کو ''حسن ذوق'' قرار دے کر ان کی قبولیت اور ان کے نفع بخش ہونے کی دعائیں اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں۔ (انور خاص، ص ۲۲۵)

اسی طرح حضرت امام سنتؒ نے ''صرف ایک اسلام، انکار حدیث کے نتائج'' اور ''شوق حدیث'' جیسی کتابیں لکھ کر ''فتنہ انکار حدیث'' کا ناطقہ بند کر دیا۔ مگر دور حاضر کے منکر حدیث جاوید غامدی اور اس کے شاگرد عمار ناصر بن زاہد الراشدی کے نظریات سے مولانا زاہد الرشدی مرعوب ہو کر ان کی بعض کتب پر بھی تقریظات لکھ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ماہنامہ ''وفاق المدارس'' نے مولانا کو بھی کچھ متنبہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا کو اپنے اس رویہ پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے بہر حال جب تک وہ اپنے اس رویہ کو تبدیل نہ کریں ''عوام۔۔۔ جمہور اہل سنت سے ہی وابستہ رہیں'' اور ایسی تقریظات سے متاثر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سلف صالحینؒ اور اکابرین علماء دیوبندؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہماری گذارش۔ امام اہل سنت کی جانشینی کے دعویدار اور اہل حق علماء اہل سنت کی عظیم دینی درس گاہ جہاں کبھی توحید و سنت کے نور سے شرک و بدعت کا قلع قمع کیا جاتا تھا۔ اب وہاں نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث کا اہل بدعت کی کتاب ''انوار خاص'' پر تقریظ لکھنا اہل سنت کی خدمت ہے یا اہل بدعت کی.....؟ فیصلہ خود فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسمان نے ہم کو دے مارا

راہزنوں اور رہبروں کو غور سے پہچان کر
حضرت جی انصاف کرنا اب خدا کو جان کر

بریلویت کیا ہے؟ رد بریلویت میں حضرت امام اہل سنتؒ کی کتب رسائل چاند پوری، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ اور مطالعہ بریلویت، حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ کا مطالعہ فرمائیں۔

----------نوازشات جلد اوّل----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ظفر علی خاں کی زبانی بریلویت کی کہانی ملاحظہ فرمائیں

دارالتکفیر بریلی

اوڑھ کر احمد رضا خاں آئے بدعت کا لحاف
ذات ان کی ہے مجدد بات ان کی لام کاف
مانچسٹر کے کفن سازوں سے لایا ہے ادھار
شرک کی انٹی بریلی کا یہ بڈھا نور باف
مشغلہ ان کا ہے تکفیر مسلمانان ہند
ہے وہ کافر جس کو ہو ان سے ذرا بھی اختلاف
جو حریف اسلام کا ہو آپ ہیں اس کے حلیف
اس کے دشمن آپ ہیں جو ہو نصاریٰ کے خلاف
ہم مٹا دیں گے زمانے میں نشان اسلام کا
بندہ پرور کہہ نہیں دیتے کیوں یہ صاف صاف
زندگی ہے اس کی ملت کے لئے پیغام موت
کر رہا ہے جو بجائے کعبہ کے قبروں کا طواف

(ظفر علی خان بہارستان، ص210)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلویت کیا ہے؟

شورش کاشمیری (مرحوم) کی زبانی ملاحظہ فرمائیں

دل میں اگر ملال نہ لائیں بریلوی
باتیں کروں گا ان سے یقیناً کھری کھری

کافر گری کی رسم پہ نازاں ہے کون شخص
کس خانوادۂ علم کا شیوہ ہے بت گری

تکفیر کس کے منبر و محراب کی دلیل
کس کی زبان ہے دعوت وارشاد سے تہی

نانوتوی پہ کفر کا فتویٰ اس سے حیا کرو
توہین کر رہا ہے رسالت کی تھانوی

دشنام ہو گئے ہیں کمالات دیوبند
تضحیک کا شکار ہیں ایمان و آگہی

سرخیل ملحدان ہیں شہیدان بالا کوٹ
یاران خود فروش یہ انداز خود سری

احمد علی کی ذات پر کیچڑ اچھال کر
کرتے ہو ایک عاشق صادق کی ہمسری

تم وارث سموم و خزاں ہو خدا گواہ
تم سے بنے ہیں گوہر شب تاب کنکری

اس کاروبارِ کفر پر شیخ الحدیث ہو
یوں کر رہے ہیں دین پیمبر کی چاکری

کب تک رہو گے خفیہ وظیفہ سے فیضیاب
کس نے سکھا دیئے تمہیں آداب کافری

کہتا ہے تم سے گنبدی خضریٰ کا تاجدار
زیبا ہے جس کو دونوں جہانوں کی سروری

ناتوتویؒ کی معنوی اولاد کے خلاف
طوفانِ سب وشتم ہے ایمان کی جان کنی

(شورش کاشمیری (مرحوم) ''چٹان'' 17 ستمبر 1962ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نہم

امام اہلسنّت سے تیری یہ دوری کس لئے؟
مشن اسلاف سے تیری یہ بے شعوری کس لئے؟
کیا ملے گا اُن کے در سے ، بس رسوائی کے سوا
ارے پیارے بے دینوں کی ، یہ جی حضوری کس لئے

علامہ راشدی صاحب کیلئے لمحہ ءفکریہ

امام اہل سنت رح کا حقیقی جانشین کون؟

ترتیب: خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری

ناشر: جامعہ حنفیہ امدادیہ ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد پاکستان

----------نوازشات جلد اوّل----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ دین متین کی حفاظت کا ذمہ خود رب تعالیٰ نے لیا ہے۔ اس لئے مخالفین چاہے وہ کفار ہوں یا مشرکین، مستشرقین ہوں یا منافقین، ملحدین ہوں یا زندیقین سب کی سازشیں، مکاریاں، چالاکیاں اور ہوشیاریاں بالآخر ناکام ہونے والی ہیں اور وہ بالآخر نامراد وخائب وخاسر ہوں گے۔

لیکن علماء دین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اور عوام الناس کے ایمان اور نظریات کی حفاظت کیلئے ہر قسم کے فتنوں سے عوام کو نہ صرف آگاہ کریں بلکہ اُن کی روک تھام اور تریاق کیلئے ہر میدان میں اپنی دینی خدمات سرانجام دیں۔ بحمداللہ تعالیٰ اہل حق ہر دور میں یہ فریضہ سرانجام دیتے چلے آئے ہیں اور ان شاء اللہ دیتے رہیں گے۔ تحریر وتصنیف کا میدان ہو یا مناظرہ کا، تقریر وخطابت کا میدان ہو یا مباہلہ کا، جہاد وقتال کا میدان ہو یا تبلیغ کا، ہر دور میں ہر میدان میں علماء ومجاہدین، مبلغین ومناظرین کارہائے نمایاں سرانجام دے کر دین متین کی اشاعت وحفاظت کا قابل فخر سلسلہ جاری وساری رکھے ہوئے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ دین اسلام اور مسلمانوں کو جب بھی جس قدر نقصان پہنچا ہے۔ اس میں ضرور کسی نہ کسی ''اپنے'' کا ہاتھ شامل رہا ہے۔ ہم غیروں پر نظریں جمائے، اُن سے نبرد آزما رہے، اِدھر اپنوں نے پیٹھ میں خنجر گھونپ دیا۔

اِک مارِ آستیں تھا جو ڈستا چلا گیا

ماضی قریب میں دین اسلام کی سرفرازی کے لئے محنت

---نوازشات جلد اوّل---

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد وافکار اور نظریات کے تحفظ کیلئے جن اکابرؒ نے بے مثال ولازوال اسلامی، دینی، مذہبی اور مسلکی خدمات سرانجام دیں اُن میں ایک روشن وجگمگا تا نام امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کا بھی ہے۔ جنہوں نے میدان تحقیق وتصنیف میں اپنے قلم وتحقیق کا لوہا منوایا، جو رہتی دنیا تک باطل کو ناکوں چنے چبواتا رہے گا۔ ان شاء اللہ

حضرت امام اہل سنتؒ نے ہر میدان میں اہل حق کا دفاع کیا۔ ہر باطل کا تعاقب کیا اور اسے شکست فاش سے دوچار کیا۔ رافضیت ہو یا قادیانیت، نیچریت ہو یا پرویزیت، مرزائیت ہو یا بہائیت، آغاخانیت ہو یا غیر مقلدیت، بریلویت ہو یا مماتیت، خارجیت ہو یا یزیدیت، مودودیت ہو یا جدیدیت، منکرین حدیث ہوں یا منکرین فقہ..... الغرض سب کا ہی انہوں نے دلائل قاہرہ سے قلع قمع کیا اور عقائد اہل سنت کے دفاع میں بیسیوں تحقیقی وعلمی کتب تصنیف فرمائیں جو پوری اُمت مسلمہ پر اُن کا احسان عظیم ہے۔ اور بلا مبالغہ جملہ اہل سنت بالعموم اور برصغیر پاک وہند کے اہل سنت بالخصوص اُن کے اس احسان تلے دبے ہوئے ہیں۔ خداوند کائنات اُن کی مخلصانہ خدمات کو قبول ومنظور فرمائے۔ اور جملہ اہل اسلام کو انہی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

حضرت امام اہل سنتؒ کے حقیقی جانشین کون؟

اس بات سے ہر کوئی واقف ہے کہ حضرت امام اہل سنت مولانا سرفراز خان خان صفدرؒ کو اہل سنت کا ''امام'' کہا جاتا ہے اور ''امام اہل سنت'' کا لقب اُن کا خود ساختہ نہیں بلکہ اہل سنت کے علماءِ کبار حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مفتی احمد الرحمنؒ، شہید اسلام حضرت لدھیانویؒ اور دیگر اکابر نے آپؒ کی دفاعِ اہلِ سنت میں تصنیفی وتحقیقی خدمات کی بنا پر آپ کو دیا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج حضرت کے صاحبزادوں میں سے ہمارے ممدوح علامہ صاحب جن کو ''مفکر اسلام'' اور ''عظیم مذہبی سکالر'' کہا جاتا ہے، خود کو ''جانشینِ امام اہلِ سنت'' کہلواتے ہیں اور اُن کے ایک دو نسبی رشتہ دار بھی اُن کو ''جانشینِ امامِ اہل سنت'' کہنے پر بضد اور مُصر ہیں۔ حالانکہ ہمارے یا اُن کے کہنے کی کوئی حیثیت نہیں، اس بات کا فیصلہ آنے والے وقت میں ''تاریخ'' کرے گی۔ حضرت امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کا بحیثیت ''امام اہل سنت'' حقیقی جانشین کون ہے؟

ہم اس بات پر حیران ہیں کہ خود کو حضرت امام اہل سنتؒ کا جانشین وہ کرم فرما کہلا رہے ہیں جو نہ تو افکار و نظریات میں حضرت امام اہل سنتؒ سے پوری مطابقت رکھتے ہیں اور نہ مسائل واحکام میں اُن کے ہم خیال ہیں۔ اُن کا مزاج امام اہل سنتؒ کے موافق ہے اور نہ رائے، ذہنی ہم آہنگی ہے نہ سیاسی، فکری مناسبت ہے اور نہ نظریاتی۔ آخر وہ کس بنیاد پر امام اہل سنتؒ کے جانشین ہونے کے دعویدار ہیں؟ کیا صرف اس وجہ سے کہ وہ حضرت امام اہل سنتؒ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں؟ یا اس وجہ سے کہ اُن کو حضرت امام اہل سنتؒ کی مسند حدیث پر بٹھا دیا گیا ہے؟ لیکن اس بنیاد پر تو وہ جانشین کہلانے کے حق دار نہیں۔ کیونکہ جانشین کہلانے کا حق دار تو وہی ہے جو اعتقادی، فکری، نظریاتی، سیاسی، ذہنی ہم آہنگی اور مطابقت رکھتے ہوئے مشن کو آگے بڑھائے، پھیلائے اور جاری وساری رکھے۔ ذرا تاریخ پر نگاہ دوڑالیں تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ کے ہزاروں قابل قدر اور قابل فخر تلامذہ میں سے ''جانشینی'' کے حقدار وہی کہلائے جو ہر طرح سے مطابقت ومناسبت رکھتے تھے اور اُن کے مشن کو بڑھانے و پھیلانے والے تھے۔ یعنی شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ۔

یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام اہل سنتؒ کے جو صاحبزادے اُن کے ساتھ ہر طرح کی مناسبت ومطابقت بلکہ ''مماثلت'' تک رکھتے ہیں اور حقیقی جانشین ہیں، اُن کے مشن کو بڑھا رہے ہیں، پھیلا رہے ہیں اُن کو بعض حاسدین حضرت امام اہل سنتؒ کا جانشین ماننے کیلئے تیار نہیں اور جو صاحب حضرت امام اہل سنتؒ سے مطابقت نہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں وہ ''جانشین امام اہل سنتؒ'' قرار دیئے جانے پر بضد ہیں۔

ارے محبوبم! یہ تو ''تین اور تین سات'' پر اڑے رہنے والی بات ہے۔ واضح سی بات ہے کہ حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کو ''امام اہل سنت'' کا لقب اُن کی تفسیری، حدیثی، تدریسی، تبلیغی یا سیاسی خدمات کی بنا پر نہیں ملا، بلکہ صرف اور صرف اہل سنت کے عقائد ونظریات کے دفاع وتحفظ اور فرق باطلہ ضالہ کے تعاقب وسرکوبی کی بنا پر ملا ہے۔ لہٰذا اب امام اہل سنتؒ کا جانشین وہی کہلائے گا جو اُن کے اِس مشن کو زندہ رکھے گا۔ اور اس کا فیصلہ ہر عاقل وبالغ دیانت دار خود کر سکتا ہے، ہمیں کسی کے تعیین کی ضرورت نہیں کیونکہ۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب است

رہی بات حضرتؒ کے بڑے صاحبزادے کو اُن کا ''جانشین'' قرار دینے کی، تو وہ عقلاً ونقلاً غلط ہے۔ علامہ صاحب کے امام اہل سنتؒ سے اختلافات کے 20 نمونے ملاحظہ فرما کر خود فیصلہ کریں بلکہ اپنے ضمیر کی گہرائیوں سے سوال کریں کہ حضرت امام اہلسنتؒ کے مشن اور موقف کا وفادار کون ہے۔

کوئی اُن کو بھی غم دیا ہوتا	سارے غم دل جلوں میں بانٹے ہیں
جو گلوں کی ادا سے واقف ہیں	اُن کی قسمت میں صرف کانٹے ہیں

1- امام اہل سنتؒ تو صحابہ کرامؓ پر بھی تنقید برداشت نہ کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ علامہ صاحب رسول اکرم ﷺ پر تنقید برداشت کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

(معاذ اللہ) علامہ صاحب فرماتے ہیں مسلمان نبی کریم ﷺ کی ذات کی توہین تو برداشت نہیں کرسکتا، لیکن آپ کی ذاتِ اقدس پر ''تنقید'' برداشت کرسکتا ہے۔ (معاذ اللہ)

(روزنامہ اسلام کراچی بدھ ۷ صفر ۱۴۲۷ھ مطابق 8 مارچ ۲۰۰۶ء)

جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف علماء دیوبندؒ تو اتنے حساس ہیں کہ ہم تو صحابہ کرام، اہل بیت عظامؓ اور فقہائے کرامؒ کی ذوات قدسیہ پر بھی تنقید برداشت نہیں کرتے چہ جائیکہ محبوب خدا، خاتم الانبیاء، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فداہ اُمی وابی کی ذات اقدس پر تنقید برداشت کرلیں۔ توبہ معاذ اللہ۔ ہمیں تو بزرگوں نے یہ بتایا ہے کہ

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی		مگر میں باوجود ان کے مسلمان ہو نہیں سکتا
جب تک نہ کٹ مروں میں خواجہ بطحاء کی عزت پر		خدا شاہد ہے کہ میرا کامل ایماں ہو نہیں سکتا

رئیس العلماء سرمایہ اہل سنت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ فرماتے ہیں ''منصب نبوت'' ہر قسم کی ''تنقید'' سے بالاتر ہے۔ تنقید ''توہین رسالت'' ہی کے زمرے میں آتی ہے، بعض مغرب زدہ مسلمانوں نے اس میں فرق کا شوشہ چھوڑا ہے''۔

(توہین رسالت کے متعلق علماء کرام اور کالم نگاروں کے ارشادات)

2- ''توہین رسالت'' کے ذمی مجرم کو سزائے موت دینا کوئی ضروری نہیں

علامہ صاحب کے بیٹے نے اپنے کتابچے میں لکھا ہے کہ احناف کے نزدیک ''توہین رسالت'' کے ذمی مجرم کو سزائے موت دینا کوئی ضروری نہیں۔ اس کیلئے فلاں فلاں شرائط ہیں وغیرہ وغیرہ اور علامہ صاحب نے اپنے بیٹے کے دفاع میں کالم ومضامین لکھے ہیں، جبکہ ملک کے تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام کے متفقہ فیصلہ کے بعد باہمی مشاورت سے پاکستان میں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون منظور کروایا تھا کہ توہین رسالت کی سزا صرف ''سزائے موت'' ہے۔

3-علامہ صاحب کے ہاں خلفائے راشدینؓ کے فیصلے بھی حجت نہیں (معاذ اللہ)

علامہ صاحب کہتے ہیں کہ: حضرات خلفائے راشدینؓ کے فیصلوں سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے۔ جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ علمائے احناف کا موقف یہ ہے کہ: خلفائے راشدین کے فیصلے حجت شرعیہ ہیں۔

4-علامہ صاحب کا تکفیر شیعیت میں حضرت امام اہل سنتؒ سے اختلاف

حضرت امام اہل سنتؒ شیعہ کے کفریہ عقائد (عقیدہ امامت، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہ، سب صحابہ، قذف عائشہؓ وغیرہ) کی وجہ سے تمام اہل تشیع کی مطلقاً تکفیر کو فرض کہتے ہیں۔

(امام اہل سنت نمبر، ص ۵۱۲)

اور ان کی کھلے طور پر تکفیر کو جملہ اہل اسلام کا قانونی و اسلامی حق فرماتے ہیں

(ارشاد الشیعہ، صفحہ ۳۸)

نیز فرماتے ہیں کہ: جو شیعہ کے عقائد جانتے ہوئے ان کی تکفیر نہ کرے وہ خود کافر ہے۔

(مجلہ ''المصطفیٰ'' امام اہل سنت نمبر، ص ۵۱۲)

جبکہ علامہ صاحب اس فکر سے بالکل اتفاق نہیں کرتے، چنانچہ لکھتے ہیں۔

''اثنا عشری شیعہ کی تکفیر میں کوئی کلام نہ ہونے کے باوجود عمومی تکفیر میں عالم اسلام کے مجموعی تناظر کو ملحوظ رکھنا بھی میرے نزدیک ضروری ہے، البتہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت والد محترمؒ کا موقف اس بارے میں بے لچک تھا اور جن تحفظات کا ہم اظہار کرتے ہیں، وہ ان کو چنداں اہمیت نہیں دیتے تھے۔'' (ماہنامہ ''الشریعہ'' مارچ ۲۰۱۰ء، ص: ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5-علامہ صاحب کا بریلویت کے شرکیہ عقائد میں امام اہل سنتؒ سے اختلاف

خود علامہ صاحب لکھتے ہیں:۔ ''دیوبندی، بریلوی اختلافات کے حوالے سے بھی ان کا مؤقف یہ تھا کہ یہ عقائد کے اختلافات ہیں اور اصولی اختلافات ہیں۔ انہوں نے ان اختلافات کے ہر پہلو پر کتابیں لکھی ہیں اور تفصیل کے ساتھ لکھی ہیں۔ ان اختلافات کی تنقیح وتوضیح میں وہ جس گہرائی تک گئے ہیں، وہ انھی کا امتیاز ہے اور یہی انھیں دیوبندیوں کا علمی ترجمان قرار دیے جانے کی ایک بڑی وجہ ہے۔'' (ماہنامہ الشریعہ، مارچ، ۲۰۱۰ء)

جب کہ علامہ صاحب حضرت امام اہل سنتؒ کے اس نظریے سے بھی متفق نہیں۔ بریلوی عقائد ونظریات کے حامل پروفیسر عبدالماجد المشرقی کی کتاب ''انوار خاص'' جو کہ شرکیہ عقائد ونظریات پر مشتمل ہے اس پر تقریظ لکھ کر حضرت امام اہل سنتؒ کے مشن اور موقف سے کھلم کھلا انحراف کیا ہے۔

6-علامہ صاحب کا ردمودودیت میں امام اہل سنتؒ سے شدید اختلاف

حضرت امام اہل سنتؒ مودودی صاحب کے نظریات کو قرآن وسنت کے مخالف قرار دیتے ہوئے اُن کو ضال، مضل اور گمراہ سمجھتے تھے اور اس سلسلہ میں اکابر اہل سنت سے متفق تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''مودودی صاحب نے اسلام کی بزرگ ترین ہستیوں، مثلاً حضرات انبیاءؑ حضرات صحابہ کرامؓ اور ائمہ دینؒ کو (معاذ اللہ) اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ حضرت آدمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت یونسؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں انہوں نے جو نازیبا کلمات اور نظریات پیش کئے ہیں وہ ان کی مایہ ناز تفسیر ''تفہیم القرآن'' میں موجود ہیں اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں اپنے دیگر مضامین کے علاوہ ''خلافت وملوکیت'' میں جو کچھ کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات سلجھے ہوئے انداز میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے اور نہ کہہ سکتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ شیعہ کی پوری جماعت پاکستان بھر میں سو سال تک حضرات صحابہ کرامؓ سے وہ اعتماد نہ اٹھا سکتی تھی جو تنہا مودودی صاحب نے ''خلافت وملوکیت'' میں اٹھا کر اپنے نفس پر ظلم کر ڈالا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔'' (مودودی صاحب کا ایک غلط فتویٰ اور ان کے چند دیگر غلط نظریات ص ۳، ۴)

مزید لکھتے ہیں: ''ہم بھی اپنے اکابر کی پیروی میں مودودی صاحب کو گمراہ سمجھتے ہیں۔'' (غلط فتویٰ ص ۴۸)

جبکہ علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ: مودودی صاحب کے نظریات کو ''تفرد'' کے درجے میں قبول کر لیا جاتا تو بگاڑ پیدا نہ ہوتا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''میری طالب علمانہ رائے میں اگر مودودی صاحب کے تفرادت کو بھی دوسرے اہل علم کے تفردات کی طرح تفردات کے درجے میں رہنے دیا جاتا اور انہیں مستقل موقف کی حیثیت دے کر ان کے اثبات ودفع میں اس درجہ شدت اختیار نہ کی جاتی تو اس معاملہ میں بہت سے بگاڑ سے بچا سکتا تھا۔'' (مودودیوں کی کتاب ''معین القاری شرح بخاری'' ج ۳، ص ۵۰، ۵۱)

پوری اُمت اور امام اہل سنتؒ نے جن نظریات کو ''گمراہی'' اور ''فتنہ'' قرار دے کر مودودی صاحب کو گمراہ قرار دیا۔ علامہ صاحب ان کو ''اہل علم کے تفردات'' میں شامل کر کے جملہ اکابر اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی مساعی جمیلہ پر صرف پانی نہیں پھیر رہے بلکہ اس کو دین میں بہت سے بگاڑ سے تعبیر کرتے ہیں۔

7۔ علامہ صاحب منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح سمجھتے ہیں

علامہ صاحب نے منکرین حیات انبیاءؑ کے پیچھے نماز کے بارے میں فرمایا کہ صحیح ہو جاتی ہے۔ جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف علماء دیوبند کے فتویٰ کے مطابق منکرین حیات انبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور محققین کے نزدیک واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

8-علامہ صاحب کا تصویر کے مسئلہ میں امام اہل سنتؒ سے اختلاف

حضرت امام اہل سنتؒ ہر قسم کی تصویر کو ناجائز اور حرام سمجھتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

''میں نے کبھی بھی فوٹو کی اجازت نہیں دی۔ میرا موقف وہی ہے جو مولانا سعید احمد جلالپوریؒ کا ہے۔ جس چیز میں فوٹو ہو وہ قطعاً جائز نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جو چیز میری طرف منسوب ہے وہ غلط بیانی ہے یا کج فہمی ہے۔ (امام اہل سنت نمبر)

جبکہ علامہ صاحب بعض قسم کی تصاویر کے جواز کے قائل ہیں اور اس سلسلہ میں حضرت امام اہل سنتؒ کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے پر بڑی بے باکی کے ساتھ ڈٹے ہوئے ہیں۔

(الشریعہ، ص ۷، اپریل ۲۰۱۱ء)

9-علامہ صاحب کا جمہور کے بارے میں امام اہل سنتؒ کے موقف سے اختلاف

امام اہل سنتؒ اہل علم حضرات کے لیے ''جمہور اہل سنت'' سے اختلاف کا ''حق'' بالکل تسلیم نہیں کرتے۔ (تحقیق الکلام، ص ۹۔ مجلہ ''صفدر'' ش ۴، ص ۱۶)

جبکہ مولانا موصوف اہل علم کے لیے جمہور اہل سنت سے اختلاف کا ''حق'' تسلیم کرتے ہیں۔ (ایک علمی وفکری مکالمہ، ص ۱۲)

10-امام اہل سنتؒ جمہور سے اختلاف کو گمراہی جبکہ علامہ صاحب اس کو علمی حق تصور کرتے ہیں

حضرت امام اہل سنتؒ علم ودیانت میں مسلم شخصیات کے جمہور سے اختلاف کو ان کا ''عذر'' قرار دے کر اسے ''برداشت'' کرتے ہیں لیکن عوام الناس کو ان کی پیروی کی اجازت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیتے۔اور جو شخصیات علم یا عمل میں مسلم نہیں، ان کے جمہور سے اختلاف کو ''گمراہی''، ''ضلالت'' اور ''بے راہ روی'' قرار دیتے ہیں۔ (نور الصباح، ص ۱۰۔صفدر، ش ۴)

جبکہ علامہ صاحب تمام اہل علم کیلئے جمہور سے اختلاف کو ان کا ''علمی حق'' کہتے اور اسے ''قبول'' کرتے ہیں۔ (علمی وفکری مکالمہ، ص ۱۲)

11-امام اہل سنتؒ کا اکابر پر اعتماد جبکہ علامہ موصوف کا اختلاف

حضرت امام اہل سنتؒ اکابر کی ''تحقیق'' اور ان کے ''اجماعی مسلک'' سے متصادم اپنی ہر تحقیق اور ہر رائے کو پھاڑ دینے کے لیے ہمہ وقت تیار تھے۔

(ماہنامہ ''وفاق المدارس'' ملتان۔بحوالہ: مجلہ ''صفدر'' شمارہ نمبر:۶)

جبکہ علامہ صاحب نہ صرف اکابر سے مختلف اپنی رائے کا ''حق'' محفوظ سمجھتے ہیں بلکہ ایسے نوجوانوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں جو اکابر کے مسلک سے منحرف ہو کر ''تحقیق'' کے نام پر درحقیقت ''تشکیک'' پیدا کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ (حدود وتعزیرات، ص ۱۳)

12-حضرت امام اہل سنتؒ نے زندگی بھر کسی باطل فرقہ کی کتاب پر تقریظ نہیں لکھی

کسی بریلوی، مماتی، غیر مقلد، مودودی، غامدی یا کسی بھی جدید مفکر کی کتاب پر تقریظ یا تائید نہیں لکھی۔جبکہ علامہ صاحب ''فری میسن ایجنٹ عبدالقادر الجزائری'' کی کتاب پر پیش لفظ اور قاضی عطاء قادیانی کی کتاب ''مفہوم القرآن''، مودودیوں کی کتاب ''معین القاری''، بریلویوں کی کتاب ''انوار خاص'' اور عمار ناصر غامدی کی کتاب ''حدود وتعزیرات'' جیسی دیگر کتب پر تقاریظ لکھ کر ان کی حوصلہ افزائی فرما چکے ہیں نیز مزید تفصیلات کیلئے ہماری کتاب ''علامہ ابوعمار کی نوازشات'' ملاحظہ فرمائیں۔جو عنقریب آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ان شاءاللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13-امام اہل سنتؒ شہدائے لال مسجد کے زبردست حامی جبکہ علامہ صاحب ان کے خلاف ہیں

حضرت امام اہل سنتؒ تو دیانت وامانت کا پیکر تھے، لیکن علامہ صاحب کا یہ حال ہے کہ جب لال مسجد وجامعہ حفصہ کا معاملہ عروج پر تھا، کسی نے اُن حضرات کی حمایت میں ایک بیان حضرت امام اہل سنتؒ کی طرف منسوب کر کے شائع کرادیا۔ کیونکہ صاحبزادہ صاحب کی رائے اُن حضرات کے خلاف تھی، اس لیے فوراً آگ بگولا ہو گئے اور جھٹ "اسلام" اخبار میں تردیدی مضمون دے مارا۔

14-امام اہل سنتؒ مرزا قادیانی کو کافر جبکہ علامہ صاحب کمال صحافتی مہارت سے پردہ پوشی کئے ہوئے ہیں

ایک مرتبہ علامہ صاحب کے بیٹے عمار خان ناصر غامدی نے مرزا قادیانی کو کفر اسلام کے چکر سے بالا کہہ کر اس کی تکفیر سے انکار کیا نیز قادیانی اور شیعہ یا کسی کو بھی اصولی طور پر کافر ماننے سے انکار کر دیا۔ عمار ناصر غامدی صاحب کی یہ گفتگو اُن کے ایک عزیز سے ہوئی، جنہوں نے عمار ناصر غامدی صاحب کے والد محترم علامہ صاحب کو اس گفتگو سے آگاہ کیا، اُنہوں نے عمار ناصر غامدی کو بلا کر اس کی تصدیق چاہی اور عمار ناصر غامدی صاحب نے اس کی تصدیق بھی کی۔ (مجلہ صفدر)

(اس دوران بہت سے رسائل نے عمار ناصر غامدی کی "قادیانیت نوازی" پر تنقید شروع کی)۔ تو عمار ناصر غامدی کے والد محترم علامہ صاحب نے اُن سب رسائل کے جواب میں اپنے اور عمار ناصر غامدی کے "قادیانیت نوازی" کی داستان اور کہانی تحریر کی، لیکن حیرت ہے کہ "کمال صحافتی دیانت" سے عمار ناصر غامدی کی اُس گفتگو کو بڑے آرام سے ہضم کر گئے اور اپنے بیٹے کی کہانی لکھتے ہوئے اس کا "مرزا قادیانی کو کافر تسلیم نہ کرنا" "قادیانی اور شیعہ یا کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی اصولی طور پر کافر نہ ماننا'' زیر تحریر نہ لائے۔ اس پر علامہ صاحب کی ''دیانت داری'' کو داد ہی دی جا سکتی ہے۔ ؎ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

15-امام اہل سنتؒ کے قول فعل میں مطابقت تھی جبکہ علامہ صاحب اس سے تہی دامن ہیں

حضرت امام اہل سنتؒ کے ''قول و فعل میں مطابقت'' تھی۔ جب کہ علامہ صاحب موصوف اس سے محروم ہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ اپنے مضامین میں بکثرت ''تحمل''، ''بردباری'' اور ''برداشت'' کا درس دیتے اور ''شریفانہ گفتگو'' کا سبق سکھاتے ہیں، لگتا ہے کہ اس کے عالمی ٹھیکیدار یہی ہیں، لیکن جب اپنے بیٹے کی بات آتی ہے تو علماء دین، وارثان انبیاء کو انتہائی نامناسب تشبیہ دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اپنے بیٹے کے خلاف کوئی مضمون آتا ہے تو آپے سے باہر ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح بڑے زور و شور سے ''تہذیب''، ''اخلاقیات'' اور ''سنجیدگی و متانت'' کا سبق دینے والے اپنے فرزند کے بارے میں دو چار تحقیقی و علمی مضامین بھی نہیں ہضم کر سکتے اور فوراً اس کے دفاع کے لیے میدان میں کود پڑتے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی نے شکوہ کیا تو کہا کہ ''میں نے اس کو گھنے جنگل میں تنہا نہیں چھوڑ رکھا کہ جو چاہے اس پر غرانے کی مشق شروع کر دے۔'' لاحول ولاقوۃ الا باللہ (الشریعہ، دسمبر 2012ء)

اکابر امت، علماء دین اور وارثان نبی تو آپ کے بیٹے پر غرا رہے ہیں اور آپ کا بیٹا مسلمانوں کے خلاف مغرب و یورپ کی ایجنٹی اور حمایت کر کے کیا قرآن کی تلاوت کر رہا ہے؟

16-امام اہل سنتؒ طلاق کے الفاظ کو ہر حال میں نافذ جبکہ علامہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غامدی کی حمایت میں گنجائش کے قائل ہیں۔

حضرت امام اہل سنتؒ اُمت کے اجماعی موقف کے مطابق طلاق کے الفاظ کو ہر حال میں نافذ قرار دیتے تھے، چاہے وہ غصہ میں دی گئی ہو یا ہوش وحواس میں۔ چنانچہ حضرت امام اہل سنتؒ نے طلاق کے مسئلہ پر ایک عظیم الشان کتاب ''عمدۃ الاثاث'' بھی تالیف فرمائی ہے۔ جس میں تفصیلات ملاحظہ کرنے کے قابل ہیں۔

لیکن علامہ صاحب کے صاحبزادہ عمار ناصر غامدی صاحب لکھتے ہیں کہ ہر حالت میں طلاق کے الفاظ کے وقوع کا حکم لگانا کسی بھی طرح درست نہیں اور جب عمار کی اس رائے سے متعلق علامہ صاحب سے فون پر دریافت کیا جاتا ہے، تو فرماتے ہیں:

''میں جمود کا قائل نہیں ہوں، اگر گنجائش نکلتی ہو تو نکال لینی چاہیے۔''

لاحول ولاقوۃ الا باللہ (الشریعہ، فروری 2013)

علامہ صاحب امام اہل سنتؒ کے مشن۔ دائرہ کار، ان کے ذوق، کام میں معاونت، خون کا گروپ بلکہ خون کے جراثیم تک جدا جدا مانتے ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے تک علامہ صاحب خود ہی لکھتے رہے کہ حضرت امام اہل سنتؒ کے مشن کو آگے بڑھانے والے وہ خود نہیں بلکہ اُن کے دوسرے بھائی ہیں نیز ان کے خون کا گروپ امام اہل سنتؒ سے علیحدہ ہے، ان کا دائرہ کار امام اہل سنتؒ کے دائرہ کار سے مختلف ہے، ان کا ذوق امام اہل سنتؒ کے ذوق سے الگ ہے، ان کے خون کے جراثیم امام اہل سنتؒ سے جدا ہیں، وہ تو امام اہل سنتؒ کے کام میں اُن کے معاون نہیں بن سکے، وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''حضرت والد محترمؒ کی دینی جد وجہد کے مختلف پہلو تھے جن میں علماء دیوبند کے مسلک کی ترجمانی اور دفاع کو امتیازی حیثیت حاصل ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اس محاذ پر ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان کے تین اصحاب علم ومطالعہ مولانا حافظ عبدالقدوس خان قارن، مولانا عبدالحق خان بشیر اور مولانا حاجی محمد فیاض خان سواتی بطور خاص حضرت شیخؒ کی نمائندگی کرتے ہوئے مسلسل مصروف عمل ہیں اور بہت حد تک ان کے اسلوب وذوق کا دائرہ بھی قائم رکھے ہوئے ہیں البتہ میرا ذوق اور دائرہ کار قدرے مختلف ہے۔'' (مجلہ ''المصطفیٰ'' امام اہل سنت نمبر)

''مگر میرا اپنا دائرۂ کار وہی ہے جس کا اوپر ذکر کر چکا ہوں اور اسی دائرے میں آخر وقت تک محنت کرتے رہنے کو اپنے لئے باعث سعادت ونجات سمجھتا ہوں۔ میرے لیے یہ بات خوشی کا باعث ہے کہ میرے چھوٹے بھائی اور مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے استاذ حدیث مولانا عبدالقدوس خان قارن سلمہ نے حضرت والد محترم کے ذوق کا میدان سنبھال رکھا ہے اور وہ مسلسل اس خدمت کو پوری محنت اور ذوق کے ساتھ سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں۔''

(ماہنامہ الشریعہ، اشاعت خاص، بیاد: امام اہل سنتؒ)

میرے برادر مولانا عبدالقدوس قارن، والد محترم کے حقیقی علمی جانشین ہیں۔

(مجلہ المصطفیٰ، امام اہل سنت نمبر، ص:۱۵۹)

میرے دل میں ایک کسک شروع سے رہی ہے کہ میں اپنی علمی وفکری تگ وتاز کا میدان مختلف ہوجانے کے باعث حضرت والد محترم کا ان کی جدوجہد کے میدان میں معاون نہیں بن سکا۔

(ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ، اشاعت خاص، بیاد امام اہل سنتؒ)

دونوں بزرگوں کی یہ خواہش اور کوشش رہی کہ میں ان کے تصنیف وتحقیق کے کام میں ان کا معاون اور دست راست بنوں مگر کسی شخص کے لیے اپنے ''خون کا گروپ'' خود اختیار کرنے کی سہولت اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھی اور میرے خون کے جراثیم قدرے مختلف تھے، اس لیے اس فطری تنوع نے میری تحریر وتقریر کا میدان کسی حد تک ان سے مختلف کر دیا۔ (ایضاً)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں ☆ زبان میری ہے بات ان کی
انہیں کی محفل سنوارتا ہوں ☆ چراغ میرا ہے رات ان کی

17- واہ رے جانشین امام اہل سنتؒ، تم کیسے جانشین ہو؟

۱.....علامہ صاحب کا خون کا گروپ علیحدہ..... پھر بھی جانشین ہیں

۲.....علامہ صاحب کا دائرہ کار مختلف..... پھر بھی جانشین ہیں

۳.....علامہ صاحب کا ذوق مختلف..... پھر بھی جانشین ہیں

۴.....علامہ صاحب کے خون کے جراثیم جدا..... پھر بھی جانشین ہیں

۵.....علامہ صاحب کا علمی فکری تگ ودو کا میدان علیحدہ ہے.....
پھر بھی جانشین ہیں

۶.....علامہ صاحب معاون تک نہیں بن سکے..... پھر بھی جانشین ہیں

۷.....علامہ صاحب کا تحریر وتقریر کا میدان علیحدہ..... پھر بھی جانشین ہیں

۸.....علامہ صاحب کے چھوٹے بھائی امام اہل سنتؒ
کی نمائندگی میں مصروف عمل ہیں..... یہ پھر بھی جانشین ہیں

۹.....علامہ صاحب کے چھوٹے بھائی بہت حد تک امام اہل سنتؒ
کے اسلوب اور ذوق کے دائرہ کار کو بھی قائم رکھے ہوئے ہیں

۱۰.....علامہ صاحب کے چھوٹے بھائی نے والد صاحب کے ذوق کا
میدان سنبھال رکھا ہے یہ پھر بھی جانشین ہیں۔ تلك عشرة كاملة

جو چاہے آپ کا حُسن کرشمہ ساز کرے

قارئین کرام! اب ہر ذی شعور خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ جو صاحب افکار ونظریات میں حضرت امام اہل سنتؒ سے پوری مطابقت رکھتے ہیں نہ مسائل واحکام میں اُن کے ہم خیال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اُن کا مزاج امام اہل سنتؒ کے موافق ہے نہ رائے، ذہنی ہم آہنگی ہے نہ سیاسی، فکری مناسبت ہے نہ نظریاتی، خون کا گروپ ملتا ہے نہ جراثیم، دائرہ کار میں اتفاق ہے نہ ذوق میں، امام اہل سنتؒ کے معاون بن سکے نہ مددگار۔ وہ امام اہل سنتؒ کے جانشین ہیں..... یا..... امام اہل سنتؒ کے وہ لائق فرزند ارجمند جن کے علم وتحقیق اور قلمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے خود امام اہل سنتؒ اُن کو اپنا جانشین قرار دے رہے ہیں؟؟

اب جس کا جی چاہے گا وہی پائے گا روشنی ☆ ہم نے تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا ہے

18- علامہ صاحب کی غیر متعدل تحریروں پر بھائیوں کی زبردست تنقید

یاد رہے کہ علامہ صاحب کی غیر معتدل ومناسب تحریروں اور افعال پر اُن کے چھوٹے بھائی جانشین امام اہل سنتؒ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقدوس خان قارن مدظلہ اور ترجمان دیوبند حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب مدظلہ تنقید بھی کرتے ہیں اور اُن سے اپنی اور حضرت امام اہل سنتؒ کی برأت کا اظہار واعلان بھی کرتے ہیں۔ (الشریعہ کا امام اہل سنت نمبر پہلا ایڈیشن)

ہماری درخواست یہ ہے کہ ماہنامہ ''الشریعہ'' کو یا تو اُسے حضرات شیخین (حضرت امام اہل سنتؒ وحضرت صوفی صاحبؒ) کے افکار ونظریات اور طرزِ عمل کا پابند بنایا جائے اور یا پھر شیخین کے نام نہ لکھے جائیں، لیکن علامہ صاحب پوری ''ڈھٹائی'' اور بے باکی کے ساتھ مسلسل بزرگوں کے نام لکھ کر اُن کے نظریات وافکار سے متصادم آراء وافکار پیش کیے جارہے ہیں، نامعلوم اس سے اُن کے مقاصد کیا ہیں؟ واللہ یھدی الی الحق

علامہ صاحب کا ماہنامہ ''الشریعہ'' عوام الناس کی ذہنی تشویش کا باعث بنتا ہے۔

19- حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب اور مفتی تقی عثمانی صاحب کے ارشادات

بعض متعصب قسم کے حضرات جو باوجود تعصب وتنگ نظری کے ہمارے لئے انتہائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل احترام ہیں، انہوں نے علامہ صاحب کے دفاع میں ''فقیہ اعظم'' اور ''مفتی اعظم'' کی عبارات پیش کی ہیں، جن میں انہوں نے علامہ صاحب کی بعض صفات کی تحسین فرمائی ہے۔ اُن حضرات سے گزارش ہے کہ آپ ''مفتی اعظم'' صاحب کی وہ تحریر بھی ''الشریعہ'' اکتوبر 2010ء میں پڑھ لیں جس میں انہوں نے ''الشریعہ'' میں اپنی طرف منسوب ایک شائع شدہ غلط فتوے کی تردید کر کے اسے فنی طور پر بھی غلط قرار دیا ہے اور اسی طرح ''فقیہ اعظم'' کا وہ مکتوب گرامی پڑھنا بھی نہ بھولیں جس میں انہوں نے ''الشریعہ'' اگست 2011ء میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی طرف منسوب شائع شدہ ایک غلط فتوے کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ: یہ اُن کا فتویٰ نہیں ہے نیز آپ کے رسالے (''الشریعہ'') میں ایسی تحاریر شائع ہوتی (رہتی) ہیں جو عوام الناس کیلئے ذہنی تشویش کا باعث بنتی ہیں، یہ نہیں ہونی چاہئیں۔ (''الشریعہ'' اگست 2011ء)

20- کیا علامہ صاحب راسخ العقیدہ سنی حنفی دیوبندی ہیں؟

بقول علامہ صاحب لکھتے ہیں کہ وہ راسخ العقیدہ سنی، شعوری حنفی اور متصلب دیوبندی ہیں۔

(خطبات راشدی، ج ۱، ص ۸، بحوالہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، دسمبر 2009ء)

اس سوال کا جواب ہم خود دینے کی بجائے قارئین کرام پر چھوڑتے ہیں کہ وہ انصاف کے ساتھ خود فیصلہ فرمائیں کہ حضرت امام اہل سنتؒ سے شدید اختلافات کے باوجود علامہ صاحب جانشین امام اہل سنتؒ بھی۔ راسخ العقیدہ سنی بھی۔ شعوری حنفی بھی اور متصلب دیوبندی بھی ہونے کے دعویدار ہیں۔ بقول شاعر ؎

بادۂ عصیاں سے دامن تر ہے شیخ کا ☆ پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

لیکن ہماری تو یہ دعا ہے کہ اللہ رب العزت علامہ صاحب کو راسخ العقیدہ، سنی، حنفی، دیوبندی اور حضرت امام اہل سنتؒ کا حقیقی جانشین بنائے۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تغافل ان کی عادت ہے مناجاتیں مراشیوہ ☆ نہ وہ طرز جفا بدلیں نہ میں رنگ دعا بدلہ

زمانہ معترف ہے ہماری استقامت کا نہ ہم سے قافلہ چھوٹا نہ ہم نے راہنماء بدلہ

مقتدر علماء کرام اور مشائخ عظام سے درمندانہ درخواست

بقول ماہنامہ ''وفاق المدارس'' ملتان مارچ 2009ء ''الشریعہ کے ارباب اہتمام کی تحریروں اور الشریعہ کی فائلوں میں دینی طبقوں کیلئے ''روایتی'' ''قدیم'' ''کلاسیکل'' ''قدامت پسند'' ''رجعت پسند'' وغیرہ، جیسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے، اور اپنی تحریروں کو زرق برق بخشنے اور پرکشش بنانے کیلئے دیگر تجدد پسندوں کی طرح یہ حضرات بھی ''عالمی ماحول'' ''عالمی ثقافت و تہذیب'' ''جدید قانونی فکر'' ''قدیم وجدید'' ''گلوبلائزیشن کے ثقافتی تقاضے'' وغیرہ جیسے مغرب سے درآمد شدہ اصطلاحات کا استعمال کرتے ہیں اور یہی ان کا منبع علم ہے، مصر میں بھی جدت پسندوں نے انہی اصطلاحات وتعبیرات کا استعمال کیا اور اسی کو انہوں نے کامیابی کا زینہ سمجھا۔

اس طرح کے تجاوزات اگر غیر مقلد، منکر حدیث، مودودی فکر سے وابستہ یا ان کے علاوہ کوئی اور آزاد منش لوگ کرتے تو ہماری طرف سے ان کی سختی سے تردید کی جاتی اور عوام الناس کو اس سے دور رہنے کی تلقین کی جاتی لیکن کیا مولانا زاہد الراشدی صاحب اور ان کے بیٹے عمار خان ناصر کو دین اور اسلامی روایات کو توڑنے پھوڑنے کی اجازت اس لئے حاصل ہے کہ وہ ایک امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کے علی الترتیب بیٹے اور پوتے ہیں۔ جب کہ خود حضرت کی شبانہ روز کوششیں باطل عقائد ونظریات کا قلع قمع کرنے میں صرف ہوئی ہیں۔ ہم اس وقت وہی بات دہرائیں گے جو مولانا سید مناظر احسن گیلانی نے مولانا عبید اللہ سندھی کے تسامحات پر تنقید کرتے ہوئے کہی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میرا تو مقصود ہی اس سے ع "حدی را تیز تر می خواں چو ذوق نغمہ کم یابی" یہی بتانا چاہتا تھا کہ خواہ وہ ہماری جماعت ہی کا آدمی کیوں نہ ہو۔ لوگوں میں اس کی بڑائی جس حد تک بھی مسلم ہو۔ لیکن حق کا قدم جب درمیان میں آئے گا تو پھر کسی کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ "ولو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا" ہمارے دین کا امتیازی نشان ہے۔ (پرانے چراغ، حصہ اول، ص ۸۷)

ہم سب سے پہلے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اکابر سے گزارش کرتے ہیں کہ مولانا زاہد الراشدی صاحب وفاق کی "مجلس عاملہ" کے (سابق) رکن ہیں۔ لہٰذا وہ حضرات انہیں فکری کجروی سے روکیں، اکابر دیوبند کے طرز فکر پر رہنے کی تلقین کریں اور اس کی پاسداری کا ان کو پابند بنائیں۔

اسی طرح ہمیں "مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ" کے اصحاب اہتمام سے بھی شکوہ ہے کہ ان کے شیخ الحدیث (علامہ زاہد الراشدی صاحب کی تجاوزات ناجائز نوازشات جو کہ ناجائز نوازشات کی دنیا کے بے تاج بادشاہ اور نوازشات کی برسات میں اپنی مثال آپ ہیں۔ جس کی تفصیل گذشتہ اوراق میں آپ بخوبی معلوم فرما چکے ہیں) یہ اکابر دیوبند کے طرز و اسلوب سے بھی میل نہیں کھاتا اور نہ ہی مدرسہ نصرۃ العلوم کے اکابر کے مزاج و مذاق اور اسلوب سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس پر انہوں نے ابھی تک کسی قسم کا نوٹس نہیں لیا۔ وہ انہیں سمجھائیں اور نصرۃ العلوم کے دینی و مسلکی وقار کو برقرار رکھیں۔

(ماہنامہ "وفاق المدارس" ملتان، ربیع الاول، ۱۴۳۰ھ مطابق مارچ 2009ء)

دل میں خراش ، آنکھوں میں آنسو ، لبوں پہ آہ
یوں بھی دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہوں میں

ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ علامہ راشدی صاحب کا بائیکاٹ کیا جائے

1:۔ جب تک علامہ راشدی صاحب..... دنیا کے مشہور ملحد جاوید غامدی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاگرد خاص اور اس کے ادارہ المورد کے معقول تنخواہ دار اور گمراہ کن عقائد ونظریات کے حامل بیٹے کو ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ ''مدیر اعلیٰ'' اور ''الشریعہ'' اکیڈمی پاکستان کے ڈپٹی ڈائریکٹر کے اہم عہدہ پر فائز اپنے صاحبزادے حافظ عمار خان ناصر کو برطرف کر کے اعلان لاتعلقی نہیں کرتے..... اور اس کی کتاب ''حدود وتعزیرات'' جو کہ اس نے جاوید غامدی صاحب کی بھرپور وکالت اور ترجمانی میں لکھی ہے..... پر اپنی تقریظ سے رجوع نہیں کرتے۔

2:۔ جب تک علامہ راشدی صاحب..... قادیانیوں کی کتاب مفہوم القرآن پر لکھی گئی تقریظ سے رجوع نہیں کرتے۔

3:۔ جب تک علامہ راشدی صاحب اپنے رسالہ ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ میں دشمنان صحابہ شیعہ حضرات کے مضامین چھاپنے پر فی الفور رجوع کر کے آئندہ ایسی صریح غلطی نہ کرنے کا برملا اظہار نہیں کرتے۔

4:۔ جب تک علامہ راشدی صاحب..... بریلویوں کی کتاب ''انوار خاص'' پر لکھی گئی تقریظ سے رجوع نہیں کرتے۔

5:۔ جب تک علامہ راشدی صاحب..... مودودیوں کی کتاب ''معین القاری شرح بخاری'' پر لکھی گئی اپنی تقریظ اور مودودی صاحب کے غلط اور باطل نظریات کو ''علمی تفردات'' قرار دینے سے رجوع نہیں کرتے۔

6:۔ جب تک علامہ راشدی صاحب..... عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کی خاطر امام اہل سنت کی طرح ببانگ دہل اپنے معذرت نامہ سے رجوع اور مماتیت کا بھرپور تعاقب کرنے عزم اور ارادہ نہیں فرماتے۔

7:۔ جب تک علامہ راشدی صاحب..... اپنے ماہنامہ ''الشریعہ'' میں واضح طور پر دوٹوک انداز میں دینی مسلکی عزت ووقار برقرار رکھنے کا کوئی عملی اقدام نہیں فرماتے۔

8:۔ جب تک علامہ راشدی صاحب..... اپنی فکری کجروی، تجدد پسندی، آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیالی، سے تحریری رجوع نامہ اور اکابر علماء دیوبند کے طرز فکر پر سختی کے ساتھ کاربند ہونے کا سر عام اعلان نہیں فرماتے۔

گرامی قدر قارئین کرام! اکابر علماء دیوبند کے طرز اسلوب اور مزاج و مذاق سے مطابقت نہ رکھنے کی وجہ سے اپنے دینی پروگراموں میں علامہ راشدی صاحب کو دعوت دینے سے اجتناب کر کے مسلک حقہ سے وابستگی کا عملی ثبوت دیں۔ کیونکہ

نقش قدم اکابر پہ عزیزو چلے چلو ☆ وہ راستے کو کر کے اجالا چلے گئے

قرآن وسنت کی تعلیمات ہمیں شخصیات اور ذاتیات سے زیادہ مقدس اور عزیز ہیں۔ اکابر علماء دیوبند کے عقائد ونظریات اور تحقیقات ہی مشعل راہ ہیں۔ قائد اہل سنتؒ اور امام اہل سنتؒ کی مبارک زندگیاں ہی عصر حاضر میں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

خدا رکھے میرے حرف وقلم کو کاروان حق سے وابستہ ☆ انہی کا نقش پائے استقامت ہو میری منزل میرا راستہ

آخری گذارش اکابر علماء دیوبند اہل سنت والجماعت سے وابستہ تمام علماء کرام، مشائخ عظام اور ارباب علم ودانش سے مؤدبانہ عرض ہے کہ ان مسائل کے سدباب کیلئے متفقہ طور پر کوئی ٹھوس لائحہ عمل اختیار فرمائیں۔ تاکہ آئندہ کوئی بھی ''ناجائز نوازشات کی دنیا کا بے تاج بادشاہ نہ بن سکے'' اور سنی قوم کو بحیثیت اہل سنت والجماعت کے تمام فکری اعتزال وارتداد سے بچانے کی کاوش، ہمت وجرات کے ساتھ سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی شکل وصورت میں جاری وساری رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل کی برکات سے اُمت مسلمہ کو نفع عطا فرمائیں۔

امین یا الہ العالمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک حقیقت ہے جو ہونا چاہتی تھی آشکار ☆ مدعا میرا کسی کی آبرو ریزی نہیں

محتاج دُعا۔ خادم اہل سنت محمد عبدالرحیم چاریاری فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دہم

علامہ راشدی صاحب کا

ماہنامہ ''الشریعہ'' ہر قسم کی شرعی، اسلامی،
دینی، مسلکی اور مذہبی پابندیوں سے بالکل

''آزاد فورم''

ترتیب:

صاحبزادہ مولانا احسن خدامی مدظلہ (مدیر مسئول مجلہ صفدر گجرات)

ناشر: جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد پاکستان

----------نوازشات جلد اوّل----------

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ الشریعہ کے بارہ میں ماہنامہ الفاروق کراچی کا تبصرہ

یہ رسالہ معروف عالم دین مولانا زاہد الراشدی کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے۔اس کی حیثیت ایک آزاد فورم کی ہے اور اس میں مختلف افکار کے حامل افراد قومی، دینی، مذہبی اور ادبی موضوعات پر اپنی فکری کاوشوں کی قلم کاری کرتے ہیں۔بعض چیزیں اس میں قابل اشکال بھی آجاتی ہیں یہاں تک کہ بسا اوقات بعض مسلمہ مسائل کو بھی زیر بحث لایا جاتا ہے۔رسالے کے مدیر مولانا زاہد الراشدی کے بیٹے حافظ عمار خان ناصر ہیں جو معروف تجدد پسند جاوید احمد غامدی کے شاگرد خوشہ چیں ہیں اور افکار ونظریات میں انہی کی ترجمانی کرتے ہیں۔کچھ عرصہ پہلے انہوں نے ''حدود وتعزیرات چند اہم مباحث'' نامی ایک متنازعہ کتاب لکھی تھی اور نومبر/دسمبر 2008ء کے اس شمارے میں مذکورہ کتاب سے متعلق بعض خطوط بھی شامل کئے گئے ہیں۔عام قاری کیلئے اس رسالے کا مطالعہ اس لئے مفید نہیں کہ مذہبی لوگوں کی سرپرستی میں شائع ہونے کی وجہ سے اس کی ہر رطب ویابس تحریر کو وہ درست سمجھ بیٹھے گا اور غلط فہمی کا شکار ہوگا۔ (ماہنامہ الفاروق کراچی، ص ۶۴، جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ)

ماہنامہ ''الشریعہ'' کے ''آزاد فورم'' کے نعرے کا بھانڈا خود انہی کے ہاتھوں پھوٹ گیا۔

''امام اہل سنت کا مسلک اعتدال اور حافظ محمد عمار خان ناصر''

نوٹ:۔ صاحبزادہ امام اہل سنت، حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ نے ''امام اہل سنت کے عقائد ونظریات..... تحقیق اور اصولِ تحقیق کے آئینے میں''

کے عنوان سے ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ کی خصوصی اشاعت بیاد امام اہل سنت کیلئے ایک تفصیلی، تحقیقی مضمون تحریر فرمایا جو ''الشریعہ'' میں طبع بھی ہوا۔لیکن مولانا عمار خان ناصر نے ''الشریعہ'' کے دوسرے ایڈیشن سے مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب مدظلہ کے مضمون کا وہ تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ خارج کر دیا جس میں مولانا عمار خان ناصر کے گمراہ کن نظریات کی زبردست خبر لی گئی تھی۔ اور ان کا مدلل، پُرمغز اور جاندار رد کیا گیا تھا۔ جبکہ مولانا عمار خان ناصر کے مضمون کے وہ مندرجات جن پر مولانا عبدالحق صاحب نے گرفت فرمائی تھی۔ وہ بدستور موجود ہیں۔ ماہنامہ ''الشریعہ'' کے آزاد فورم'' کے نعرے کا بھانڈا انہی کے ہاتھوں اس وقت پھوٹ گیا۔ فیاللعجب

(بشکریہ مجلہ ''صفدر'' گجرات، شمارہ نمبر 4، ص 6)

''آزاد فورم کیا ہے''

صاحبزادہ مولانا احسن خدامی مدظلہ (مدیر مسئول: مجلہ صفدر گجرات)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

یہ دنیا جب سے قائم ہے تب سے یہاں خیر وشر کا معرکہ برپا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی حکمتیں اسی بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ اس دنیا میں ہمیشہ حق و باطل معرکہ آراء رہیں تاکہ اس کے پاکباز بندے حق کی سربلندی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر کے اس کی رضا وخوشنودی کا پروانہ حاصل کریں اور اس کے دشمن اور شیطان ونفس کے بندے باطل کا جھنڈا اٹھا کر اہل حق سے ٹکرانے اور دین حق کو مٹانے کی سعی لاحاصل کر کے اپنی بدبختی اور رسوائی پر مہر ثبت کریں۔ حق و باطل کا یہ معرکہ ازل سے چلا آرہا ہے اور قیامت تک چلتا رہے گا۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز	چراغِ مصطفوی سے شرار بولہبی

دنیا میں اصل گروہ دو ہی ہیں

بنیادی طور پر دنیا میں دو ہی گروہ ہیں، ارشاد خداوندی ہے ''فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر'' ایک گروہ اہل ہدایت کا ہے جو آسمانی تعلیمات کی روشنی میں راہِ جنت کیطرف گامزن ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا گروہ اہل ضلال کا ہے جو شکوک واوہام کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے جہنم کے گڑھے میں گرنے کو ہیں۔ اور تعصب وعناد اور ضد وہٹ دھرمی کے سرکش گھوڑے پر سوار ہو کر اہل حق کا راستہ روکنے کا تہیہ کئے بیٹھے ہیں۔

تیسرا گروہ مذبذبین کا ہے جنہیں منافق کہا جاتا ہے۔ یہ وہ بزدل وکم ہمت لوگ ہیں جن میں کسی ایک واضح راستے کو اختیار کرنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ ان کے یقین اور ان کے مفادات کی راہیں جدا جدا ہیں، چنانچہ یہ ایک قدم اپنے ضمیر کے مطابق اٹھاتے ہیں تو چار قدم اپنے دنیاوی مفاد کی خاطر پیچھے ہٹتے ہیں۔ ان کا شمار بھی انجام کار کے اعتبار سے دوسرے ہی گروہ میں ہوتا ہے۔ ''ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار'' اس کی دلیل ہے۔

دین کی مدد ونصرت ہر ایک پر واجب ہے

حق کے اثبات سے پہلوتہی کرنے والا اہل حق سے خارج ہے۔ جس طرح کھیل کے میدان میں دو ٹیمیں ایک دوسرے کے مقابل ہوتی ہیں، اور ان کے درمیان فیصلہ کرنے والا ریفری ان میں سے کسی ٹیم میں شمار نہیں ہوتا، اگر کوئی آدمی ریفری ہو تو وہ کسی ٹیم کا حصہ نہیں شمار کیا جاسکتا اور اگر وہ کسی ٹیم کا حصہ ہو تو اسے ریفری نہیں بنایا جاسکتا۔ اسی طرح حق وباطل، اسلام وکفر، سنت وبدعت کے مقابلے میں جو شخص ''آزاد فورم'' بنائے اور ریفری کا کردار ادا کرے اس کو بھی اہل حق سے اپنا رشتہ جوڑنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اگر وہ ریفری یا تماشائی ہے، تو اہل حق کی ٹیم کے ساتھ اپنا ناتا جوڑنے کی کوشش ترک کردے اور اگر وہ اہل حق میں اپنے آپ کو شمار کرنا چاہتا ہے تو ریفری یا تماشائی بننے کا خیال دل سے نکال دے اور مخالف ٹیم کے ہر وار کا جواب دینا اپنے اوپر لازم سمجھ کر میدان میں آجائے۔

آزاد فورم کی حقیقت:۔ میرا ایک گھر ہے جسے میں پورے وثوق اور یقین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اپنا گھر اور اپنی ملکیت سمجھتا ہوں۔ اس گھر پر کچھ لوگ حملہ آور ہوتے ہیں اور اسے مجھ سے چھیننا چاہتے ہیں۔ میرے بھائی اور رشتہ دار حملہ آوروں سے مقابلہ کیلئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن میں ان سے کہتا ہوں کہ میرا یہ گھر ''آزاد فورم'' ہے۔ یہاں ہر ایک کو جذبات کے اظہار کی اجازت ہے۔ تنگ نظری اور تعصب کو یہاں پر مارنے کی اجازت نہیں، لہٰذا گھر کے دروازے حملہ آوروں کے لیے کھول دیئے جائیں اور گھر کے صحن میں میرے رشتہ دار اور حملہ آور خوب لڑائی کریں۔ میں چھت پر چڑھ کر تماشا دیکھوں گا۔ اس لڑائی کا انجام کیا ہو؟ کس کا سر پھٹے، کس کی بازو ٹوٹے؟ کون جان سے جائے اور کون اس گھر پہ قبضہ کرے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کیونکہ میرا یہ گھر ''آزاد فورم'' ہے۔ اور اگر میرے رشتے داروں میں سے کوئی شخص آ کر مجھ سے شکوہ کرتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے گھر پر قبضہ کر رہے ہیں تو میں ایک ادائے بے نیازی سے کندھے اچکا کر اسے کہتا ہوں ''قبضہ کر رہے ہیں تو تم انہیں جواب دو!''۔

کیا کوئی عقل مند تسلیم کرے گا کہ یہ گھر میرا گھر ہے یا میں اس کو اپنا گھر سمجھتا ہوں یا نہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ میری اس احمقانہ کاروائی سے ہر ذی شعور شخص یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوگا کہ یا تو یہ میرا گھر نہیں ہے، یا مجھے اس گھر اور گھر والوں سے پیار نہیں ہے اور یا میں ایک بالکل ہی بے عقل اور بے سمجھ انسان ہوں۔

اور اسی طرح اگر ایک شخص اہل حق کے گروہ میں ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس نے اپنے آزاد فورم کے گھونسلے میں ہر قسم کے عقائد و نظریات کے حامل لوگوں کو گھسا رکھا ہے اور ہر ایک کو آزادی دے رکھی ہے کہ جو جی چاہے کہتا پھرے بلکہ اپنے رشتہ داروں میں سے بھی دو ایک کو حملہ آوروں اور ڈاکوؤں کی مدد کیلئے متعین کر دیا ہے تا کہ ''انصاف'' کے تقاضے بخوبی پورے ہوں اور ''آزاد فورم'' کا بول بالا ہو، اب اتنی بات بالکل واضح ہے کہ یا تو اپنے دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومسلک کے ساتھ اس شخص کا کوئی تعلق نہیں۔ یا یہ خود اپنے عقائد کے بارے میں متذبذب ہے، اور یہ مسلک واہل مسلک کے ساتھ بالکل مخلص نہیں بلکہ مفادات مقصود زندگی ہیں۔ اسے اپنا آزاد فورم چلانا ہے اور بس۔ نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ اسے اس سے کوئی غرض نہیں۔

آزاد فورم کا کیا مقصد ہے؟:۔ ہر شخص اپنے عقیدہ اور نظریہ کا تحفظ کرتا ہے اور اس کو اپنا حق سمجھتا ہے۔ ہر شخص اپنے دعویٰ کی دلیل فراہم کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے۔ اس کے مخالف دلائل کو پیش کرنا اس کے مخالف کی ذمہ داری ہے نہ کہ اس کی۔ عدالت میں ہر شخص اپنے دلائل پیش کرتا ہے نہ کہ اپنے مخالف کے۔ اپنے مخالف کے دلائل کو پیش کرنا نہ اس پر شرعاً ضروری ہے نہ قانوناً نہ اخلاقاً۔ بلکہ جو شخص عدالت میں کسی چیز کا دعوی کرتا ہے اور پھر اس دعوی کے موافق ومخالف سب دلائل عدالت میں بیان کرنا شروع کر دیتا ہے، وہ یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ یہ چیز میری ہے اور اس بات پر بھی دلائل دیتا ہے کہ یہ اس کی نہیں ہے تو عدالت عالیہ کو اس بات کا حق ہے کہ وہ اس کے دعویٰ کو خارج کر دے، کیونکہ جب وہ شخص شرح صدر کے ساتھ خود ہی اس کی ملکیت کا یقین نہیں رکھتا تو وہ بھلا عدالت میں اس پر اپنی ملکیت کیونکر ثابت کر سکتا ہے؟ اور جب وہ خود ہی شک ووہم کی بھول بھلیوں میں پھنسا ہوا ہے تو عدالت میں اپنی حقانیت وسچائی کا کیا ثبوت دے سکتا ہے؟

اسی طرح اگر کوئی شخص مسلمان ہونے کا، سنی، حنفی، دیوبندی، ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر اپنے ''آزاد فورم'' میں کفار، ملحدین، اہل زیغ وضلال، اہل بدعت وروافض وغیرہ کے مضامین ودلائل بلا تامل چھاپتا چلا جاتا ہے اور ان کی تردید وتجزیہ کا تکلف اپنے ذمہ نہیں لیتا تو اس کے سنی، حنفی، دیوبندی ہونے کا دعویٰ غلط ہے یا اس کے پاس مخالفین کے دلائل کے جوابات نہیں ہیں۔ اگر یہ حقیقتاً سنی، حنفی، دیوبندی نہیں ہے تو اپنے آپ کو ان نسبتوں سے منسوب کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام کو دھوکا کیوں دیتا ہے؟ اور اگر اس کے پاس اہل باطل کے دلائل کے جواب موجود ہیں تو لکھتا کیوں نہیں؟ اور اگر نہیں ہیں تو (۱) دوسرے علمائے کرام سے استفسار کیوں نہیں کرتا؟ (۲) اور اگر جوابات نہیں ہیں تو اعتراضات شائع کرنے کی تکلیف کیوں اپنے ذمہ لیتا ہے؟

زخم لگانا کمال نہیں، مرہم رکھنا کمال ہے!:۔ جو لوگ متفق علیہ عقائد اور مجمع علیہ مسائل پر اعتراضات اور چنیں و چناں کے مشغلے میں مصروف رہتے ہیں وہ اتنی بات نہیں سمجھتے کہ اعتراض کرنا کمال نہیں بلکہ اعتراضات کو حل کرنا کمال ہے۔ ''آزاد فورم'' کے اربابِ اختیار، اسلامی عقائد اور اسلامی شخصیات پر دنیا جہان کے اعتراضات جمع کر کے بزعمِ خویش بہت بڑا علمی کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ حالانکہ اعتراضات کو جمع کرنا کون سا کارنامہ ہے؟ اگر وہ اسلامی عقائد و نظریات اور اسلامی شخصیات پر وارد تمام اعتراضات کے جوابات کا بیڑہ اٹھاتے تو یقیناً ایک یادگار علمی کارنامہ ہوتا، مگر وہاں تو حال یہ ہے کہ ہر کس و ناکس کے جو جی میں آتا ہے لکھتا چلا جاتا ہے، جو بات سمجھ میں آتی ہے اس کو دلیل بناڈالتا ہے اور کسی کی کوئی بات سمجھ نہ آئے تو بلا تامل تمسخر و استہزاء شروع کر دیتا ہے۔ جہلا علماء کے مقابل آتے ہیں، ایک نمبر کے بے دین ائمہ مجتہدین کے منہ کو آتے ہیں اور محض بے مغز اور بے عقل لوگ بڑے مفتیان کرام کو آداب تحقیق سکھاتے پھرتے ہیں۔

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو؟ ☆ سیر ہو یا پاؤ ہو یا پون ہو؟

کیا ''آزاد فورم'' بالکل ہی آزاد فورم ہے؟

کوئی بھی شخص کسی الحادی نظریے پر مبنی کوئی مضمون لکھے، اسے بزعمِ خویش دلائل سے آراستہ کرے اور اندازِ بیان شائستہ ہو تو اسے آزاد فورم میں شائع کیا جا سکتا ہے، جبکہ اگر کوئی اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر میں تند و تیز لہجہ اختیار کرے، انداز غیر مہذب ہو، مگر بات صحیح ہو تو اس کی ''آزاد فورم'' میں کوئی جگہ نہیں۔ یعنی آپ کو ''آزاد فورم'' میں بد تہذیبی کرنے کی اجازت نہیں مگر ''تہذیب کے دائرے'' میں رہ کر کفر بکنے کی اجازت ہے۔ کیا کفر و الحاد بد تہذیبی سے بھی ہلکی چیز ہے؟

کیا ''آزاد فورم'' میں ہر قسم کی چیزیں شائع ہو سکتی ہیں؟ کیا اس میں ''فرقہ واریت'' پر مبنی مواد کی اشاعت کیلئے گنجائش موجود ہے؟ کیا اس میں لسانی تعصب پر مبنی لٹریچر شائع ہو سکتا ہی؟ کیا اس میں ملکی سا لمیت کے لیے خطرہ بننے والی چیزوں کی جگہ موجود ہے؟ اگر کوئی فلمی اداکاروں کے حالات یا ان کی فحش تصاویر اشاعت کیلئے ''آزاد فورم'' میں بھیج دے تو کیا انہیں شائع کر دیا جائے گا؟ اگر نہیں تو پھر یہ ''آزاد فورم'' آزاد فورم کیوں ہے؟ اور ''مخرّبِ اخلاق'' مضامین کو شائع نہ کرنے اور مخرّبِ اسلام مضامین کو شائع کر دینے کا ''آزاد فورم'' والوں کے پاس کیا جواز ہے؟

کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اشاعت کیلئے آنے والے بہت سے مواد کو ''آزاد فورم'' کے ''معیار'' یا ''ذوق'' کے مطابق نہ ہونے کی بناء پر مسترد کر دیا جاتا ہے؟ اگر کوئی اپنے مسلک کے خلاف مضامین شائع نہ کرے تو تنگ نظری اور اگر ''ذوق'' کے خلاف مضامین کو مسترد کر دے تو روشن خیال کیوں ہے؟ کیا ''ذوق'' اور ''معیار'' ''دین'' اور ''مسلک'' سے اہم پیمانے ہیں۔ الیس منکم رجل رشید

''آزاد فورم'' میں جو کچھ شائع ہوتا ہے سب صحیح ہوتا ہی؟ اگر ایسا ہے تو اس کے شروع میں '' ادارے کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں'' کا لیبل کیوں لگایا جاتا ہے؟ صحیح اور درست باتوں سے متفق نہ ہونے کی کیا وجہ؟

اور اگر ان آراء و افکار کے بارے میں اربابِ آزاد فورم خود متذبذب ہیں کہ یہ صحیح ہیں یا غلط، تو جو لوگ عالم ہونے کے باوجود کسی دینی مسئلے میں جہلاء کی رہنمائی کے بغیر کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے انہیں عالم کہلانے اور عوام کی رہنمائی کا بیڑہ اٹھانے کا کیا حق ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر یہ غلط بات کو غلط سمجھتے ہوئے بھی بلا تردید "آزاد فورم" میں شائع کر دینے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تو انہیں جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ضرور ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جو شخص کسی گناہ کو دیکھے اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے روک دے اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو دل میں اسے برا جانے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے واضح معلوم ہوا کہ غلط کام (یا بات) کو غلط سمجھنے کے باوجود اسے زبان یا ہاتھ سے روکنے کی بجائے اس کی ترویج میں کوشاں ہونے والا کم نصیب ایمان کے ادنیٰ درجے سے بھی محروم ہے۔

سوچنے کی بات!:۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں جب لا الہ الا اللہ کا اعلان کیا تو مشرکین مکہ آپ کے بدترین دشمن بن گئے۔ ہر طرح کے اعتراضات اور ہتھکنڈوں اور پراپیگنڈوں کے ذریعے اسلام کا راستہ روکنے کی کوشش شروع ہو گئیں۔ ۱۳ سال تک جناب رسول اللہ ﷺ استقلال اور پامردی سے ان کا مقابلہ کرتے اور وحی الٰہی کے مطابق ان کا جواب دیتے رہے۔ لیکن آپ ﷺ نے کبھی اور کہیں "آزاد فورم" قائم نہیں فرمایا جہاں ہر مسلمان اور کافر کو رائے دینے کی آزادی ہو۔ بلکہ جب بھی کسی کافر نے اپنی کسی "رائے" کا اظہار کیا ہر مسلمان نے اس کا جواب دینا اپنے ذمہ ضروری سمجھا، جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے تردید و ابطال فرمایا اور اللہ کا قرآن اس کو جھٹلانے کیلئے فوراً نازل ہوا۔ اللہ کے قرآن میں یہ کہیں نہیں آیا کہ "نالج" کو وسعت دینے کیلئے کافروں کے "چینل" کو ضرور سنا کرو، بلکہ "فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین" کہہ کر کفار و مشرکین کے ساتھ بیٹھنے سے بھی منع فرما دیا گیا اور "ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم الخ۔ کہہ کر ان کی طرف توجہ کرنے کو بھی ممنوع قرار دے دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب نبی کریم ﷺ کی ۱۳ سالہ مکی زندگی اور ۱۰ سالہ مدنی زندگی میں آپ کا کفار، مشرکین، یہود و نصاریٰ کے ساتھ مقابلہ رہا۔ مناظروں، مباحثوں کی بھی نوبت آئی، اعتراضات وجوابات کا سلسلہ بھی چلتا رہا لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے ایسا "آزاد فورم" قائم نہیں فرمایا جہاں ہر کس وناکس کو رائے دینے کی آزادی ہو اور پھر ان مختلف قسم کی آراء وخیالات کے جواب میں حق بات واضح کرنے کی بجائے چپ سادھ لی جائے۔ اگر ایسی کوئی مثال ہے تو پیش کی جائے!

هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين

اختتام کلام!:۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے خلاف مشرکین نے بہت سے اعتراضات کیے، اشعار کہے، آپ ﷺ نے ان کے جوابات کی اشاعت فرمائی لیکن ان اعتراضات واشعار کی ترویج واشاعت کیوں نہیں فرمائی؟

حضرت حسان بن ثابت ؓ نے مشرکین کے اشعار کے جواب میں اشعار کہے، منبر رسول ﷺ پر آپ ﷺ کی موجودگی میں سنائے، لیکن آپ ﷺ نے "انصاف کا تقاضہ" پورا کرتے ہوئے اور "وسعت ظرفی" کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشرکین کے قصائد واشعار کیوں نہیں سنائے؟ کیا "آزاد فورم" کے ارباب اختیار جناب رسول ﷺ سے بھی زیادہ روشن خیال اور وسیع الظرف ہونے کے دعویدار ہیں؟ حضرات صحابہ کرام کے زمانہ سے لے کر آج تک اُمت میں کسی محدث، مفسر، فقیہ، متکلم نے ایسا کوئی آزاد فورم قائم فرمایا جس میں ہر قسم کی رطب ویابس، صحیح وغلط باتوں کو جمع کر کے تصحیح وتردید کے بغیر عوام الناس کے اندر پھیلا دیا جائے؟ اگر ایسا ہوا تو ثبوت پیش کیا جائے اور اگر نہیں ہوا تو جو کام پوری امت میں کسی کو نہیں سمجھائی دیا اس کا بیڑا اٹھا کر امت کو گمراہ کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

ان اريد الا الاصلاح ما استطعت۔ وما توفيقي الا بالله عليه توكلت واليه انيب

نوازش کتاب گھر، چوک اردو بازار، لاہور
www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارہ کی دیگر مطبوعات

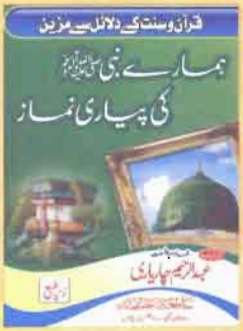

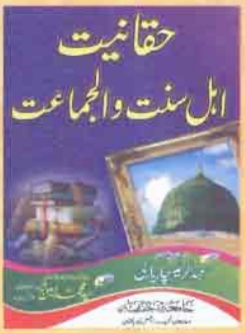

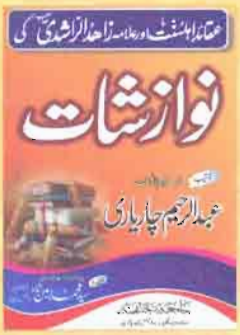

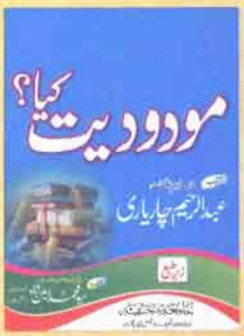

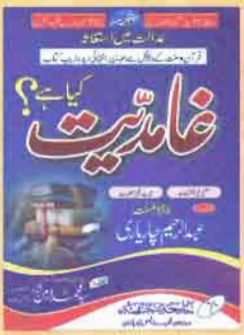

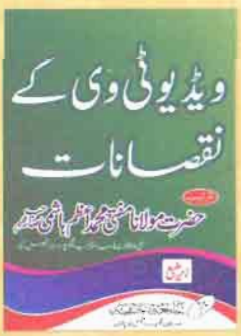

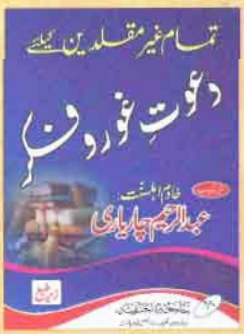

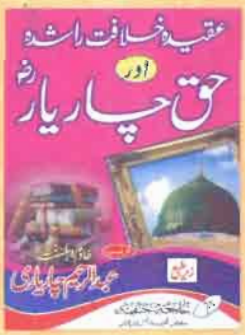

ملنے کا پتہ: **مکتبہ اہلسنت** 12 رسول پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

0321-7837313, 041-2612313